تو لاکھ چھپے پردے میں اے روحِ یزیدی لعنت تیری تصویر پہ ہم کرتے رہیں گے
کتاب لاجواب
کردارِ یزید
در جواب
خلافتِ معاویہ
اور یزید
از قلم حقیقت رقم:
خادم مذہب حقہ وکیل آل محمد
علامہ غلام حسین نجفی (فاضل عراق)

وکیل آل محمد حجۃ الاسلام غلام حسین نجفی فاضل عراق

ہمارے شعبۂ تبلیغ کی نویں پیش کش

(۹)

کردار یزید

در جواب

خلافت معاویہ اور یزید

از قلم حقیقت رقم

وکیل آل محمد حجۃ الاسلام علامہ غلام حسین نجفی فاضل عراق

ناشر

وفاق علماء شیعہ پاکستان ضلع نواب شاہ سندھ

فن مناظرہ کی چند لاجواب کتابیں

(۱) جاگیر فدک: اس کتاب میں مسئلہ فدک پر تفصیلی بحث ہے اور قرآن وسنت کی روشنی میں جناب فاطمہ زہرا کی سچائی کو ثابت کیا گیا ہے اور مخالف کے تمام اعتراضات کا دندان شکن جواب دیا گیا ہے صفحات

(۲) سہم مسموم فی جواب نکاح ام کلثوم: اس کتاب میں مسئلہ دامادی عمر کا دندان شکن جواب دیا گیا ہے اور مخالف کی دکھتی ہوئی رگوں کو بھی دبایا گیا ہے یہ کتاب حکومت نے ضبط کرلی ہے۔

(۳) قول مقبول فی اثبات وحدۃ بنت الرسول، اس کتاب میں دامادی عثمان کا ٹھوس جواب دیا گیا ہے اور بنو امیہ کی دکھتی ہوئی رگوں کو بھی دبایا گیا ہے یہ کتاب حکومت نے ضبط کرلی ہے اور اس کتاب سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے۔

(۴) ماتم اور صحابہ مراسم عزاداری کے ثبوت میں یہ کتاب بڑی مفید ہے۔ اس میں گریہ نوحہ، ندبہ، ماتم خونی۔ ماتم فاتحہ سر میں خاک ڈالنا۔ ذوالجناح۔ علم۔ جھولا۔ روضہ مبارک" دیگر امور کا قرآن وسنت کی روشنی میں ثبوت میں دیا گیا ہے۔

(۵) حقیقیہ فقہ حنفیہ در جواب حقیقیہ فقہ جعفریہ میں مخالف کے کیچڑ کی صفائی دی گئی ہے اور مخالف کی فقہ کی دھجیاں اڑادی گئی ہیں۔

(۶) قول سدید در جواب وکالا دینید: اس رسالہ میں قوم معاویہ کے واقعہ کربلا پر تمام اعتراضات کا ٹھوس جواب دیا گیا ہے۔

(۷) اسلامی نماز مع دیگر عبادات: اس رسالہ میں فقہ جعفریہ کے تمام ضروری احکام کو آسان انداز میں پیش کیا گیا ہے یہ رسالہ پیش نمازی کا مکمل کورس ہے۔

غرض تالیف

میرے محترم قارئین ۱۹۵۹ء کا دور تھا کہ ایک ناصبی محمود احمد عباسی نے ایک کتاب خلافت معاویہؓ و یزید نامی لکھی جس میں اس ناصبی نے دل کھول کر خاندان نبوت خصوصاً امیرالمومنین علیؑ بن طالبؑ اور حضرت سیدالشہدا امام حسینؑ کی پاکیزہ سیرت کو داغ دار کرنے کی ناکام کوشش کی. نقل کفر، کفر نہ باشد کے عنوان سے عرض خدمت ہے کہ اس ناصبی نے حضرت علیؑ کی صحت خلافت میں شکوک اور شبہات اور نظام مصطفےٰؐ کے نفاذ کی خاطر امام حسینؑ کی عظیم قربانی پر بغاوت کے الزام لگائے ہیں. ناصبیت کی جس مردہ کھیتی کو عباسی نے سیراب کیا تھا وہ اب کافی حد تک ہری ہو چکی ہے اور دشمنان خاندان نبوت کہ یہودیوں کی طرح جن کے نصیب میں ذلت ہی ذلت لکھی ہے وہ خطرناک سانپ اور بھوکے بھیڑیے کی طرح منہ کھول چکے ہیں اور وہ سکھائے بنو امیہ اور کلاب بنو مروان آج پاکستان کے گوشہ گوشہ سے خاندان نبوت کے خلاف عوعو کر رہے ہیں اور یہ دشمنان اسلام ہر قسم کے رواداریوں کو چھوڑ کر ہر جگہ پر ناصبیت کا جھنڈا گاڑنے میں ناکام کوشش کر رہے ہیں ناصبیت اور یزیدیت کے دفاع کے محاذ پر تمام اہل اسلام کا اتفاق ہے یزید کی صفائی میں اس وقت تک نواصب کافی مقدار میں رسالے اور کتابیں تحریر کر چکے ہیں جن کی ایک مختصراً فہرست ہم نے اپنے رسالہ قول سدید در جواب وکلاء یزید میں پیش کر دی ہے قول سدید میں واقعہ کربلا کے بارے نواصب کے الزامات اور ہر قسم کے اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ناصبیت کی دکھتی ہوئی رگ کو دبانے کی بھی سخت ضرورت تھی یعنی یزید بن معاویہ کا کردار اور اس کا حدود اربعہ بیان کرنا تاکہ راندہ درگاہ رحمت یزید بن معاویہ کا ظلم اور فسق و فجور اور بدکاری کا سادہ لوح لوگوں کو بھی پتہ چل جائے. کربلا کے میدان میں خاندان نبوت کے قتل عام کے علاوہ بھی صحابہ کرام اور دیگر اہل اسلام کے قتل عام کی ذمہ داری یزید پر ہے اور قتل کے علاوہ بھی زنا کرنا، شراب پینا جھوٹ بولنا عبادات کو ترک کرنا کتے پالنا لونڈے بازی

کرنا بندیوں سے کھیلنا احکام اسلام کا مزاق اڑانا بھی یزید کی سیرت میں نمایاں داغ ہیں پس اسی ضرورت کی خاطر رسالہ کردار یزید ہم نے ترتیب دیا ہے ۔ اور اس رسالہ کے ذریعہ عالم اسلام کو دعوت فکر اور انصاف دی ہے ۔

کچھ نواصب بے شرم گالیاں لکھ کر بھی مجھے خطوط کے ذریعہ ارسال کرتے ہیں لہذا میں اپنے کرم فرماؤں کی خدمت میں نہایت ہی ادب سے یہ جواب پیش کرتا ہوں کہ السماء والارض وما فیھما فی فروج امھاتکم وبناتکم واخواتکم وعماتکم وخالاتکم کچھ لوگ مجھ پہ یہ الزام بھی لگاتے ہیں کہ آپ غیر ملکی ایجنٹ ہیں اور کسی کے اشارہ پہ کام کر رہے ہو جواباً گذارش ہے کہ کسی کی بدگمانی کا علاج بہت مشکل ہے ۔ جہاں تک صفائی کا تعلق ہے تو بندہ پاکستان صوبہ پنجاب ضلع سرگودھا کے قصبہ جلال پور رننگیانہ کا اصل باشندہ ہے اور پھر وہاں سے ہجرت کر کے صوبہ سندھ ضلع نوابشاہ کی تحصیل نوشہرہ فیروز میں آباد ہو گیا ہے ۔ اور خدائے وحدہ لاشریک گواہ ہے کہ خاندان نبوت کے دشمنوں کے خلاف کے خلاف جوابی کارروائی کے محاذ پہ خداوند عالم کی ذات اور خاندان نبوت کی نگاہ کرم کے علاوہ کوئی سہارا نہیں ہے ۔ اس رسالہ میں اہل سنت دوستوں کے جذبات کا احترام کیا گیا ہے اور جب تک توفیق خداوندی اور خاندان نبوت کی نگاہ کرم ہے تو نواصب کے خلاف ہماری محاذ آرائی جاری رہے گی یہ دشمنان اسلام کسی رواداری کے لائق نہیں ہیں اور سگھائے بنو امیہ سے ہمیں کسی اتحاد کی ضرورت نہیں ہے اے خدا مجھے اس محاذ پر کامیاب ہونے کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا کر اور بندہ اس ادنیٰ خدمت کے بارے میں خاندان نبوت سے اور خصوصاً سید الشہدا امام حسینؑ کی بارگاہ سے صلہ اور انعام کا آرزومند ہے ۲ ۲۱/۸۶

خادم مذہب شیعہ وکیل آل محمد غلام حسین نجفی ۔ ساکن ضلع نواب شاہ سندھ تحصیل نوشہرہ فیروز ڈاکخانہ پھل بمقام گوٹھ علی آباد (ہمیشہ رہے آباد) آمین

پتہ برائے خط و کتابت : حوزہ علمیہ رشیعہ یونیورسٹی / جامعہ المنتظر ماڈل ٹاؤن لاہور

فہرست

۶۱ - حدیث نبوی یزید دین کو برباد کرے گا ص۲۰۸ فسق یزید کو معاویہ رات دن دیکھتا تھا ص۱۰۸

۶۲ - یزید کی بخشش کا پھنڈ اور صحیح بخاری کی جھوٹ حدیث کی دھونس ص۲۱۰

۶۳ - ائمہ اہل سنت محمد بن یحیی، ابو حاتم رازی، ابوزرعہ نے بخاری کی دھجیاں اڑا دیں ص۲۱۱ - ۲۱۲

۶۴ - امام بخاری کی چوری۔ اس کا آل رسول سے بغض ص۲۱۳ حدیث مدینہ قیصر پر جرح ص۲۲۰

۶۵ - تمام راوی شامی، ص۲۲۱ دشمنان علی ص۲۲۲ اہل شام کی مذمت ص۲۲۳ مغفور کے الفاظ صرف بخاری نے لکھے۔ ص۲۲۷

۶۶ - مدینہ قیصر والی حدیث کے رواۃ پر نام بنام جرح ص۲۲۸ ام حرام کی مکاری ص۲۳۱

۶۷ - حملہ کے وقت یزید کا گھر میں معشوقہ سے بغل گیر ہونا ص۲۳۳ تاریخ کو کالے پانی میں غرق کرنا ص۲۳۶

۶۸ - یزید مغفرت کے لائق نہیں ہے ص۲۳۷ علماء اسلام کے نزدیک یزید پر لعنت کرنا جائز ہے ص۲۴۲

۶۹ - امام اعظم مالک امام احمد امام شافعی کا فتویٰ کہ یزید پر لعنت جائز ہے ص۲۴۳

۷۰ - علامہ تفتازانی، محمود آلوسی، جلال الدین سیوطی ثناء اللہ عثمانی، ابن جوزی کے فتوے ص۲۵۲

۷۱ - نواصب درجہ دوم کا تعارف ص۲۵۶ ابن عربی ۲۵۷ غزالی ص۲۵۹ ابن حزم ۲۶۴ ناصبی تھے۔

۸۲ - ابن تیمیہ ۲۶۶ ابن کثیر ص۲۶۹

حضرت علیؑ جناب فاطمہؑ اور امام حسنؑ و امام حسینؑ سے عقیدت رکھنا فرض ہے

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر صـ ۳۰۹/۷ سورہ شوریٰ

۲- اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر غرائب القرآن پ ۲۵ آیت مودت

۳- اہل سنت کی معتبر کتاب روح المعانی پ ۲۵ آیت مودت

۴- اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی صـ ۲۲/۲۶ آیت مودت

۵- اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر مدارک صـ ۲۹۲/۴ ایت مودت

۶- اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر بیضاوی صـ ۵۲/۵ آیت مودت

۷- اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر طبری صـ ۱۶/۲۵

۸- اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر ابن کثیر صـ ۱۱۲/۴ آیت مودت

قل لا اسئلکم علیہ اجراً الا المودۃ فی القربیٰ پ ۲۵ سورت شوریٰ۔

ترجمہ: اے رسولؐ کہہ دو کہ میں اس (تبلیغ) رسالت پر کسی اُجرت کا سوال نہیں کرتا سوائے قربیٰ کی محبت کے۔

تفسیر غرائب القرآن کی عبارت: عن سعید بن جبیر قال لما نزلت ھذہ الایۃ قالوا یا رسول اللہ من ھولاء الذین وجبت علینا مودتھم لقرابتک فقال علیؑ و فاطمۃ و ابناھما

ترجمہ : راوی کہتا ہے کہ جب مذکورہ ایت نازل ہوئی تو اصحاب نے پوچھا کہ یا رسول اللہ یہ قربت دار آپ کے کون ہیں کہ جن کی عقیدت ہم پر فرض ہے آنجناب نے فرمایا وہ علیؑ ہیں اور فاطمہؑ اور ان کے بیٹے حسنؑ اور حسینؑ ۔

نوٹ : ارباب انصاف حضرت علیؑ اور جناب فاطمہؑ اور حضرت امام حسینؑ اور حضرت امام حسنؑ وہ پاکیزہ ہستیاں ہیں کہ ان سے عقیدت رکھنا بحکم قرآن ضروری ہے جس شخص کے دل میں ان کی عقیدت نہیں ہے وہ قرآن پاک کا مخالف ہے۔

ارباب انصاف کیا معاویہ اور یزید نے اس ایت پر ایمان رکھا تھا۔ کیا انہوں نے اس فرمان خداوندی کی اطاعت کی ہے کیا اسی چیز کا نام محبت و مودت ہے کہ خاندان نبوت کا قتل عام کرایا جائے اولاد نبی کو زہر دلوا کر شہید کرایا جائے معاویہ اور یزید کے مظالم سے تاریخ اسلام بھری پڑی ہے اور پھر آج جو کچھ وکلاء یزید کر رہے ہیں کیا یہ اجر رسالت ادا ہو رہا ہے یہ لوگ مولانا صاحبان لمبی داھڑیوں والے جو آج یزید کی وکالت کرتے ہیں اگر یہ لوگ کربلا کے میدان میں ہوتے تو آل نبی پر یہ لوگ اسی طرح ظلم کرتے جس طرح شمر اور عمر بن سعد و ابن زیاد نے کئے تھے۔

حضرت علیؑ سے دشمنی رکھنا منافق کی نشانی ہے

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب سنن ابن ماجہ صد ۱۲ مناقب علیؑ

۲- اہل سنت کی معتبر سنن نسائیؒ صد ۱۱۹/۸ کتاب الایمان

۳- اہل سنت کی معتبر کتاب ترمذی شریف صد ۵۸۳/۲ ۱۹ باب مناقب علیؑ قرابت

۴- اہل سنت کی معتبر کتاب مشکوۃ شریف صد ۱ باب مناقب

۵- اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری صد ۷ باب مناقب علیؑ

۶- اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم ص۴۵ج۱ کتاب الایمان باب حب علی من الایمان۔

ترمذی شریف عن ابی سعید الخدری قال کنا لنعرف المنافقین ببغض علیؑ بن ابی طالب۔

کی عبادت

ترجمہ: ابی سعید فرماتے کہ نبی کریم کے زمانہ میں منافقین کی پہچان ہم یوں کرتے تھے کہ جو لوگ حضرت علیؑ سے دشمنی رکھتے تھے ہم ان کو منافقین سمجھتے تھے۔

نوٹ: ارباب انصاف یہ کسی نجومی کی بات نہیں ہے کہ دشمن علیؑ منافق ہو گا یہ فرمان ہے اس رسول پاک کا جس کی زبان اقدس سے ہمیں قرآن پاک ملا ہے پس یہ مولانا صاحبان کے روپ میں وکلاء یزید جن کی تقریر اور تحریر سے حضرت علیؑ کی دشمنی کی بو آتی ہے یہ اہل اسلام کے لبادہ میں منافقین ہیں اور یہ لوگ خاندان نبوت کی شان میں یونہی بکتے ہیں جیسے منافقین شان رسالت میں بکواس کرتے تھے

حضرت علیؑ سے دشمنی رکھنے والا نطفہ حلال نہیں ہے

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب ریاض النضرہ ص۱۱۷ج۳ فصل ع۶
۲- اہل سنت کی معتبر کتاب فصول المہمہ ص۲۷ مقدمہ کتاب
۳- اہل سنت کی معتبر کتاب احیاء المیت فی فضائل اہل بیت ص۴۳
۴- اہل سنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ ص۱۰۳ ایت ۱۴ قل لا اسئلکم
۵- اہل سنت کی معتبر کتاب ارجح المطالب
۶- اہل سنت کی معتبر کتاب مروج الذہب ص۶۲ج۴ ذکر معتصم باللہ
۷- اہل سنت کی معتبر فرائد السمطین ص۱۳۲ ص۱۳۵ باب ۲۲

مران خاندان نبوت کی شان میں عوعو کر رہا ہے تو آپ یقین کریں کہ وہ شخص یا منافق ہے یا ولدالزنا یا ولد الحیض ہے خواہ وہ کسی مسجد کا امام ہو یا دورہ حدیث پڑھاتا ہے یا حکومت میں اعلیٰ عہدے پر فائض ہے۔

حضرت علیؑ کا دشمن علت ابنہ کا بیمار ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب نہایہ ابن اثیر ص ۱۵۵ ج ۵ لغت نکس

قال الامام جعفر الصادق لا یحب منا ولد الزنا و ذو رحم منکوسہ

ترجمہ: امام جعفرؑ صادق فرماتے ہیں کہ وہ شخص ہم سے محبت نہیں رکھے گا جو نطفہ حرام ہوگا اور علت اُبنہ کا بیمار ہوگا۔

نوٹ: ارباب انصاف اس نشانی کو بھی نظر انداز نہ کریں جو سگھاسے بنوامیہ اور کلاب بنو مروان یزید کی وکالت کرتے ہیں وہ اسی قماش کے لوگ ہیں ان کے امام مسجد ہونے سے یا شیخ الحدیث ہونے سے یا قاری قرآن یا حافظ ہونے سے یا دنیاوی طور پر کسی اعلیٰ عہدے پر فائض ہونے سے دھوکہ نہ کھائیں یہ بیماری دشمنان خاندان نبوت میں پائی جاتی ہے آپ تحقیق کریں۔

قوم معاویہ کی زبان اور قلم سے زنا کے فضائل

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب التوضیح و التلویح ص ۵۵۷ فصل النہی اما من الحسیات

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب محاضرات الادباء ص ۲۵۶ ج ۱ الحد الخامس

۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ہدایت السعداء ص۱۱۴

۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مودت القربیٰ ص المودۃ الثانیہ

ریاض النضرہ کی عبادت } عن ابی بکر قال رسول اللہ لعلیؑ و فاطمہؑ والحسنؑ والحسینؑ طوبیٰ لمن والاھم لا یحبھم الا سعید الجد طیب الولادۃ ولا یبغضھم الا شقی الجد ردی الودۃ

ترجمہ: نبیؐ کریم نے حضرت علیؑ اور جناب فاطمہؑ اور حسنین شریفین کے بارے میں فرمایا کہ جو ان سے محبت وعقیدت رکھتا ہے وہ نیک بخت ہے اور اس کی ولادت صحیح ہے اور جو شخص ان سے بغض رکھتا ہے وہ بد بخت اور نطفہ حرام ہے۔

نوٹ: ارباب انصاف خاندان نبوت کی تنقیص میں جو صاحبان رسالے لکھتے ہیں ان کی ماں کا قصور ہے۔

حضرت علیؑ سے دشمنی رکھنے والا نطفہ حیض ہے

صواعق محرقہ کی عبادت } فھولاحد ثلاث امامنافق اولزنیۃ و اما امرأ حملتہ امہ فی غیر طھر

ترجمہ: عترت نبیؐ کا دشمن یا منافق ہے یا ولد الزنا ہے یا نطفہ حیض ہے۔

نوٹ: ارباب انصاف حضرت علیؑ علیہ السلام کے دشمن کی نشانیاں آپ خوب یاد کرلیں اور جہاں کہیں دیکھیں کہ کوئی سگ بنو امیہ اور کلب بنو

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب نزہت القلوب منقول از استقصاء الافحام ص۵۱۸

توضیح تلویح کی عبادت ہے | وقد نشاهو ولد الزنا اصلح من ولد الرشدة فی امر الدین والدنیا فیکون دلیلا علی ان الحدیث لیس علی عمومه ولهذا یستحق ولد الزنا جمیع الکرامات التی یستحقها ولد الرشدة من قبول عبادته وشهادته وقضائه وامامته وغیر ذالک

ترجمہ: اعلیٰ حضرت علامہ سعد الدین تفتازانی فرماتے ہیں کہ ہماری تحقیق و تجربہ و مشاہدہ یہ ہے کہ دین کے معاملات میں حلال زادہ سے حرام زادہ میں صلاحیت زیادہ ہے۔ پس حدیث اپنے عموم پر باقی نہ رہی اور یہی وجہ ہے کہ (فقہ امیہ) میں بھی حقوق اولاد حلال کو جو حاصل ہیں اولاد حرام کو وہ تمام حقوق حاصل ہیں مثلاً اولاد زنا کی عبارت قبول ہے وہ قاضی بھی بن سکتا ہے اور امام بھی بن سکتا ہے۔

عالم اسلام کو دعوت انصاف

مسلمان بھائیو فقہ بنو امیہ کی جھلک آپ نے ملاحظہ فرمائیں اور وکلاء بنو امیہ اور بنو مروان کی محنت اپنے دیکھیں چونکہ فرمان رسول تھا کہ خاندان نبوت کا دشمن ولد الزنا ہوگا پس وکلاء بنو امیہ نے یوں پینترا بدلا کہ اولاد زنا میں اولاد حلال سے دین اور دنیا کے امور میں صلاحیت زیادہ ہے پس انہوں نے خاندان نبوت سے منہ ہی پھیر لیا اور حضرت علیؑ کی خلافت میں بھی شک کرنے لگے اور حضرت امام حسینؑ نے نظام مصطفیٰ کی خاطر آواز اٹھائی تو بغاوت کا الزام لگا کر ان کو شہید کر دیا

خاندان نبوت کے کسی امام پر ان کا دل مطمئن نہیں ہے ان کے پوپ پال اور گرو گھنٹال ہر دور میں ائمہ اہل بیت پر تنقید کرتے رہے ہیں ثبوت میں ان کی پوتھی منہاج السنۃ اور العواصم من القواصم کا مطالعہ کریں اس قسم کی کتابیں ان کو قرآن پاک سے بھی زیادہ پیاری ہیں۔ شراب سے مست شاہوں کے نطفے جوان لونڈیوں کے رحم میں ٹھہرے کہ وہ بھی شراب پینے سے بے ہوش تھیں اور پھر جو اولاد پیدا ہوئی ان کو خاندان نبوت کے مقابلہ میں کھڑا کیا گیا اور ان کے سروں پر قضاوت اور امامت کے تاج رکھے جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ایسے حکمرانوں کے ہاتھوں بنو ہاشم کا قتل عام ہوتا رہا اور ہر زمانہ میں خاندان نبوت کو ذبح کیا گیا بے دردی سے

فقہ بنو امیہ کا قانون ہے کہ زنا سے پیدا ہونے والے بچے زیادہ اچھے ہوتے ہیں

محاضرات کی عبارت { قال قدامہ اولاد الزنا أنجب لان الرجل یزنی بشھوۃ ونشاط فیخرج الولد کاملا دما یکون عن حلال فعن تصنع الوصل الی المرأۃ

ترجمہ : اعلیٰ حضرت شیخ الحدیث قدامہ فرماتے ہیں کہ زنا سے پیدا ہونے والے بچے زیادہ اچھے ہوتے ہیں کہ آدمی زنا پوری شہوت اور خواہش سے کرتا ہے پس جو بچہ پیدا ہوتا ہے وہ کامل پیدا ہوتا اور اولاد حلال تو صرف عورت کا حق پورا کرنے سے پیدا ہوتی ہے۔

نوٹ: جن لوگوں کو حدیث مدینہ قیصر کتابوں میں نظر آتی ہے ان کی توضیح تو یہ

اور محاضرات میں یہ عبارتیں پڑھتے ہوئے بنیائی ختم ہو جاتی ہے کیا انہی بچوں کی نجات کی فکر ہے۔

عالم اسلام کو دعوت فکر

مسلمان بھائیوں ایک دفعہ آپ نعرہ لگائیں کہ فقہ بنو امیہ زندہ باد وکلاء بنو امیہ زندہ باد اور اسلام پھیلانے والے وکلاء بنو مروان زندہ باد بلے - بلے - بلے واہ - واہ - واہ

ع کیا بات ہے واللہ = توضیح تو یح اور محاضرات قوم معاویہ کی مایہ ناز کتابیں بندہ مسکین حجۃ الاسلام و المسلمین وکیل ال محمد کے پاس موجود ہیں وقت ضرورت عدالت عالیہ میں پیش کی جا سکتی ہیں۔

ارباب انصاف چونکہ فرمان رسولؐ تھا کہ حضرت علیؑ کا دشمن ولد الزنا ہوگا اور یہ فرمان معاذ اللہ کسی نجوم کا کلام یا پیش گوئی نہیں تھی بلکہ زبان رسالت سے نکلی ہوئی پیش گوئی تھی۔

پس دشمنان حضرت علی علیہ السلام نے یہ قرارداد پاس کی کہ زنا سے پیدا ہونے والے بچے اچھے ہوتے ہیں اور وکلاء بنو امیہ اور بنو مروان نے یہ قرارداد جس مجبوری کے ماتحت پاس فرمائی ہے ہمیں ان کی اس بے بسی کا اچھی طرح علم ہے کہ کون کون ان کے مایہ ناز بزرگ نکاح جماعت سے پیدا ہوئے ہیں اور یہ سارے حفاظتی اقدامات انہی کی خاطر کئے جا رہے ہیں۔

محترم قارئین اس قانون سے یہ راز بھی معلوم ہو گیا کہ وکلاء بنو امیہ زیادہ قابل کیوں ہوتے ہیں۔ زیادہ پڑھے لکھے کیوں ہوتے ہیں۔ دینی اور دنیاوی تعلیم

سے آراستہ و پیراستہ کیوں ہوتے ہیں اعلیٰ عہدوں پر فائز کیوں ہوتے ہیں۔ بات دراصل یہ ہے کہ وکلاء بنو امیہ جب پیدا ہوتے ہیں تو کامل پیدا ہوتے ہیں اور ان کو دنیا میں لانے کی خاطر ان کے ماں باپ نے وہ کارروائی پوری توجہ کے ساتھ سرانجام دی ہوتی ہے پس یہ ایسے قابل اور چالاک ہوتے ہیں۔

کہ حدیث فتح قسطنطنیہ اور حدیث مدینہ قیصر پر تمام زندگی ریسرچ اور تحقیق کرتے رہتے ہیں اور بیچارے وکلاء خاندان نبوتؐ جتنا بھی شور مچاتے رہیں کہ بھائی یہ بھی حدیث شریف ہے کہ حضرت علیؑ کا دشمن یا ولدالزنا ہوگا یا منافق ہوگا یا ولد الحیض ہوگا تو ان مسکینوں کی آواز پر کوئی توجہ نہیں دی جاتی اور اگر توجہ کرتے بھی ہیں تو پھر یہ زریں اور سنہری اصول ہمارے سامنے پیش کیا جاتا ہے کہ میاں چپ رہو تم تو بدھو ہو تمہیں کیا پتہ کہ اسلام میں تو زنا سے پیدا ہونے والے بچے زیادہ اچھے شمار ہوتے ہیں پس ایسے زریں اصولوں کے سامنے تم شیعوں کی ٹیں ٹیں کون سنتا ہے۔

ارباب انصاف چونکہ اتحاد بین المسلمین کی سخت ضرورت ہے اور اس اتحاد کا علم دار مجھ سے زیادہ اس دنیا میں کوئی بھی نہیں ہے پس اس رواداری کی خاطر بندہ نے نزہت القلوب کی عبارت کو پیش کرنے کی جسارت نہیں کی قول مقبول کتاب تلاش کریں۔

دشمنان علیؑ کی تعریف میں ایک رباعی

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب نصائح الکافیہ صـ۸۰

ما احسن ما قاله الناصر العباسی — قسما بمکه والحطیم و زمزم
بمکة فالراقعات ۲ سعین منی — بغض الوصی ... مکتوبة
کتبت علی جبهات اولاد الزناء

ترجمہ: شہر مکہ اور مقام حطیم اور آب زمزم کی قسم اور میدان منیٰ کی طرف جانے والی سواریوں کی قسم کہ امیرالمومنین وصی الرسول علی بن ابی طالب سے سے دشمنی رکھنا یہ اولاد زنا کی وہ نشانی ہے جو اولاد زنا کے رخساروں پر لکھی ہوئی ہے

نوٹ: ارباب انصاف زرقا خاتون کی نسل کی وکالت کرنے والے زیاد بن ابیہ کی برادری ہے اور یہ لوگ مجرمانہ ذہنیت کے مالک ہیں اور جیسا آدمی ہو وہ اپنے مزاج کے مطابق پناہ گاہ تلاش کرتا ہے۔ جن کا نسب اور خصلات بنو امیہ جیسے ہیں وہ خاندان نبوت پر کیچڑ اچھالتے ہیں اور بنو امیہ کی تعریف کرتے ہیں لا حول ولا قوۃ الا باللہ

جن لوگوں نے کربلا کے میدان میں بنو ہاشم کا قتل عام کرایا ہے وہ حضرت علیؑ اور نبیؐ کریم کے دشمن تھے اور یہ عذر کہ یزید نے خاندان نبوت کے قتل عام کا حکم نہیں دیا تھا غلط ہے اور ہم نے اپنے رسالہ قول سدید میں ثابت کیا ہے کہ خاندان نبوت بنو ہاشم کے قتل عام کی ذمہ داری یزید پر ہے۔

اعتراض: جب حضرت علیؑ بقول شیعوں کے نبیؐ کریم کے بعد سب سے افضل انسان ہیں اور بڑی خوبیوں کے مالک ہیں تو پھر قوم معاویہ ان کی دشمن کیوں بن گئی اور ان کو مقبولیت زیادہ کیوں نہیں ہوئی۔

جواب ۱

وکذالک جعلنا لکل نبی عدو ا شیاطین الانس و الجن

(س الانعام)

جنات اور انسانوں میں جو شیطان ہیں وہ ہر نبی کے دشمن ہیں۔

۲: وکذالک جعلنا لکل نبی عدوا من المجرمین

اور مجرمین ہر نبی کے دشمن ہیں۔

۳: من کان عدوا للہ و ملائکتہ و رسلہ و جبریل و میکائیل

• اللہ تعالیٰ کے اور فرشتوں کے اور رسولوں کے اور جبرئیل اور میکائیل کے جو دشمن ہیں۔

نوٹ: ارباب انصاف جس طرح خدا اور رسول کے بھی دشمن ہیں مگر اس سے ان کی شان و منزلت میں کوئی فرق نہیں پڑتا اسی طرح اگر حضرت علیؑ کے بھی دشمن ہیں تو ان کی شان میں بھی کوئی فرق نہیں پڑتا کیوں کہ مذکورہ تمام ہستیاں برحق ہیں۔

حضرت علیؑ کی محبت کے بغیر کوئی نیک عمل قبول نہیں ہوگا

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب مودۃ القربیٰ صــ المودۃ الخامسہ

۲- اہل سنت کی معتبر کتاب ینابیع المودۃ صــ ۲۵۲

۳- اہل سنت کی معتبر کتاب المناقب للخوارزمی صــ ۲۸ فصل ۶ صــ ۲۴ فصل ۱۸۱

مودۃ القربیٰ کی عبادت ماقام ۱۶، ۲۵ } لو ان عبداً عبد اللہ مثل ما تمام نی قومہ الخ

ترجمہ: اگر کوئی شخص ۳۵ سو سال خدا کی عبادت کرے اور احد کے پہاڑ جتنا سونا اللہ کی راہ میں قربان کرے اور ایک ہزار حج پیادہ چل کر

بجالائے اور صفا اور مروہ کے درمیان مظلوم قتل ہو جائے اور اگر اس کے دل میں حضرت علیؑ کی محبت نہیں ہے تو وہ جنت میں داخل نہیں ہو گا۔ بلکہ جنت کی خوشبو نہیں سونگھے گا۔

نوٹ: افسوس ہے ان وکلاء بنوامیہ پر جو حدیث مدینہ قیصر پر تو ریسرچ و تحقیق کرتے ہیں مگر ان تمام احادیث کو نظر انداز کر دیتے ہیں جن میں خاندان نبوت کی عقیدت اور محبت کے فریضہ کو بیان کیا گیا ہے۔

حضرت علیؑ کے دشمن راوی کی روایت قبول نہیں ہے

۱۔ اہل سنت کی کتاب تحفہ اثنا عشریہ کید ۸۷ ص ۹۵ باب ۲

وتزد اھل سنت بغض اھل بیت و امیر المومنین از قوادح صحت روایت است گو صاحب ال صادق القول باشد و صالح العمل الخ

نوٹ:

ارباب انصاف بڑے دکھ کی بات ہے کہ وکلاء بنوامیہ اُن کے بالکل الٹ چلتے ہیں اور دشمنان حضرت علیؑ کی روایت بخوشی قبول کرتے ہیں۔

عالم اسلام کو دعوت فکر

ارباب انصاف یہ مسئلہ اہل اسلام میں طے شدہ ہے کہ خاندان نبوت کے دشمن کا کوئی عمل قبول نہیں ہوگا پس مدینہ قیصر کی فتح والی حدیث سے یزید کی نجات ثابت نہیں ہوسکتی کیوں کہ یزید بن معاویہ ناصبی تھا دشمن خاندان نبوت تھا۔ دشمن اسلام تھا اور دشمن قرآن تھا اور اس بات کے ثبوت ہم اس رسالہ میں آپ کی خدمت میں ٹھوک کے حساب سے پیش کریں گے پس یزید کی نجات ثابت کرنا۔ خیال است ومحال است وجنون است ہم قوم معاویہ کو دعوت فکر دیتے ہیں کہ اپنے دل میں جھانکیں اور دیکھیں کہ آپ کے عقیدہ میں کیا شیخین پر تبرا کرنے والے کی نجات کو آپ کا دل اور انصاف مانتا ہے کیا حضرت عمرؓ کو قتل کرنے والوں کی نجات کا وہ فتویٰ دے سکتے ہیں۔ کیا قاتلان عثمانؓ کو وہ جنت کی بشارت سنا سکتے ہیں۔ کیا حضرت عائشہ پر اگر تبرکرے تو نبیؐ پاک اس پر خوش ہوں گے کیا عائشہ کی بہن اسماء کو اگر کوئی گالیاں دے تو وہ جنتی ہے اگر کوئی نبیؐ کے سسر، سالوں اور سالیوں کے بارے میں آپ کے دل میں اعتقاد رہے کہ ان کو صرف برا بھلا کہنے والا بھی دوزخی ہے تو آپ کو پھر شرم وحیاء کرنا چاہیے کہ خاندان نبوت کا قتل عام کروانے والا اور نبیؐ کریم کی بیٹیوں کو قید کرانے والا اور مجمع عام میں ان کی توہین کرنے والا اور فرزند رسول کے سر مبارک کو بیت مارنے والا کس طرح جنتی ہو سکتا ہے۔

خاندان نبوت اور حضرت علیؑ سے محبت کے فوائد

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی جـ ۲۶ صـ ۲۳ سورۃ شوریٰ
۲- اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کشاف صـ ۲/۲۲۹ آیت مودت
۳- اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر صـ ۷/۳۹۰ آیت مودت

۴- تفسیر کبیر کی عبادت { (۱) قال رسول اللہ من مات علیٰ حب ال محمدؐ مات شہیداً

جو شخص ال محمدؐ کی محبت رکھتے ہوئے مرے گا وہ شہادت کی موت مرا ہے

۲- آلامن مات علیٰ حب علیٰ ال محمد مات مغفور الہ

جو شخص ال محمدؐ کی محبت رکھتے ہوئے مرے گا وہ مغفرت کی موت مرا ہے۔

۳- آلامن مات علیٰ حب ال محمدؐ مات تائبا

جو شخص ال محمدؐ کی محبت رکھتے ہوئے مرے گا وہ مغفرت کی موت مرا ہے

۴- آلامن مات علیٰ حب ال محمدؐ مات مؤمنا مستکمل الایمان

جو شخص ال محمدؐ کی محبت کا دم بھرتے ہوئے مرے گا وہ حالت ایمان میں مرا ہے۔

۵- آلامن مات علیٰ ال محمدؐ لبشرہ ملک الموت بالجنہ

جو شخص ال محمدؐ کی محبت رکھتے ہوئے مرے گا۔ اس کو موت کا فرشتہ جنت کی خوشخبری سنائے گا پھر منکر اور نکیر بھی۔

۶- آلا من مات علی حب ال محمد یزف الی الجنة کما تزف العروس الی بیت زوجها ۔

جو آل محمد کی محبت میں مرے گا اس کو دلہن کی طرح زینت دے کر جنت میں پہنچایا جائے گا۔

۷- آلا من مات علی حب آل محمد فتح لہ بابان فی قبرہ الی الجنة

جو آل محمدؐ کی محبت میں مرے گا۔ اس کی قبر میں دو دروازے جنت سے کھولے جائیں گے۔

۸- آلا من مات علی حب ال محمد جعل اللہ قبرہ مزار ملائکة الرحمة

جو شخص آل محمدؐ کی محبت رکھتے ہوئے مرے گا اس کی قبر کو فرشتگان رحمت کے لئے زیارت گاہ بنایا جائے گا۔

خاندان نبوت سے دشمنی رکھنے کے نقصانات

۹- آلا من مات علی بغض ال محمد جاء یوم القیامة مکتوب بین عینیہ آئس من رحمة اللہ

جو آل محمدؐ کی دشمنی رکھتے ہوئے مرے گا جب قیامت کے دن آئے گا تو اس دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہو گا کہ رحمت خدا سے مایوس ہے۔

۱۰- آلا من مات علی بغض ال محمد مات کافرا

جو شخص ال محمدؐ کی دشمنی رکھتے ہوئے مرے گا وہ کفر کی موت مرے گا۔

۱۱- آلا من مات علی بغض ال محمد لم یشم رائحة الجنة

جو شخص آل محمدؐ کی دشمنی رکھتے ہوئے مرے گا وہ جنت کی خوشبو نہیں سونگھے گا۔

عالم اسلام کو دعوت انصاف

ارباب انصاف جس قوم نے حدیث مدینہ قیصر کو آڑ بنا کر اہل اسلام میں ایک فتنہ برپا کر رکھا ہے آپ ان سے یہ کیوں نہیں سوال کرتے کہ خاندان کی محبت بحکم قرآن و حدیث فرض ہے اور جس شخص نے یہ فریضہ ادا نہیں کیا تو وہ کفر و نفاق اور ناصبیت کی موت مرا ہے اور وہ جنت کی خوشبو نہیں سونگھ سکتا اور یہ فرمان کسی نجومی کا معاذ اللہ کلام نہیں ہے بلکہ زبان رسالت کا ارشاد ہے اور اس حدیث شریف کی روشنی میں دیکھیں کہ یزید بن معاویہ کے دل میں خاندان نبوت کی عقیدت کس قدر تھی ہم نے اپنے رسالہ قول سدید میں یہ ثابت کیا ہے کہ کربلا کے میدان میں خاندان نبوت کا قتل عام یزید بن معاویہ کے حکم سے ہوا ہے پس جس طرح بنو اسرائیل کے بچوں کے قتل کی ذمہ داری خدا تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرعون پر ڈالی ہے کیوں کہ فرعون قتل کا حکم دینے والا تھا۔ اسی طرح قتل خاندان نبوت کی ذمہ داری یزید پر ہے

پس کربلا میں خاندان نبوت کا قتل عام اس بات کا ٹھوس ثبوت ہے کہ یزید بن معاویہ پکا ناصبی تھا اور دشمن خاندان نبوت تھا اور جب مرا ہے تو کفر اور نفاق اور ناصبیت کی موت مرا ہے اور جنت میں جانا تو کجا یزید جنت کی خوشبو نہیں سونگھ سکتا۔ خلاصہ الکلام منافق اور دشمن خاندان نبوت ناصبی شخص جنت میں نہیں جا سکتا اور ناصبی وہ لوگ ہیں جس طرح معاویہ اور یزید تھے اور اگر تسلی نہیں ہوئی تو ہم پہلے آپ کو کچھ مقدار ناصبیوں کا تعارف کرواتے ہیں اور پھر اصل مقصد کی طرف رجوع کریں گے۔

نواصب کی پہچان" امیر المومنین علیؑ بن ابی طالب سے دشمنی رکھنا ہے"

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب قاموس ص۵۳ باب الباء

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاج العروس ص۲۷۷ ج۴ باب الباء مرتضی الزبیدی

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب لسان العرب ص۷۶۲ ج۱ از ابن منظور مصری

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ہدیہ السائل الی ادلہ المسائل ص۴۹۶ از نواب صدیق حسن خاں۔

۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تہذب ابن عساکر ص۳۵۲ ج۴ ذکر حسین بن علی المقری دمشقی

۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص۲۲۲ ج۶ ص۷

۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تدریب الراوی ص۱۱ ج۳ از علامہ جلال الدین سیوطی

۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب لسان المیزان ص۳

لسان العرب کی عبادت } والنواصب قوم یتدیّنون ببغضۃ علیؑ

نواصب وہ قوم ہے جو حضرت علیؑ کی دشمنی کو دین سمجھتی ہے۔

تاج العروس کی عبادت } اھل النصب وھم المتدینون ببغضۃ سیدنا امیر المومنین ویعسوب المسلمین علیؑ بن ابی طالب لانھم نصبوہ ای عادوہ واظھروا

لہ الخلاف وھم طائفۃ من الخوارج -

ترجمہ: اہل نصب وہ لوگ ہیں جو امیر المومنین یعسوب المسلمین حضرت علیؑ کی دشمنی کو دین سمجھتے ہیں اور آنجناب کی مخالفت کرتے ہیں وہ لوگ خارجیوں سے ایک گروہ ہے -

تدریب الراوی کی عبادت | النصب ھو بغض علی وتقدیم معاویۃ

ترجمہ: ناصبیت یہ ہے کہ حضرت علی علیہ السلام سے دشمنی رکھنا اور معاویہ کو بہتر جاننا -

ھدیہ السائل کی عبادت | منجملۃ ابتداع نصب است کہ بدتر باشد چہ نصب تدین ببغض علیؑ است

ترجمہ: بدعت کی ایک قسم نصب ہے تو بدتر ہے کہ نصب یہ ہے حضرت علیؑ کی دشمنی کو دین و ایمان بنا لیا -

قبائل میں بنو امیہ اور بنو مروان پہلے درجہ کے ناصبی تھے

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ ابوالفدا صد ۱۸۹ ذکر معاویہ نیز ج ۱ و ۲

۲- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ الخلفاء صد ۲۴۳ ذکر عمر بن عبدالعزیز

۳- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل ابن اثیر صد ۲۰ ذکر عمر بن عبدالعزیز ج ۵

۴- اہل سنت کی معتبر کتاب الاستیعاب صد ۵۵ ذکر علیؑ ج ۳

۵- اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص۱۷ مناقب علی

تاریخ ابوالفداء کی عبارت: کان خلفاء بنو امیہ یسبون علی بن ابی طالب فی الخطبہ فلما ولی عمر بن عبدالعزیز ابطلہ

تاریخ الخلفاء کی عبادت: کان بنو امیہ یسبون علیا فی الخطبہ

تاریخ کامل کی عبادت: کان بنو امیہ یسبون امیر المومنین علیا الی ان ولی عمر الخلافۃ و ترک ذالك وکتب الی العمال فی الافاق بترکہ

ترجمہ: بنو امیہ اور ان کے خلفاء امیر المومنین علیؑ بن ابی طالب کو خطبہ میں سب کرتے تھے اور گالیاں دیتے تھے اور جب عمر بن عبدالعزیز حاکم بنا تو اس نے اس برائی کو روکا اور اپنے گورنروں کو حکم دیا کہ اس برائی کو وہ ترک کریں۔

نوٹ: ارباب انصاف نصب کا معنی پیش کر دیا ہے کہ خاندان نبوت سے دشمنی رکھنا ہی ناصبیت ہے اور عالم اسلام کی مایہ ناز کتاب دائرہ المعارف ص۱۰۶/۲۹ مؤلف شیخ سلیمان شیخ محمد حسین میں ناصبیت کے بارے میں یہ لطیفہ لکھا ہے کہ سید رضی سید مرتضیٰ کے بھائی جب کم سن تھے اور بعض استاد کے پاس نحو پڑھتے تھے ایک دن استاد نے پوچھا کہ اس مثال میں رایت عمر میں علامت نصب ہے سید رضی نے فوراً جواب دیا کہ بغض علیؑ بن ابی طالب کہ عمر میں ناصبیت کی علامت ہے حضرت علیؑ کی دشمنی البتہ جواب میں ایک لطافت ہے جس کو علم نحو پڑھے ہوئے لوگ سمجھتے ہیں۔

خلاصہ الکلام بنو امیہ کے خلفاء ناصبی تھے اور دلیل یہ ہے کہ وہ خلفا

جمعہ کے روز خطبوں میں خاندان نبوت کو گالیاں دیتے تھے اور معاویہ ویزید اس بدعت کے بانی تھے پس دونوں پکے ناصبی تھے کیونکہ دونوں نے خاندان نبوت کو برا بھی کہا ہے اور دونوں نے خاندان نبوت سے جنگ بھی کی ہے۔

الاستیعاب کی عبارت { فان بنی مروان شتموا علیا بن ابی طالب ستین سنۃ فلم یزدہ اللہ بذالک الا رفعۃ

ترجمہ: ساٹھ برس تک بنو مروان حضرت علیؑ کو گالیاں دیتے رہے ہیں مگر آنجناب کے رتبہ میں اور مقبولیت میں کوئی کمی نہیں آئی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی بلندی کو اور زیادہ بلند کیا ہے۔

فتح الباری کی عبارۃ { ثم کان من امر علیؑ ماکان فنجمت طائفۃ اخری حاربوہ ثم اشتد الخطب فتنقصوہ واتخذوا لعنہ علی المنابر سنۃ

ترجمہ: پھر حضرت علیؑ کا معاملہ جس طرح بھی ہوا وہ ہوا پس ایک گروہ ایسا ظاہر کہ جس نے حضرت علیؑ کے ساتھ جنگ کی پھر حالات ایسے بگڑے کہ اس گروہ نے حضرت علیؑ کی برائی کرنا شروع کر دی اور آنجناب کو منبروں پر لعنت کر سنت بنا لیا

نواصب کی چند خاص نشانیاں

ارباب انصاف خاندان بنوامیہ ایک بدترین قبیلہ تھا قوم عرب میں کیونکہ اسلام میں بہت بڑا گناہ کہ جس کے بعد نماز، روزہ اور دیگر عبادات قبول نہیں ہوتے وہ جرم ناصبیت ہے یعنی خاندان نبوت اور حضرت علیؑ سے دشمنی رکھنا

اور اس برائی میں تمام قبائل سے بنو امیہ پہلے نمبر پر ہیں اور بنو امیہ کے افراد میں
چند لوگ اس ناصبیت میں پہلے نمبر پر ہیں اور اختصار رسالہ کے پیش نظر نمونہ کے
طور پر ہم یہاں بعض ناصبیوں کا آپ سے تعارف کرواتے ہیں۔ البتہ اس نکتہ کو
آپ کبھی فراموش نہ کریں کہ ناصبیوں کی تمام نشانیاں معاویہ اور یزید پر فٹ آتی ہیں
مثلاً خاندان نبوت سے جنگ کرنا۔ جمعہ کے خطبوں میں خاندان نبوت کو گالیاں
دینا۔ خاندان نبوت کی مصیبت کے دن خوشی کرنا۔ تقریر اور تحریر میں خاندان نبوت
پر طعنہ کرنا۔ لوگوں کے دلوں میں خاندان نبوت کی دشمنی کے بیج بونا۔ صحابہ کرام کا نام
عزت و احترام سے لینا ہے اور اہل بیت رسولؐ کا نام بے پرواہی سے تحریر و تقریر
میں ذکر کرنا۔ بنو امیہ اور بنو مروان کی وکالت کرنا اور خاندان نبوت پر الزام تراشی
کرنا جنگ صفین میں معاویہ کو اور جنگ کربلا میں یزید کو حق بجانب ثابت کرنا اور
اپنی خاص محافل میں کھل کر خاندان نبوت کے خلاف زہر اُگلنا۔ امام حسینؑ کی شہادت
کے ذکر سے ان کے رنگ سیاہ ہو جانا ال نبی پر صلواۃ نہ پڑھنا اور یزید کو رح لکھنا اور
یزید کی صفائی میں رسالے شائع کرنا ہر مسئلہ میں بنو امیہ سے اور معاویہ و یزید سے
ہمدردی کرنا اور اہل سنت علماء پر رافضیت کے الزام لگانا اور بنو امیہ کے خلاف
ہر بات کو ٹھکرا دینا وغیرہ

نواصب درجہ اول کا تعارف

پہلا ناصبی حکم بن عاص ہے

بیانہ کتاب اہل سنت اسد الغابہ ذکر حکم میں لکھا ہے کہ نبی کریم نے

اس حکم کو مدینہ سے نکال دیا تھا کیوں کہ یہ ایسا کمینہ تھا کہ رسول خدا کی نقلیں اتارتا تھا اور نبی کریم کے گھر میں جھانکتا تھا اور کتاب اہل سنت تفسیر روح المعانی پ ۲۹ سورہ نون والقلم اور آیت عتل بعد ذالک زنیم میں لکھا ہے کہ یہ حکم بن عاص مخنث قوم لوط بھی تھا اور قوی احتمال ہے کہ نبی کریم نے اس کو اس لئے مدینہ سے نکال دیا ہو کہ یہ شخص مدینہ کی زمین کو پلید نہ کرے اور اس کی وہ عادت دوسرے صحابہ کرام میں پھیل نہ جائے۔

دوسرا ناصبی مروان بن الحکم

کتاب اہل سنت البدایہ والنہایہ ص ۲۵۹/۸ میں کہ "کان یسب علیاً کل جمعۃ علی المنبر" کہ یہ مروان جب معاویہ کی طرف سے مدینہ کا حاکم تھا تو جمعہ کے خطبہ میں یہ حضرت علی کو گالیاں دیتا تھا اور کتاب اہل سنت تحفہ اثنا عشریہ ص ۶۵ باب ۲ کید ۴۷ میں لکھا ہے کہ مروان از جملہ نواصب بلکہ رئیس ان گروہ شقاوت پژوہ بود کہ مروان بھی گروہ نواصب سے تھا بلکہ اس گروہ کا سردار تھا۔

تیسرا ناصبی معاویہ بن ابی سفیان ہے

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم ص ۲۲۳ باب فضائل علیؑ
۲- اہل سنت کی معتبر کتاب ترمزی شریف ص ۳۱۹/۲ ذکر مناقب علیؑ
۳- اہل سنت کی معتبر کتاب سنن ابن ماجہ ص ۱۲ ذکر علیؑ
۴- اہل سنت کی معتبر کتاب خصائص نسائی ص ۵۵ ص ۳۷
۵- اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص ۳۴۱/۷ ذکر فضائل علیؑ

۶ - اہل سنت کی معتبر کتاب فتاوی عزیزی صـ۱۲۳

البدایہ کی عبارت { فلما فرغ معاویۃ ادخلہ دار الندوہ فاجلسہ معہ علی سریرہ ثم ذکر علی بن ابی طالب فوقع فیہ فقال سعد بن ابی وقاص اجلستنی علی سریرک ثم وقعت فی علی تشتمہ۔

ترجمہ: معاویہ حج سے فارغ ہوا اور سعد بن ابی وقاص کو دار الندوہ میں داخل کیا اور اپنے برابر بٹھایا پھر معاویہ نے حضرت علی علیہ السلام کا ذکر چھیڑا اور بد زبانی کرنے لگا سعد نے کہا کہ تو نے مجھے اپنے برابر بٹھایا ہے پھر تو حضرت علیؑ کے بارے میں بدزبانی کر رہا ہے اور حضرت علیؑ کو گالیاں دے رہا ہے۔

فتاوی عزیزی کی عبارت { صـ۱۲۳ مطبوعہ کتب خانہ رحیمیہ دیوبند بہتر ہمیں است کہ این لفظ سب را بر ظاہرش جاری۔ باید داشت نہایت کار آنکہ ارتکاب این فعل شنیع یعنی سب یا امر سب از معاویہ بن ابی سفیان لازم خواہد آمد

ترجمہ - مطبوعہ سعیدی صـ۲۱۳

معاویہ نے سعد کو حضرت علیؑ پر سب کرنے کا جو حکم دیا ہے بہتر یہی ہے کہ اس لفظ سب کو ظاہری معنی پر رکھا جائے اور اس سے یہ لازم آئے گا کہ معاویہ نے حضرت علیؑ کو گالیاں دی ہیں اور یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے معاویہ نے حضرت علیؑ سے جنگ بھی کی ہے اور جنگ کرنا گالی سے بڑا ہے . . . اور ہر جگہ خطا اجتہادی کو بہانہ بنانا بے باکی سے خالی نہیں ہے۔

نوٹ: معاویہ کا حضرت علیؑ کو گالیاں دینا ایک یقینی امر ہے اور یہ حرکت

نصب کی یقینی علامت ہے پس معاویہ کا ناصبی ہونا ایک یقینی بات ہے۔

چوتھا ناصبی یزید بن معاویہ ہے

کتاب اہل سنت شذرات الذہب ص ۶۹ ج ۱ مولف صلاح الحنبلی میں لکھا ہے۔

قال الذهبی فیه کان ناصبیا فظا غلیظا یتناول المسکر افتتح دولته بقتل الحسینؑ و ختمها بوقعة الحره

ترجمہ: امام ذہبی نے یزید کے بارے میں فرمایا تھا کہ یزید ناصبی تھا بدخلق اور بدمزاج تھا۔ شراب پیتا تھا اور اپنی حکومت کا آغاز خاندان نبوت کے قتل عام سے کیا اور اختتام واقعہ حرہ پر کیا ہے (جس میں مدینہ کی خواتین سے جبری زنا کیا گیا ہے۔

نوٹ: ارباب انصاف درجہ اول کے نواصب ہم نے نمونہ کے طور پر پیش کئے ہیں ورنہ ان سے پہلے کچھ اہم شخصیتیں اور کچھ نامور لوگ بھی ناصبی ہیں کچھ مجبوریوں کے باعث اور رواداری کی خاطر ان کے نام نامی اور اسما گرامی آپ کے سامنے پیش کرنے کی جسارت نہیں کی اس زمانہ میں اتحاد بین المسلمین کا علم بردار مجھ سے بڑا کوئی بھی نہیں ہے۔

یزید سے محبت رکھنا نواصب کی بڑی نشانی ہے

کتاب اہل سنت البدایہ والنہایہ ص ۲۲۹ ج ۸ باب اخبار فتح

قلت الناس فی یزید بن معاویہ اقسام فمنهم من یحبہ ویتولاہ وهم طائفۃ من اهل الشام من النواصب

ترجمہ لوگ یزید بن معاویہ کے بارے مختلف قسم کے ہیں ایک گروہ ایسا بھی ہے جو (اس قاتل اولاد نبیؐ) کے ساتھ محبت رکھتا ہے اور وہ ٹولہ اہل شام سے ہے ناصبیوں سے۔

نوٹ: نواصب کی پہچان کا بہترین ذریعہ یہ ہے کہ وہ یزید سے عقیدت رکھتے ہیں۔

نواصب کی ایک اور پہچان کہ وہ خاندان نبوت کی مصیبت کے دن خوشی کرتے ہیں

اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص ۲۰۲/۸

وقد عاکس الشیعہ یوم عاشوری النواصبُ من اهل الشام ویتخذون ذالك الیوم عیداً ویظهرون السرور والفرح

ترجمہ: اور امام حسینؑ کی شہادت کے دن روز عاشورہ قوم شیعہ کے لئے اہل شام سے ناصبی لوگ دیکھیں دیگیں پکاتے ہیں غسل کرتے ہیں خوشبو اور لباس فاخرہ پہنتے ہیں اور اس دن کو عید مناتے ہیں اور خوشی کرتے ہیں۔

نوٹ محرم الحرام میں شادیاں کرنے والے یا تو جاہل لوگ ہیں اور یا

نواصب ہیں اور پاکستان کے نواصب کو ہمارا مشورہ ہے کہ شادی بیاہ کے لئے وہ مرگ عثمان یا مرگ معاویہ کا دن قومی طور پر تجویز فرمالیں یہ مشورہ اگر قبول افتد زہے عز و شرف کیوں کہ آپ تو اس بزرگ کی عقیدت کا دم بھرتے ہیں جس دن کہ بقول بخاری شریف کے گھر میں بیوی کا جنازہ رکھا تھا اور وہ ہم بستری کر رہا تھا اور قیامت تک تم صفائی نہیں دے سکتے کہ آنجناب نے اپنی پیاس یا آگ مردہ یا زندہ بیوی سے بجھائی تھی اگر کسی ناصبی میں جرأت ہے تو وکیل ال محمدؐ بات چیت کے لئے ہر وقت تیار ہے۔

مناظر اہل سنت شاہ عبدالعزیز کا فتویٰ کہ نواصب کتے اور خنزیر کے برابر ہیں۔

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ صـ۹ ذکر مذاہب اہل سنت نواصب را بدترین کلمہ گویان وھمسر کلاب وخنازیر میدانند

ترجمہ: علماء اہل سنت ناصبی لوگوں کو بدترین کلمہ گو سمجھتے ہیں اور ان کو کتے اور خنزیر کے برابر جانتے ہیں۔

نوٹ:۔ ارباب انصاف آپ نے ملاحظہ فرمالیا کہ شاہ عبدالعزیز نے نواصب کے بارے میں جو کچھ لکھ دیا ہے اب مزید کچھ لکھنے کی گنجائش ہی نہ رہی۔ البتہ اس بات پر مزید غور و فکر کریں کہ معاویہ اور یزید کا کردار کیسا تھا۔

یزید کے بارے تفصیلات اسی رسالہ میں آپ کی خدمت میں پیش کی جاتی ہیں اور معاویہ کے بارے میں ہماری کتاب خصائص معاویہ ملاحظہ کریں۔ اس جگہ یہ ملحوظ رکھیں کہ معاویہ وہ شخص ہے جس نے خاندان نبوت کی حکومت کو تسلیم نہیں کیا تھا اور بغاوت کر کے ال نبی کی حکومت میں تخریب کاری کی اور فساد فی الارض کا ارتکاب کیا اور پھر اپنی مایہ ناز مکاری اور عیاری کے ذریعہ حکومت اسلامیہ پر قابض ہو گیا اور پھر منبروں پر جمعہ کے خطبوں میں خاندان نبوت اور حضرت علیؑ پر لعنت کرنے کا آغاز کیا اور یہ بدعت تقریباً ایک صدی تک جاری رہی اور پھر اپنے خاندان میں اس حکومت کو ہمیشہ ہمیشہ رکھنے کے لئے اتنے داؤ پیچ لگائے اور اتنی مکاری و عیاری کی اور ایسے مظالم کئے کہ جس سے عالم اسلام کی گردنیں شرم سے جھکی ہوئی ہیں ایک لحاظ سے معاویہ کا قرآن و سنت کی مخالفت میں گزرا ہے۔ اہل اسلام اور صحابہ کرام کے قتل عام میں گزرا ہے اور اموال مسلمین کو اپنے باپ کی جاگیر سمجھ کر ناجائز استعمال میں گزرا ہے اور ہر وقت خاندان نبوت کے خلاف جنگ و جدل میں اور ان کے خلاف سازشیں تیار کرنے میں گزرا ہے اور معاویہ کی برائیوں کے پہاڑ کا ایک چھوٹا سا سنگریزہ یہ ہے کہ معاویہ نے اپنے مرنے سے پہلے اپنے شرابی و کبابی بیٹے کو خلیفہ نامزد کر کے عالم اسلام پر ٹھونس دیا تھا اور معاویہ کا یہ ہتھیار اسلام کو برباد کرنے کے لئے بڑا کامیاب ثابت ہوا اور خلافت یزید سے جتنی برائیاں پیدا ہوئی ہیں اور خاندان نبوت کا جتنا قتل عام ہوا ہے اور قیامت تک جتنی برائیاں پیدا ہوتی رہیں گی ان تمام کی ذمہ داری معاویہ پہ ہے۔

خلاصہ الکلام کردار معاویہ و یزید کو ہم دیانتداری سے تاریخ اسلام میں

پڑھا ہے اور ہمارا انصاف یہ ہے کہ اگر اس عالم اسلام میں معاویہ اور یزید ناصبی نہیں تھے تو پھر کوئی بھی ناصبی نہیں ہے اور ہم شیعان حیدر کرار کا نظریہ نواصب کے بارے وہی ہے جو نظریہ شاہ عبدالعزیز نے بیان کیا ہے۔

کہ نواصب خاندان نبوت کے دشمن ہیں اور بدترین کلمہ گو ہیں اور شاہ صاحب نے تو یہاں تک لکھ دیا ہے کہ نواصب کتے اور خنزیر کے برابر ہیں پس ناصبی کی حکومت کو خلافت کا نام دینا خلافت کو رسوا کرنا ہے امام ذہبی کا بیان گزر چکا ہے کہ یزید نامی ناصبی تھا اور ناصبی کی حکومت کو خلافت نبوی کا نام دینا روح نبیؐ کو تکلیف دینا ہے پس شیعوں کے نزدیک تو نواصب اہل اسلام میں شمار نہیں ہیں کیوں کہ جو شخص اولاد نبیؐ آل رسول کو گالیاں دیتا ہے۔ یا دیتا تھا اور جس نے خاندان نبوت کا قتل عام کیا ہے۔ اس کو امیر یا سیدنا یا رحمۃ اللہ کہنا یا رضی اللہ عنہ کہنا تاریخ اسلام سے بغاوت ہے اور اس کو مسلمان کہنا اسلام کو بدنام کرنا ہے اور ہمارا یہ نظریہ کسی ذاتی دشمنی یا مذہبی تعصب کی بنا پر نہیں ہے بلکہ علماء اہل سنت کی پیش کردہ رپورٹوں سے بنا ہے جن کی کچھ تفصیل اس رسالہ میں ہم آپ کے سامنے پیش کر کے آپ کو بھی دعوت انصاف دیتے ہیں اور حکومت یزید کس طرح بنی اور اس کو ولی عہد کس طرح بنایا گیا اس سلسلہ میں اس کے باپ معاویہ کے عیاریوں کا اور اس کے وکلاء کی مکاریوں کا پردہ چاک کرتے ہیں۔

مجسمہ ناصبیت یزید بن معاویہ کا تعارف

ارباب انصاف ہمیں کوئی ضرورت نہیں ہے کہ اس ناصبی کی سوانح حیات لکھیں اور نہ ہی یہ اس قابل ہے ہم صرف رواداری کی خاطر اس کو ابن معاویہ

لکھتے ہیں مگر اس پر ہمارا عقیدہ نہیں ہے اور مشہور ایسا ہے اس کی ماں کا نام میسون ہے اور اس میں بھی ہمیں شک ہے ہم نے تو صرف اس کے بدکرداری کو بیان کرنا ہے کہ بقول حسن بصری کے کہ معاویہ میں بفرض محال اگر اور کوئی عیب نہیں تھا تو معاویہ کا صرف یزید کو خلیفہ نامزد کرنا ہی ایسا گناہ ہے جو مٹ نہیں سکتا۔ اور اس سلسلہ میں خطا اجتہادی اور اجماع امت کے بہانے سب فراڈ ہے اور ہم اس سلسلہ میں ٹھوک اور پرچون دونوں طرح سے علماء اہل سنت کی کتابوں کے حوالہ جات پیش کر کے عالم اسلام کو دعوت انصاف دیں گے اور یہ بہانہ کہ یزید کے خلاف رپورٹ دینے والے تقیہ باز رافضی ہیں دین دشمن سبائی ہیں متعہ کی پیداوار ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ یزید کی موافقت میں بیان دینے والے ناصبی ہیں دشمن خاندان نبوت ہیں اور حلالہ کی سٹ ہیں اور اگر اس کے بعد بھی وکلاء یزید اس کے خلاف رپورٹ دینے والوں کو برا سمجھتے ہیں تو پھر جواب یہ ہے کہ جن علماء کی کتابوں سے میں نے یزید کے خلاف مواد حاصل کیا ہے بے شک وکلاء یزید ان کو برا کہیں

گوشت خرو دندان سنگ چشم ما روشن و دل ما شاد

دین اسلام اور نظام مصطفیٰ کی تباہی کی خاطر معاویہ نے اپنے بیٹے یزید کی بیعت کو اہل اسلام پر ٹھوس دیا۔

معاویہ بیعت یزید کی سازش کو ۷ برس تک تیار کرتا رہا

ثبوت

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب عقد الفرید صفحہ ۲۴۷ جلد ۲ ذکر معاویہ

فلم یزل یروض الناس لبیعتہ سبع سنین یعطی الاقارب ویدانی الاباعد

ترجمہ: سات برس تک معاویہ لوگوں کو رام کرتا رہا اور بیعت یزید کی طرف ان کو مائل کرتا رہا اور اپنے ہم خیال لوگوں کو اسی مقصد کے لئے انعامات دیئے اور وہ لوگ جو نظریات معاویہ سے دور تھے ان کو بھی قریب لانے کی کوشش کرتا رہا۔

نوٹ:۔ علامہ امینی نے الغدیر صفحہ ۲۲۸ جلد ۱ میں کتاب اہل سنت الاستیعاب صفحہ ۱۴۲ جلد ۱ سے نقل کیا ہے کہ معاویہ نے امام حسنؑ کی زندگی میں بیعت یزید لینے کا اشارہ کیا تھا مگر اس نیت کا اظہار امام حسنؑ کی شہادت کے بعد کیا تھا۔ اندھی بیعت یزید لینے کا زہریلا درخت معاویہ کے دل میں اس دن سے پیدا ہو چکا تھا جس دن سے وہ خاندان نبوت کے خلاف بغاوت کر کے حکومت اسلامی پر ناجائز قابض ہو چکا تھا۔ پس اموی حکومت کا بانی جناب عثمان کے بعد معاویہ ہے اور مغیرہ بن شعبہ کے مشورہ نے معاویہ کو بیعت یزید کے اظہار کرنے کا موقع فراہم کیا تھا۔

نوٹ ۲:۔

یزید کو کس تاریخ سے خلیفہ نامزد کرنے کی تجویز شروع ہوئی اور کس تاریخ کو یہ منصوبہ پایہ تکمیل کو پہنچا اس بابت توم معاویہ کے وکلاء نے بھانت بھانت کے قول لکھے ہیں ہمارے نزدیک یہی قول معتبر ہے کہ معاویہ و یزید کی حکومت کا آغاز معاویہ کی بغاوت کے دن سے شروع ہو گیا تھا اور کون راوی پہلے مرا اور کون بعد

میں مرا ہماری جانے بلا ہمارا مدعا یہ ہے کہ یزید کو خلیفہ نامزد کرنے میں معاویہ نے دھاندلی کی ہے اور اپنے مارشل لاء کا سہارا لیا ہے اور یہ بات تاریخ سے تواتر کے ساتھ ثابت ہے اور تواتر مفید یقین ہے خبرِ متواتر میں سند کا کوئی رونا نہیں ہوتا اور مارشل لاء کے سہارے حکام جو کچھ کرتے ہیں وہ ارباب انصاف سے پوچھ لیجئے۔

اسلام کی بربادی اور اپنی گورنری کے تحفظ کے لئے یزید کو خلیفہ بنانے کا منصوبہ معاویہ کے گورنر مغیرہ بن شعبہ نے مرکز میں پیش کیا تھا

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص ۷۹/۸ ذکر سنہ ۵۶
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل لابن اثیر ص ۲۵۲/۳ سنہ ۵۶
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ لابن خلدون ص ۱۶/۳
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ الخلفاء ص ۲۰۵ ذکر معاویہ
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ یعقوبی ص ۲۰۹/۲ ذکر معاویہ
۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الامامہ السیاسہ ص ۱۵۲
۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ طبری ذکر معاویہ
۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب نصائح الکافیہ ص ۳۷

• البدایہ کی عبارت { فجاء المغیرہ الی یزید ابن معاویہ فاشار علیہ بان لیسائل من ابیہ ان

ولی العہد فسال ذالك من ابیہ فقال من امرك بهذا قال المغیرہ، فاعجب ذالك معاویہ الخ ۔۔ ورده الی عمل الكوفة و امره أن یسعی فی ذالك فعند ذالك سعی المغیرہ فی توطید ذالك الخ۔

ترجمہ: مغیرہ بن شعبہ کو کوفہ کی گورنری سے ہٹا کر سعید بن عاص کو حاکم کوفہ بنانے کا معاویہ نے ارادہ کیا تھا) مغیرہ کو جب اس منصوبہ کی خوشبو پہنچی تو فوراً دمشق میں آیا اور یزید بن معاویہ کو یہ پٹی پڑھائی کہ وہ اپنے باپ معاویہ سے خواہش کرے کہ وہ اس کو اپنا ولی عہد اور خلیفہ نامزد کرے یزید نے اس چیز کا معاویہ سے سوال کیا معاویہ نے پوچھا کہ یہ سبق آپ کو کس نے پڑھایا ہے۔ یزید نے کہا مغیرہ بن شعبہ نے معاویہ اس مشورہ کی بابت مغیرہ پر بہت خوش ہوا اور اس کو کوفہ کی گورنری پر بحال رکھا اور حکم دیا کہ بیعت یزید کا بیج بونے کی خاطر زمین ہموار کرے۔ مغیرہ واپس کوفہ میں آیا اور بیعت یزید کی خاطر اپنا پر فریب جال بچھانا شروع کر دیا۔

نوٹ: یزید کو اپنے بعد خلیفہ نامزد کرنے کی معاویہ کی اپنی دلی خواہش تھی۔ مغیرہ کے مشورہ کے بعد معاویہ کی آرزوؤں کو تقویت مل گئی اور مذکورہ کتب میں یہ بھی لکھا ہے کہ معاویہ کو بیعت یزید کا مشورہ دینے کے بعد مغیرہ نے اپنے دوستوں سے کہا کہ میں نے معاویہ کے قدم کو ایسے مشکل پیچ میں پھنسایا ہے کہ تا قیامت نہیں نکلے گا اور پھر مغیرہ واپس آیا کوفہ میں آیا اور بنو امیہ کے طرف داروں سے دس آدمی چن کر اور ان کے جیب خوب بھر کر ان کو ایک سبق یاد کرایا اور اپنے بیٹے موسیٰ بن مغیرہ کی سربراہی میں ان کو معاویہ کے پاس دمشق روانہ کیا یہ دین فروش

وفد معاویہ کے پاس آکر یزید کی تعریف کرنے لگا اور اس کو خلیفہ نامزد کرنے کی سفارش بلکہ مطالبہ کیا ۔

معاویہ نے موسیٰ بن مغیرہ سے پوچھا کہ تیرے باپ نے ان لوگوں سے ان کا دین کس قیمت پر خرید کیا ہے اس نے کہا تیس ہزار درہم پر اور ایک روایت میں ہے کہ چار سو دینار پر معاویہ نے کہا کہ بڑا سستا سودا ہوا ہے ۔ مذکورہ کتب میں سے یہ بھی ملتا ہے کہ پھر معاویہ نے اپنے گورنر زیاد بن سمیہ کو خط لکھا کہ بیعت یزید کے سلسلہ میں تعاون کرے ۔ مگر ابن سمیہ نے بھرپور حمایت کا یقین دلایا اور اس کی وجہ مورخین نے یہ لکھی ہے کہ زیاد ابن ابیہ معاویہ کے بعد اپنے آپ کو خلافت کے لائق سمجھتا تھا ۔

خلاصۃ الکلام معاویہ کے گورنروں نے اموی حکومت اور اپنی گورنری کے تحفظ کی خاطر یزید کی بیعت کو کامیاب کرنے کے لئے معاویہ سے مل کر کوشش کرنا شروع کر دی اور اس منصوبہ کی تکمیل میں سب سے زیادہ رکاوٹ یہ تھی کہ امام حسنؑ سے صلح کے وقت معاویہ نے یہ شرط بھی قبول کی تھی کہ معاویہ کے بعد بادشاہ اسلام امام حسنؑ ہوں گے اور آنجناب کے علاوہ معاویہ کو یہ اختیار نہیں ہوگا کہ وہ کسی اور کو اپنا ولی عہد مقرر کرے پس معاویہ کی رگ ناصبیت حرکت میں آئی ۔

آج ہمارے سامنے حدیث مدینۂ قیصر پیش کی جاتی ہے ارباب انصاف کیا یہ حدیث اسی بخاری میں نہیں لکھیں کہ منافق کی تین نشانیاں ہیں جب بات کرے تو جھوٹ بولے ۔ امانت میں خیانت کرے اور وعدہ میں بے وفائی کرے ۔ ہاں یہ حدیث وکلاء یزید کو کیوں نظر آئے ۔ ناصبی نے تو کمیونسٹوں کی طرح اپنے

مطلب کو حاصل کرنا ہوتا ہے۔ اس کو ایمان یا انصاف سے کیا سروکار، پس معاویہ کی رگ ناصبیت حرکت میں آئی اور وہ ظلم کیا کہ قبر رسولؐ لرز گئی عرش خدا کانپ گیا اور نواسہ رسولؐ کے جگر کے ٹکڑے معاویہ کے زہر دینے سے کٹ کٹ کر باہر آگئے اور امام حسنؑ خدا کو پیارا ہو گیا۔

معاویہ سے صلح کرنے میں راز کیا تھا

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب ارشاد الساری شرح بخاری صـ۱۹۸ کتاب الفتن
۲- اہل سنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری شرح بخاری صـ۳۶۱ کتاب الفتن
۳- اہل سنت کی معتبر کتاب مرقات شرح مشکوٰۃ صـ۳۷۹ ب مناقب اہل بیت
۴- اہل سنت کی معتبر کتاب الاستیعاب صـ۳۷ ذکر امام حسنؑ

ارشاد الساری کی عبارت: فقد ترك الحسن الملك ورعا ورغبة فيما عند الله ولم يكن ذالك لعلة ولا لقلة ولا لذلة بل صالح معاوية للدين وتسكينا للفتنة

ترجمہ: امام حسنؑ نے دنیا کی بادشاہی کو کسی علت یا کمی یا ذلت کی وجہ سے نہیں چھوڑا بلکہ فتنہ اور خون ریزی کو کم کرنے کی خاطر امام پاک نے صلح فرمائی ہے۔

نوٹ: ارباب انصاف حضرت امام حسنؑ نے معاویہ سے جنگ بندی کا معاہدہ قبول فرمایا تھا۔ مگر کیوں اس بابت وکلاء معاویہ ویزید نے بھانت بھانت کے اقوال لکھے ہیں مگر ہمارا مدعیٰ یہ ہے کہ حکومت اسلامیہ کیا معاویہ کی پدری جاگیر تھی کہ جس کے حصول کے لیے جنگ صفین میں صحابہ کرام کا اہل اسلام کا معاویہ نے

مطلب کو حاصل کرنا ہوتا ہے اس کو ایمان یا انصاف سے کیا سروکار، پس معاویہ کی رگ ناصبیت حرکت میں آئی اور وہ ظلم کیا کہ قبر رسولؐ لرز گئی عرش خدا کانپ گیا اور نواسہ رسولؐ کے جگر کے ٹکڑے معاویہ کے زہر دینے سے کٹ کٹ کر باہر آگئے اور امام حسنؑ خدا کو پیارا ہو گیا۔

معاویہ سے صلح کرنے میں راز کیا تھا

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب ارشاد الساری شرح بخاری ص ۱۹۸ کتاب الفتن

۲- اہل سنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری شرح بخاری ص ۳۶۱ ج ۱۱ کتاب الفتن

۳- اہل سنت کی معتبر کتاب مرقات شرح مشکوٰۃ ص ۳۷۹ ج ۱۱ ب مناقب اہل بیت

۴- اہل سنت کی معتبر کتاب الاستیعاب ص ۳۷ ج ۱ ذکر امام حسنؑ

ارشاد الساری کی عبارت: فقد ترك الحسن الملك ودعا ورغبة فيما عند الله ولم يكن ذالك لعلة ولا لقلة ولا لذلة بل صالح معاوية للدين وتسكينا للفتنة

ترجمہ: امام حسنؑ نے دنیا کی بادشاہی کو کسی علت یا کمی یا ذلت کی وجہ سے نہیں چھوڑا بلکہ فتنہ اور خون ریزی کو کم کرنے کی خاطر امام پاک نے صلح فرمائی ہے۔

نوٹ: ارباب انصاف حضرت امام حسنؑ نے معاویہ سے جنگ بندی کا معاہدہ قبول فرمایا تھا۔ مگر کیوں اس بابت وکلاء معاویہ و یزید نے بھانت بھانت کے اقوال لکھے ہیں مگر ہمارا مدعیٰ یہ ہے کہ حکومت اسلامیہ کیا معاویہ کی پدری جاگیر تھی کہ جس کے حصول کے لیے جنگ صفین میں صحابہ کرام کا اہل اسلام کا معاویہ نے

قتل عام کرایا تھا اور پھر وہ حضرت امام حسنؑ سے بھی جنگ کرنا چاہتا تھا اور بقول وکلاء معاویہ امام حسنؑ نے اپنے نانا بزرگوار کی امت پر ترس کھایا تھا اور بقول وکیل معاویہ ابن حجر عسقلانیؒ کے امام پاک نے دنیاوی حکومت سے اس شرط پر دستبرداری فرمائی کہ معاویہ کو اپنے بعد کسی کو خلیفہ نامزد کرنے کی اجازت نہ ہوگی اور معاویہ نے بھی شرط کو قبول کیا تھا ہم کہتے ہیں پھر معاویہ کو ناصبیت کا دورہ کیوں پڑا اور اپنی اولاد میں ہمیشہ کے لئے حکومت رکھنے کی سازش کیوں کی خاندان نبوت کو نظر انداز کیوں کیوں کیا ابن خلدون کی بھی یہ ناصبیت ہے کہ یزید کے علاوہ کسی اور پر بنوامیہ راضی نہیں تھے بنوامیہ کس باغ کی مولی تھے۔

اگر معاویہ مخلص ہوتا اور ناصبیت کا شکار نہ ہوتا تو معاویہ کے بعد بھی خاندان نبوت کی حکومت قائم ہو سکتی تھی۔ مگر معاویہ جان بوجھ کر وہ پیر مارا گیا کہ جس کے نتیجہ میں حکومت تو ایک طرف رہی خاندان نبوت کا کربلا میں قتل عام ہوا اور اس کی ذمہ داری معاویہ پر ہے۔

شرائط صلح میں معاویہ نے قبول کیا تھا کہ میرے بعد امام حسنؑ بادشاہ اسلام ہوگا

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری شرح بخاری ص ۶۵ ج ۱۳ کتاب الفتن

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مرقات شرح مشکوۃ ص ۳۸ ج ۱۱ باب مناقب اہل بیت

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص ۸۰ ج ۸ سنہ ۵۷

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب حیوۃ الحیوان صـ ۵۳/۱ ذکر خلفاء

۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ خمیس صـ ۲۹/۲ ذکر امام حسنؑ

۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الامامۃ والسیاسۃ صـ ۱۵ صلح حسنؑ

۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الاستیعاب صـ ۳۷/۱ ذکر امام حسنؑ

فتح الباری کی عبارت } انی اشترطت علی معاویہ لنفسی الخلافۃ من بعدہ

البدایہ کی عبارت } وقد کان معاویہ لما صالح الحسن عہد للحسن بالامر من ۔

ترجمہ: دونوں عبارتوں کا ابن کثیر فرماتے ہیں کہ وقت صلح معاویہ نے اپنے بعد امام حسنؑ کی بادشاہی کو قبول کیا تھا اور ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ وقت صلح امام حسنؑ نے فرمایا تھا کہ میں نے صلح میں یہ شرط رکھی ہے کہ معاویہ کے بعد میں خلیفہ ہوں گا۔

نوٹ: بعض کتب اہل اسلام میں یہ بھی لکھا ہے کہ وقت صلح معاویہ نے یہ شرط قبول کی تھی کہ میرے بعد خلیفہ بنانے کی خاطر مجلس شوریٰ مقرر کی جائے گی۔

ارباب انصاف جب معاویہ نے یزید کو اپنے بعد خلیفہ نامزد کرنے کا ارادہ کیا تھا تو وہ امام حسنؑ کی موجودگی کی وجہ سے سخت پریشان تھا اور اس سلسلہ کی ایک میٹنگ میں ایک عراقی سردار نے واضح الفاظ میں یہ اعلان کر دیا کہ امام حسنؑ کی موجودگی میں یزید کو ولی عہد کوئی بھی نہیں مانے گا اور خود معاویہ بھی شرائط صلح میں یہ بات تسلیم کر چکا تھا کہ میرے بعد خلیفہ امام حسنؑ ہو گا مگر ناصبیت کی گرمی نے معاویہ کو چین نہ لینے دیا اور وعدہ وفائی کی تمام آیات اور احادیث کو فراموش کر دیا اور نبیؐ کے بیٹے کو راستہ سے ہٹانے کی کوشش کو تیز کر دیا اور پھر جبہہ اخلاص پر وہ داغ عصیاں دھر لیا جس کی

جلن قیامت تک باقی رہے گی۔

بیعت یزید کے وقت امام حسنؑ کی موجودگی سے معاویہ کی سخت پریشانی اور امام پاک کو زہر دلوا کر راستہ سے معاویہ کا ہٹانا

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الامامہ والسیاست ص۱۵۵ ذکر بیعت یزید
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الاستیعاب ص ذکر امام حسنؑ
۳۔ عالم اسلام کی مایہ ناز کتاب مقاتل الطالبین ص۲۹ ذکر حسنؑ
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شرح ابن ابی الحدید ص۴ ذکر صلح حسنؑ

الامامۃ کی عبارت: ان اهل الحجاز و اهل العراق لا یرضون بهذه ولا یبایعون لیزید ما کان الحسن حیا

ترجمہ:۔ ایک عراقی سردار احنف بن قیس نے معاویہ سے کہا تھا کہ جب تک امام حسنؑ زندہ ہیں کوئی حجازی اور عراقی مسلمان یزید کی بیعت نہیں کرے گا۔

مقاتل کی عبارت: لما اراد معاویة البیعة لابنه یزید فلم یکن شئ اثقل علیه من امر الحسن بن علی وسعد بن ابی وقاص فدس الیهما سما فماتا منه

ترجمہ - جب معاویہ نے اپنے بعد اپنے بیٹے یزید کو خلیفہ نامزد کرنے کا ارادہ کیا تھا تو امام حسنؑ کی موجودگی سے اس کے لئے کوئی چیز زیادہ پریشان کرنے والی نہیں تھی اور سعد بن ابی وقاص کا وجود بھی اس کے لئے گراں تھا پس معاویہ نے امام حسنؑ اور سعد کو زہر دلوایا اور وہ دونوں بزرگ وار وفات پا گئے۔

نوٹ: ارباب انصاف کتاب خصائل معاویہ بیں ص ۳۱ عدد کتب اہل سنت سے ثابت کر دیا گیا ہے کہ معاویہ نے امام حسنؑ کو زہر دلوا کر شہید کیا تھا اور چودہ ۱۴ عدد کتب اہل سنت سے ثابت کیا جا چکا ہے کہ امام حسنؑ کی شہادت کی خبر سن کر معاویہ خوش ہوا تھا اور مناظر اہل سنت کا فتویٰ تحفہ اثناء عشریہ سے بھی گزر چکا ہے کہ خاندان نبوت کی مصیبت کے وقت خوشی کرنے والا مرتد ہے خلاصہ الکلام معاویہ نے امام حسنؑ کو زہر دے کر شہید کرنے کے منصوبہ کا وقت صلح ہی اشارہ کر دیا تھا پس وہ بیعت یزید جو قتل اولاد رسول کے سہارے پروان چڑھی ہے اس کو خلافت کے بجائے فرعونیت کا نام دینا مناسب ہے حدیث مدینہ قیصر کا مجوسی الاصل ایرانی کی کتاب سے نظر آ جانا اور قرآن پاک سے قتل مومن کی سزا جہنم ہے۔ نظر نہ آنا یہ ناصبیت کی ٹھوس دلیل ہے۔

امام حسنؑ سے صلح کے بعد معاویہ کی پہلی غداری کہ تمام شرائط میرے قدموں میں ہیں

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب شرح ابن ابی الحدید ص ۲۳ ذکر حسنؑ
۲- عالم اسلام کی مایہ ناز کتاب مقاتل الطالبین ص ۲۹ ذکر حسنؑ

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ و النہایہ صفحہ ۱۳۱ جلد ۸ ذکر معاویہ

مقاتل کی عبارت { قال معاویۃ ؛ وکل شرط شرطتہ فتحت قدمی ھاتین لا افی بہ

ترجمہ :۔ صلح کے بعد معاویہ نے کوفہ میں آکر یہ پہلا خطبہ دیا تھا کہ اے اہل کوفہ میں نے نماز، زکوٰۃ اور حج کی خاطر آپ سے جنگ نہیں کی یہ کام تو آپ پہلے ہی کرتے ہیں میں نے تو آپ سے اس لئے جنگ کی ہے کہ آپ پر سرداری اور حکومت کروں۔ یہ الفاظ البدایہ کے ہیں اور (مقاتل و شرح حدیدی میں یہ بھی لکھا ہے کہ معاویہ نے کہا کہ صلح سے پہلے جتنے شرائط میں نے قبول کئے ہیں وہ تمام میرے قدموں میں ہیں اور میں ان کو پورا نہیں کروں گا۔

نوٹ : ارباب انصاف مذکورہ حوالہ جات سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ بیعت یزید کا زہریلا درخت کاشت کرتے وقت معاویہ نے پہلا جرم تو یہ کیا کہ شرائط صلح میں غداری کی وعدہ میں بے وفائی کی اور بخاری شریف میں لکھا کہ منافق کی ایک یہ بھی علامت ہے کہ اذا وعد اخلف کہ جب وہ وعدہ کرتا ہے تو پورا نہیں کرتا اور (دوسرا جرم یہ کیا کہ اپنے بیٹے کو خلیفہ نامزد کرنے کی خاطر رسول اللہ کے بیٹے کو قتل کیا اور (تیسرا جرم یہ کیا کہ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ یزید شرابی اور کبابی ہے اور اہل اسلام نے اور اس کے بعض گورنروں نے اس کو متوجہ بھی کیا تھا کہ یزید فاسق و فاجر ہے اور اپنی بدکرداری کے باعث خلافت کے لائق نہیں ہے۔ مگر معاویہ نے کوئی پرواہ نہیں کی اور ایک فاسق و فاجر کو خلیفہ نامزد کر کے شریعت اسلامیہ کا جنازہ نکال دیا اور (چوتھا جرم یہ کیا کہ خاندان نبوت کی بربادی کا سب سے بڑا سبب اپنے ہاتھوں سے تیار کیا کیوں کہ یزید کو عالم اسلام کی مخالفت کے

باوجود معاویہ نے خلیفہ نامزد کر کے واقعہ کربلا کی ذمہ داری اپنے اوپر ڈال لی ہے
نوٹ: بعض کتب میں یہ بھی لکھا ہے کہ امام حسنؑ کو یزید بن معاویہ نے زہر دلا
کر شہید کیا تھا اور ہمارا نظریہ یہ ہے کہ معاویہ اور یزید دونوں کے مشورہ سے
فرزند نبیؐ امام حسنؑ کو شہید کیا گیا کیوں کہ امام پاک کی موجودگی میں بیعت یزید کے لیے
کوئی مسلمان تیار نہ تھا۔ کیوں کہ معاویہ نے شرائط صلح میں یہ قبول کیا تھا کہ میرے بعد
امام حسنؑ خلیفہ ہو گا۔

عبدالرحمٰن بن خالد بھی بیعت یزید کی بھینٹ چڑھ گیا

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب الاستیعاب صفحہ ۴۰۲ ذکر عبدالرحمٰن
۲- اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ صفحہ ۳۱/۸ ذکر سنہ ۴۶
۳- اہل سنت کی معتبر کتاب اسد الغابہ صفحہ ۴۴۰/۳ ذکر عبدالرحمٰن

الاستیعاب کی عبادت (کی) اختصار کی خاطر بجائے عربی کے صرف ترجمہ پیش کیا جاتا ہے جب معاویہ بوڑھا ہو گیا تو اہل شام سے کہا
کہ میں تمہارے لیے ایک حاکم بنانا چاہتا ہوں آپ کی منشا کیا ہے اہل شام نے
کہا کہ ہم عبدالرحمٰن بن خالد کو پسند کرتے ہیں یہ بات معاویہ کو ناگوار گزری کیوں کہ وہ
یزید کو خلیفہ نامزد کرنے کا ارادہ رکھتا تھا پس اس کے بعد عبدالرحمٰن بیمار ہوا
اور معاویہ نے اپنے طبیب ابن آثال یہودی کو حکم دیا کہ عبدالرحمٰن کو زہر قاتل پلا
کر ہلاک کر دے۔ پس طبیب نے عبدالرحمٰن کو زہر پلا کر ہلاک کر دیا۔

نوٹ:۔ اس عبدالرحمٰن کا کچھ ذکر مقتولین معاویہ کے بیان میں ہو چکا ہے یہ عبدالرحمٰن بقول قوم معاویہ سیف اللہ خالد بن ولید کا بیٹا ہے اور جنگ صفین میں معاویہ کی فوج کا افسر تھا اور پسپر ہند کی باغیانہ کارروائی میں اس کی مدد کرنے کا عبدالرحمٰن کو خوب صلا مل گیا۔

نوٹ: ارباب انصاف آپ نے دیکھا کہ یزید کو خلیفہ نامزد کرنے کی ہوس معاویہ میں کتنی تیز تھی بلکہ یہ خواہش جنون کی حد تک پہنچ چکی تھی اور اپنے و بیگانے کی تمیز معاویہ میں ختم ہو چکی تھی اور یزید کی مقبولیت کا یہ حال تھا کہ سوائے درباری چمچوں کے خود اہل دمشق اس کو نہیں چاہتے تھے مثلاً اگر اسلام آباد میں کسی کو وزیر نامزد کیا جائے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ پنڈی اور اسلام کے تمام مسلمان اس کی وزارت کے مشتاق تھے اور مارشل لاء کے سامنے خاموشی کو عین رضا سمجھنا سخت نادانی ہے اور معاویہ کا مارشل لاء تو بہت سخت تھا وہ تو خاندان نبوت کا خون بہانے سے بھی دریغ نہیں کرتا تھا معاویہ کے مارشل لاء میں تو صحابہ کرام اور اہل اسلام کا قتل عام ہو ہے۔ ارباب انصاف معاویہ شاہی کے یہ گر ہیں کہ مسلمان آج تک انصاف کے کے لئے ترس رہے ہیں۔

یزید کو خلیفہ نامزد کرنے کی معاویہ کی طرف سے تیاری اور جناب ابوبکر کے خاندان کی مخالفت اور معاویہ کی طرف سے بھاری رشوت کی پیشکش

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص ۸۹/۸ ذکر عبدالرحمٰن
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الاستیعاب ص ۴۰۰/۲ ذکر عبدالرحمٰن
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الاصابہ ص ۴۰۰/۲ ذکر عبدالرحمٰن
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شذرات الذہب ص ۵۹/۱ سنہ ۵۳
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مقتل الحسینؑ ص ۱۷۲ فصل ۹
۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب عقد الفرید ص ۲۴۹
۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ الخلفاء ص ۲۰۳ ذکر معاویہ
۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ خمیس ص ۲۳۷/۲

البدایہ کی عبارت { لما جاءت بیعۃ یزید بن معاویہ الی المدینہ قال عبد الرحمٰن بن ابی بکر لمروان جعلتموھا واللہ ھرقلیہ وکسرویہ فقال مروان اسکت .... قال لبعث معاویہ الی عبد الرحمٰن بن ابی بکر بمائۃ الف درھم لعد ان ابی البیعۃ لیذید بن معاویہ فردھا عبد الرحمٰن فابی ان یأخذھا وقال أبیع دینی بدنیای ۔

ترجمہ: معاویہ نے اپنے گورنر مروان کو خط لکھا کہ اہل مدینہ سے یزید کی بیعت لے جب مروان نے اہل سلام سے بات چیت کی تو جناب ابوبکر کے فرزند عبدالرحمٰن نے کہا کہ جس طرح ایک کسریٰ یا فرعون کے بعد دوسرا کسریٰ یا فرعون اس کا جانشین ہوتا تھا تم نے وہی کھاتہ بنا لیا ہے کہ ایک اموی جبار کے بعد دوسرا اموی جبار اس کا جانشین بناتے ہو مروان نے کہا خاموش رہو۔ راوی کہتا ہے کہ عبدالرحمٰن نے جب بیعت یزید کا انکار کیا تھا تو معاویہ نے اس کو انکار کے بعد ایک لاکھ درہم روانہ کیا تھا مگر عبدالرحمٰن نے قبول کرنے سے انکار کر دیا اور کہا کیا ہو سکتا ہے کہ میں اپنے دین کو دنیا کے عوض بیچ ڈالوں۔

نوٹ: ارباب انصاف چونکہ اختصار بھی ملحوظ ہے ورنہ اس موقع پر مروان اور جناب عائشہ کا مقابلہ تاریخ میں پڑھنے کے قابل ہے جناب عائشہ نے حکم اور مروان کی اس موقع پر جتنی مذمت کی جا سکتی تھی اس میں کوئی کمی باقی نہیں چھوڑی خلاصہ الکلام عبدالرحمٰن جناب ابوبکر کے خاندان کا سربراہ تھا اور بیعت یزید کو اور ایک لاکھ رشوت کو ٹھکرا کر اعلان کر دیا کہ یزید خلافت کے لائق نہیں ہے اور اس کی بیعت کرنا دین فروشی ہے۔

اہل سنت کے مایہ ناز عالم محمود ابوریہ مصری اپنی مایہ ناز کتاب شیخ ابوہریرہ الدوسی ص ۱۶۸ باب معاویہ وکیف کان یحکم میں لکھتا ہے کہ معاویہ نے اپنے بیٹے یزید کی بیعت لوگوں سے جبر اور سختی سے لی ہے اور جن لوگوں نے انکار کیا تھا۔ معاویہ نے ان کو سزا دی تھی۔

ان ما لسم کما فعل بالحسن و عبد الرحمٰن بن ابی بکر و عبد الرحمٰن بن خالد دخل ھولاء فدماتوا ابالسم

اور اگرچہ وہ سزا زہر دینا ہی کیوں نہ ہو جس طرح کہ معاویہ نے امام حسنؑ

اور عبدالرحمٰن بن ابی بکر اور عبدالرحمٰن بن خالد کو زہر دیا تھا اور یہ سب لوگ معاویہ کے زہر سے وفات پا گئے۔

میرے محترم قارئین آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ بیعت یزید کی خاطر معاویہ نے جناب ابوبکر کے بیٹے حضرت عائشہ کے حقیقی بھائی اور رسول اللہ کے سالے کو بھی قتل کیا ہے اور جس دل میں ابوبکر کی ذرا سی بھی محبت ہے اس دل میں معاویہ سے ذرا سی بھی عقیدت کی گنجائش نہیں ہے بصورت دیگر وہ ابوبکر سے دعوے عقیدت میں جھوٹا ہے۔

ارباب انصاف معاویہ نے بیعت یزید کی خاطر جس طرح فرزند رسول کو قتل کر کے بہت بڑا جرم کیا ہے اسی طرح ابوبکر کے بیٹے کو قتل کر کے بہت بڑا گناہ کیا ہے اور وکلاء معاویہ اور یزید، بیعت یزید پر جس اجماع امت کا دعویٰ کرتے ہیں وہ دعویٰ سفید جھوٹ ہے اور اجماع کے نام کو رسوا کرنے والی بات ہے البتہ وہ اجماع جس کے یہ ارکان ہیں کہ کوڑے۔ قید۔ جرمانہ۔ قتل۔ دھاندلی، رشوت مکر و فریب۔ مخالف کو زہر دے کر مروا ڈالنا۔ اس قسم کی تدابیر کو اجماع کے بجائے اگر اس کا نام معاویہ شاہی رکھ لیا جائے تو زیادہ بہتر ہے

بیعت یزید کی خاطر معاویہ نے حضرت عائشہ کو بھی قتل کر دیا

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب حبیب، السیر جزء سوم جلد اول ص ۵۸ در تاریخ حافظ ابرو از ربیع الابرار و کامل السفینہ منقول

است کہ در شہور سنہ ستہ و خمسین کہ معاویہ بن ابی سفیان
بجہت بیعت یزید بمدینہ رفتہ الخ

ترجمہ : تمام عبارت گزر چکی ہے اس جگہ صرف ترجمہ ملاحظہ فرماویں ۔
سنہ ۵۶ ھ میں بیعت یزید کی خاطر معاویہ مدینۃ الرسول میں آیا اور حضرت عائشہ نے بیعت یزید لینے کے بارے میں معاویہ پر اظہار ناراضگی فرمایا پس معاویہ نے کسی عزیز کے گھر ایک کنواں کھدوایا اور گھاس سے اس کا منہ چھپا دیا اور آبنوس کی کرسی اس پر رکھ دی اور جناب عائشہ کی دعوت کر دی اور حضرت عائشہ کو کھانے کے وقت اسی کرسی پر بٹھایا پس بیٹھنے کی دیر تھی کہ محترمہ اس کنوئیں میں گر پڑی معاویہ نے اس کنوئیں کو بند کرا دیا اور مدینہ سے مکہ چلا گیا ۔

نوٹ : ارباب انصاف بیعت یزید کی خاطر معاویہ کا حرم رسولؐ ام المومنین کو قتل کرنا بھی اس کا ایک ناقابل معافی بہت بڑا جرم ہے اور کتاب حبیب السیر کی تحفہ اثناء عشریہ سے توثیق اسی رسالہ میں ص گزر چکی ہے ۔

حضرت عائشہ مومنوں کی ماں ہے اور کوئی مومن اپنی ماں کے قاتل کو عقیدت کی نگاہ سے نہیں دیکھ سکتا اور بیعت یزید پر جو اجماع امت کا نواصب دعویٰ کرتے ہیں اس دعویٰ کی بھی کوئی عقیدت مند حضرت عائشہ کا تصدیق نہیں کر سکتا۔ محترم قارئین آپ نے دیکھا کہ بیعت یزید وہ آفت اور بلا تھی کہ جناب ابوبکر کے ایک بیٹے اور بیٹی کو بھی ہڑپ کر گئی پس وہ بیعت جو قتل حضرت امام حسنؑ اور قتل عبدالرحمٰن بن ابوبکر اور قتل سعد بن ابی وقاص اور قتل عبدالرحمٰن بن خالد اور قتل حضرت عائشہ سے پروان چڑھی ہے اس کو اجماع امت کا نام دینا عالم اسلام کو نادان بنانے والی بات ہے ۔ میں دیانت اور انصاف کا واسطہ دے کر نواصب کو کہتا کہ اگر کوئی دعویٰ کرے کہ حضرت عثمان کے جواز قتل پر اہل اسلام کا اجماع ہوگیا

تھا تو آپ اس اجماع کو تسلیم کرتے ہیں۔
خلاصہ الکلام نواصب نے فتوحات معاویہ کی جو فہرست بنائی ہوئی ہے اس میں قتل حضرت عائشہ کو پہلے نمبر پہ اور بیعت یزید نمبر ۲ پہ رکھا ہیں۔

بیعت یزید کے وقت جناب عمر کے خاندان کی طرف سے مخالفت اور معاویہ کی طرف سے بھاری رشوت کی ادائیگی

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری ج ۱۳ ص ۷۰ کتاب الفتن
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب السنن الکبریٰ ج ۸ ص ۱۵۹ باب اثم الغادر
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الطبقات الکبریٰ ج ۴ ص ۱۸۲ ذکر عبداللہ بن عمر
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب حلیۃ الاولیاء ج ۱ ص ۲۹۶ ذکر عبداللہ
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل ابن اثیر ج ۳ ص ۲۵۳ سنہ ۵۶

فتح الباری کی عن نافع ان معاویۃ اراد ابن عمر علی ان یبایع لیزید فابیٰ فارسل الیہ معاویۃ بمائۃ الف درھم فاخذھا فدس الیہ رجلا فقال مایمنعک ان تبایع فقال ان ذاک لذاک

ترجمہ: معاویہ نے عبداللہ بن عمر سے یزید کی بیعت طلب کی عبداللہ نے انکار کیا تھا پس معاویہ نے ایک لاکھ درہم ابن عمر کی خدمت میں بطور رشوت

روانہ کیا اور عبداللہ بن عمر نے قبول فرمالیا پھر معاویہ نے خفیہ ایک کارکن ابن عمر کی خدمت میں بھیجا اور گزارش کی کہ اب بیعت کرنے سے کیا رکاوٹ ہے جناب عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ میں سمجھ گیا ہوں کہ یہ درہم اس بیعت کی خاطر ہیں اور بعض کتب میں ہے کہ ابن عمر نے یہ بھی فرمایا تھا کہ میرا دین اتنا سستا نہیں ہے۔

نوٹ: ارباب انصاف مذکورہ کتب اہل سنت گواہ ہیں کہ بیعت یزید میں فاروقی خاندان کے سربراہ کی طرف سے مخالفت بھی ہوئی ہے اور معاویہ کی طرف سے بھاری رشوت کی پیش کش بھی ہوئی ہے اور ایسے حالات میں جس تدبیر سے جو بیعت پروان چڑھی ہے اُسے عالم اسلام بیعت شرعیہ تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔

صدیقی اور فاروقی خاندان کی بیعت یزید سے نفرت کا مزید ثبوت

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ص ۱۱/۵ کتاب المغازی غزوہ خندق

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ص ۱۳۳/۶ سورہ الاحقاف

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۵۷۷/۸ الاحقاف ص ۴۰۳/۷ غزوہ خندق

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری ص ۱۴۹/۹ الاحقاف

۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ارشاد الساری ص ۳۴۰/۷ الاحقاف ص ۳۲۵/۶

۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فیض الباری ص ۲۳۱/۴

صحیح بخاری کی عبادت } اختصار کے مدنظر ترجمہ پیش خدمت ہے جناب عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ میں ام المومنین حضرت حفصہ کے پاس آیا اور عرض کی کہ حکومت سازی میں ہمارا کوئی دخل نہیں رہا۔ حفصہ نے کہا کہ آپ تشریف لے جائیں لوگ آپ کے منتظر ہوں گے اور میں ڈرتی ہوں کہ آپ کے غیر حاضر ہونے سے وہاں پھوٹ پڑ جائے گی پس حفصہ نے مجھے روانہ کر کے ہی چھوڑا جب لوگ چلے گئے تو معاویہ نے کہا کہ اس خلافت والے معاملہ میں اگر کوئی کچھ کہنا چاہتا ہے تو وہ اپنا سینگ تو ذرا اونچا کرے ابن عمر کہتا ہے کہ میں نے اپنی چادر کھول دی معاویہ کے اس کلام کے بعد کہ ہم اس سے اور اس کے باپ سے خلافت کا زیادہ حق رکھتے ہیں۔

جبیب بن مسلمہ نے ابن عمر سے کہا آپ نے اس کو جواب کیوں نہ دیا۔ ابن عمر کہتا ہے کہ میرا ارادہ بنا کہ میں اس کو یہ جواب دوں کہ خلافت کا زیادہ حق دار وہ شخص ہے جس نے تجھ سے اور تیرے باپ سے اسلام کی خاطر جنگ کی ہے مگر خون ریزی کے خوف سے میں خاموش رہا۔ جبیب نے کہا آپ محفوظ رہے اور بچ گئے۔

بخاری ص۱۱ غزوہ خندق

نوٹ :۔ فتح الباری ص۳۰۴ میں ابن حجر عسقلانی نے لکھا ہے کہ **کان ھذا فی زمن معاویۃ لما اراد ان یجعل ابنہ یزید ولی عھد** کہ مذکورہ واقعہ معاویہ کے زمانہ میں اس وقت پیش آیا تھا جب اس نے اپنے بیٹے یزید کو خلیفہ نامزد کرنے کا ارادہ کیا تھا۔

ارباب انصاف مذکورہ روایت نے ایک بات تو یہ بتلائی کہ معاویہ حضرت عمر کی شان میں گستاخ تھا اور اپنے آپ کو عمر سے خلافت کا زیادہ حق دار سمجھتا تھا اور دوسری بات یہ بتلائی ہے کہ معاویہ نے بیعت یزید کے وقت رعب سلطانی سے کام لیا ہے اور تیسری بات یہ بتائی ہے کہ فاروقی خاندان کے سربراہ حضرت عبداللہ بن عمر

بیعت یزید کے وقت گڑھتے رہے اور خون ریزی کے خوف سے چپ رہے جناب عمر
بقول بعض بزرگان دین کے ڈرپوک تھے لالچی تھے اور عیاش تھے۔ پس اسی لئے تو وہ
خاموش رہے اور کھل کر بیعت یزید پر تنقید نہ فرمائی اور دل سے ان کو معاویہ یزید کی بیعت
اور حکومت سے سخت نفرت تھی۔

صحیح بخاری کی عبادت } صـ۱۳۳ پ۲۰ سورہ الاحقاف مروان بن حکم کو معاویہ نے حجاز کا
گورنر بنایا تھا اور مروان نے ایک خطبہ دیا اور لوگوں سے
بیعت یزید کا ذکر کیا تاکہ معاویہ کے بعد اس کو خلیفہ تسلیم کیا جائے عبدالرحمٰن بن
ابوبکر نے خطبہ سن کر کچھ کہا مروان نے آڈر دیا کہ عبدالرحمٰن کو گرفتار کیا جائے اس نے
بھاگ کر حضرت عائشہ کے گھر میں پناہ لے لی اور بچ گیا۔

نوٹ: بخاری شریف کی ان تینوں شروحات فتح۔ عمدہ اور ارشاد الساری
میں لکھا ہے کہ مروان کی تقریر سن کر عبدالرحمٰن نے کہا تھا۔ کہ معاویہ کے بعد بیعت یزید
کرنا ایسے ہی جیسے ایک ہرقل اور فرعون کے بعد دوسرے ہرقل اور فرعون کی حکومت
تسلیم کرنا ہے۔

نوٹ: بخاری شریف کے یہ دونوں حوالہ جات اس بات کا ٹھوس ثبوت ہیں
کہ خلافت معاویہ اور یزید کو صدیقی اور فاروقی خاندان کے سربراہ اسلامی حکومت نہیں
مانتے تھے بلکہ ان کی حکومت کو ہرقل جیسے کفار بادشاہوں کی حکومت کی مانند
سمجھتے تھے۔

نوٹ :-

کتاب اہل سنت ریاض النضرہ صـ۱۱۲ ج۲ ذکر سعید بن زید میں لکھا ہے کہ یہ
سعید حضرت عمر کا سالا اور بہنوئی اور چچا زاد بھائی تھا جس کو قوم معاویہ نے عشرہ
مبشر کے ساتھ نتھی بھی کیا ہے جب بیعت یزید کا مسئلہ اس کے سامنے پیش

کیا گیا تو اس نے بھی ناک چڑھائی تھی۔

بیعت یزید کے بارے میں عبداللہ بن عمر نے کئی پینترے بدلے

ارباب انصاف آج کل کے نواصب بیعت یزید کی صحت ثابت کرنے کی خاطر ابن عمر کے رویہ کو قرآن پاک کی آیات سے بھی زیادہ اہمیت دیتے ہیں اور واقعہ حرہ میں تمام اہل مدینہ کی قربانیوں پر ابن عمر کے رویہ والا جھرلو پھیر دیتے ہیں یہ ابن عمر کیسا تھا۔ کتاب اہل سنت عمدۃ القاری ص ۳۴۶/۱۱ اور الاستیعاب ص ۲۳/۲ ذکر ابن عمر میں لکھا کہ یزید تو یزید رہ گیا یہ ابن عمر خود معاویہ کو واجب القتل اور اس کے خون کو حلال سمجھتا تھا اور اس بات کا وقت موت تک اس کو افسوس رہا کہ میں نے حضرت علیؑ سے مل کر معاویہ کو قتل کیوں نہ کیا اور بیعت یزید کو یہ شخص دین فروشی سمجھتا تھا مگر معاویہ نے جو ایک لاکھ درہم اس کو ٹکا دیا تھا اس رشوت نے ابن عمر کے تمام جوش ٹھنڈے کر دیئے تھے اور پھر اموی نوازشات کا اس کو ایسا چسکا پڑا کہ جس کے نتیجے میں اس کا دل کچھ کہتا تھا اور زبان کچھ کہتی تھی کسی نے سچ کہا کہ پیسہ بولتا ہے۔

واقعہ حرہ کے موقع پر ابن عمر نے یزید کی حمایت میں جو فتویٰ داغ دیا تھا حقیقتاً میں ابن عمر نہیں بول رہا تھا بلکہ وہ ایک لاکھ رشوت وہ پیسہ بول رہا تھا اور یہ عبداللہ بن عمر بھی ہلکے درجہ کا ناصبی تھا جب خاندان نبوت کی حکومت قائم ہوئی تھی تو اس نے بھی ہلکے درجہ کی بغاوت کی تھی اور امام الاولیاء سید الاوصیاء امیر

المومنین یعسوب المسلمین حضرت علیؑ بن ابی طالب علیہما السلام کی بیعت سے انکار کیا تھا مگر خاندان نبوت کی شرافت تھی کہ اس ناصبی کو صرف اس کی بد خلقی کی شکایت کر کے اس کو نظر انداز کر دیا۔ اور کتاب اہل سنت الاستیعاب فی اسماء الاصحاب ذکر ترجمہ علیؑ میں لکھا ہے کہ یہ ابن عمر کہتا ہے کہ ہم زمانہ رسالت میں بزرگوں کے درجات یوں بیان کرتے تھے ابوبکر، عمر عثمان اور پھر خاموش ہو جاتے تھے ابو عمر صاحب کتاب لکھتا ہے کہ ابن عمر کی اصل رپورٹ کو ابن معین نے غلط قرار دیا ہے کیوں کہ یہ رپورٹ مذہب اہل سنت کے خلاف ہے کیوں کہ اہل سنت کے نزدیک عثمان کے بعد حضرت علیؑ افضل ہیں۔ پس حدیث ابن عمر اگرچہ اسناداً صحیح ہے مگر معنی غلط ہیں۔

ارباب انصاف مقام فضلیت میں حضرت علیؑ کا ذکر کرنا یہ ابن عمر کی ناصبیت کا ٹھوس ثبوت ہے علاوہ ازیں واقعہ کربلا اور بحکم یزید خاندان نبوت کا قتل عام اہل اسلام کے لئے وہ مصیبت عظمیٰ تھی کہ ضرورت اس بات کی تھی کہ فوراً یزید کو قتل کر دیا جاتا مگر ظالم حکام کی گرفت اور یزید کا مارشل لا اتنا سخت تھا کہ مسلمان دل ہی دل میں کڑھنے لگے اور سوچنے لگے کہ جس ظالم نے خاندان نبوت کے قتل عام کی پرواہ نہیں کی وہ کسی غیر کی پرواہ بھی نہیں کرے گا اور معاویہ کے زمانہ میں یہ جھوٹا پراپیگنڈہ بھی بہت کیا گیا کہ ظالم حکام کے خلاف آواز نہ اٹھائی جائے اور صبر کیا جائے پس ان جیسے امور نے اہل اسلام کو یزید کے خلاف کارروائی سے روکے رکھا مگر اہل مدینہ نے جرأت کا مظاہرہ کیا اور واقعہ کربلا میں یزید کے مجرم ہونے کے باعث انھوں نے یزید کو حکومت اسلامی سے برطرف کرنے کا اعلان کر دیا اور پاؤں سے جوتے اتار کر کہتے تھے کہ یزید کو ہم نے حکومت سے یوں اتارا ہے جیسے پاؤں سے ہم نے جوتا اتارا ہے۔ اور اس موقع پر عبداللہ بن عمر نے تمام اہل مدینہ کو چھوڑ کر اپنی

ناصبیت کا تاریخ اسلام یوں ثبوت فراہم کیا کہ تمام اہل مدینہ ایک طرف اور ایک ابن عمر ایک طرف اس نے بڑے زور شور سے یہ ڈھلی بجائی کہ بیعت یزید توڑنا جرم ہے مگر اس کی گمراہ کن آواز پر کسی نے کان نہ دھرا کیونکہ لوگوں کو یہ راز معلوم ہو چکا تھا کہ یزید کی حمایت میں ابن عمر نہیں بولتا بلکہ وہ لاکھ درہم رشوت والا بولتا ہے۔

ارباب انصاف آپ نے ملاحظہ فرمالیا کہ معاویہ نے بیعت یزید کی خاطر حضرت عمر کے خاندان کو کس طرح خرید کیا قابل غور یہ نکتہ ہے کہ جن لاکھوں درہموں کی بیعت یزید کی خاطر معاویہ ادائیگی کرتا تھا یا پیش کرتا تھا وہ کہاں سے آتے تھے۔ کتب اہل سنت گواہ ہیں کتاب خصائل معاویہ میں ہم نے ثابت کیا ہے کہ بیت المال کو معاویہ نے اپنی ذاتی جاگیر بنا لیا تھا۔ پس مال المسلمین میں خیانت کر کے اپنے بیٹے کی ولیعہدی کو لوگوں پر ٹھونسنے کے لئے لاکھوں درہم خرچ کرنا اور جو لوگ رقم سے رام نہ ہو سکے ان کو قتل کر دینا شریعت اسلامیہ اس کی ہرگز اجازت نہیں دیتی پس بیعت یزید کے سلسلہ میں دو امر ایک قتل ناحق اور دوسرا مال خدا کو ناجائز خرچ کرنا معاویہ کے ذمہ ثابت ہے اور اس قماش کے لوگوں کو سیدنا کہنے کی ہماری غیرت اسلامی اجازت نہیں دیتی۔

بیعت یزید کے وقت جناب عثمان کے خاندان کی مخالفت اور معاویہ کی طرف سے بھاری رشوت کی ادائیگی

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ صفحہ ۸۰ ذکر سنہ ۵۶

۲- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ ابن عساکر ص۱۵۹/۶ ذکر سعید بن عثمان
۳- اہل سنت کی معتبر کتاب الامامت والسیاست ص۱۴۶/۱ ذکر بعیت یزید
۴- اہل سنت کی معتبر کتاب کامل لابن اثیر ص۲۵۳/۳ ذکر بعیت یزید
۵- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ طبری ص۱۷۷/۶ ذکر بعیت یزید

البدایہ کی عبادۃ { وقد عاتب معاویۃ فی ولایتہ سعید بن عثمان بن عفان وطلب منہ ان یولیہ مکانہ الخ

ترجمہ: سعید بن عثمان معاویہ پر سخت ناراض ہوا تھا اس بابت کہ معاویہ نے یزید کو اپنا جانشین نامزد کیا ہے اور ابن عثمان نے معاویہ سے یہ مطالبہ کر دیا تھا کہ یزید کے بجائے معاویہ اس کو اپنا جانشین مقرر کرے۔

امامۃ وسیاسہ کی عبارت { اتاہ سعید بن عفان وکان شیطان قریش ولسانا۔

ترجمہ: بیعت یزید کے وقت سعید بیٹا عثمان بن عفان کا معاویہ کے پاس آیا اور کہا اے امیر شام تو کس وجہ سے یزید کو اپنا خلیفہ نامزد کر رہا ہے اور مجھے نظر انداز کر رہا ہے (پھر سعید نے اپنی کچھ خوبیاں کیں) پھر کہا فاذا ابیت فاعطنی مما اعطاك الله فقال معاویہ لك خرسان قال سعید وما خرسان قال انها لك طعمۃ وصلۃ رحم۔ سعید بڑا سخن ور اور ابلیس تھا کہنے لگا اگر تو مجھے خلیفہ بنانے سے انکار کرتا ہے تو کچھ تو مجھے بھی دے معاویہ نے کہا میں نے تجھے خرسان دیا ہے سعید نے کہا کس عنوان سے خراسان دیا جا رہا ہے۔ معاویہ کے شان میں ایک نعت شریف لکھی جس کے آخری مصرع میں کہا کہ اگر میرا باپ عثمان بھی ہوتا تو مجھے معاویہ کے عطیہ سے زیادہ نہ دیتا

ابن عساکر کی عبارۃ کان اهل المدینه یحبون سعید اویکرهون یزید فقدم علی معاویه فقال له یا بن اُخی ما شئ یقوله اهل المدینه قال ما یقولون قال قولهم شعر... فولاه معاویه خراسان واجاره بمائة اُلف درهم

ترجمہ: اہل مدینہ سعید بن عثمان کو پسند کرتے تھے اور یزید بن معاویہ کو برا جانتے تھے۔ بیعت یزید کے وقت سعید بن عثمان معاویہ کے پاس آیا پس معاویہ نے کہا اے برادرزادے یہ کیا بات ہے جو اہل مدینہ کرتے ہیں سعید نے کہا کہ فرمایئے معاویہ نے اس کو اہل مدینہ کا وہ شعر سنایا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ خدا کی قسم خلافت کو یزید نہیں پائے گا تاوقتیکہ کھوپری کو لوہانہ کاٹے معاویہ کے بعد ہمارا سردار سعید ہے۔ سعید نے یہ شعر سن کر معاویہ سے کہا کہ اس کلام میں آپ کو کیا برا لگا ہے پھر سعید نے اپنی خوبیاں بیان کرنا شروع کر دیں اور معاویہ نے بجائے بحث کرنے کے سعید کو ایک لاکھ درہم بھی دیا اور خراسان کا گورنر بھی بنا دیا۔

نوٹ: ارباب انصاف یہ سعید بن عثمان اپنے باپ کے بعد عثمان کے خاندان کا سربراہ تھا اور ایک لاکھ رشوت اور خراسان کی گورنری ملنے کے بعد رام ہوا ہے ورنہ نگارے کی چوٹ پر اس نے بھی بیعت یزید کی مخالفت کی ہے اور بیعت یزید پر دعویٰ اجماع کی دھجیاں اڑائی ہیں وکلاء یزید کو چاہیے کہ دعویٰ اجماع کے بجائے وہ یوں دعویٰ کریں کہ بیعت یزید رشوت سے پروان چڑھی ہے اس سے پہلے صدیقی اور فاروقی خاندان کے سربراہوں کے تذکرہ میں ایک ایک لاکھ درہم کا ذکر آپ پڑھ چکے ہیں پس معلوم ہوا کہ کتاب بیعت یزید

الامامۃ کی عبارت } فکان اول ما رزق الف دینار فی کل هلال وفرض له فی اهل بیته مائة

ترجمہ: علامہ عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ فرماتے ہیں کہ بیعت یزید کے وقت مروان بھی بگڑ گیا اور ایک وفد لے کر معاویہ کے پاس دمشق پہنچا اور غم وغصہ ولالچ کا اظہار کیا پس معاویہ نے ایک ہزار دینار ماہوار مروان کا وظیفہ مقرر کردیا اور سو سو اس کے افراد خانہ کا وظیفہ مقرر کر دیا۔

مروج الذھب کی عبارت } والثانی لعد ولی عهده وجعله ولی عهد یزید ورده الی المدینة ثم انه عزله عنها

ترجمہ: علامہ علی بن حسین مسعودی فرماتے ہیں کہ بیعت یزید کے موقع پر مروان بگڑ گیا اور معاویہ کے پاس دمشق پہنچا اور اپنی بزرگی اور اپنی خوبیاں جتلائیں معاویہ نے اس کو یوں ٹھنڈا کیا کہ تو میری مثل ہے اور میرے ولی عہد کے بعد تو خلیفہ ہے اور مروان کو یزید کا ولی عہد بنایا اور اس کو واپس مدینہ لوٹایا اور پھر اس کو ولی عہدی سے معزول کر دیا۔

لوٹ:۔ ارباب انصاف معاویہ نے جن حیلوں اور تدبیروں سے یزید کو خلیفہ نامزد کر کے ملت مسلمہ کے اوپر ٹھوس دیا تھا آپ ہی ذرا خوف خدا فرما کر بتائیں کہ کیا خدائی نمائندے اسی طرح بنتے ہیں کیا اللہ پاک نے بھی کسی کو امام یا نبیؑ رشوت کے زور سے بنایا ہے۔ کھری بات ہے کہ بیعت یزید رشوت سے پروان چڑھی ہے اور آج اس بیعت پر وکلاء یزید اجماع امت کا جھرلو پھیر کر سادہ لوح اہل سلام کو گمراہ فرما رہے ہیں۔

حضرت عثمان اور مروان دونوں بنو امیہ سے تھے اور ان کے خاندان والوں نے بھی یزید کو ناپسند کیا ہے اور خاموشی بھی کچھ لو اور کچھ دو کے زرین اصول کی وجہ

کا جو ورق بھی الٹا جائے اس میں قتل اور رشوت اور رعب سلطانی نظر آتا ہے
معاذ بیعت یزید پر کسی مورچہ میں بی بی عائشہ کی لاش نظر آتی ہے اور کسی میں
سعد بن ابی وقاص کا مردہ جسم دکھائی دیتا ہے۔ کہیں عبدالرحمن بن ابوبکر
بیعت یزید کی بھینٹ چڑھتا ہوا نظر آتا ہے اور کہیں بیعت یزید عبدالرحمن
بن خالد کو تڑپ کرتی ہوئی نظر آتی ہے اور کسی جگہ بیعت یزید سے انکار کے
باعث کوئی میدان خاندان نبوت کے مقدس خون سے لالہ زار نظر آتا ہے اور
کس لائن پر معاویہ شاہی کا رعب اور گرج چمک ہے اور کسی جگہ سونے چاندی
کے درہم و دیناروں کی چھنکار ہے ہیں نواصب کو دیانت و انصاف کا واسطہ
دے کر سوال کرتا ہو کہ کیا اسی مذکورہ کارروائی کا نام اجماع ہے اسلام میں
اگر جواب ہاں میں ہے تو لا حول و لا قوۃ الا باللہ بھائی ہمارا تو ایسے
اجماع کو دور سے سلام ہے۔

بیعت یزید کے وقت مروان کی مخالفت اور معاویہ کی طرف سے بھاری رشوت

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب الامامۃ والسیاست صـ۱۶۲ ذکر بیعت یزید
۲- اہل سنت کی معتبر کتاب مروج الذہب صـ۳۸ بیعت یزید
۳- اہل سنت کی معتبر کتاب دائرۃ المعارف صـ ذکر یزید

سے کی ہے۔

معاویہ کے زمانہ میں صدیقی اور فاروقی اور عثمانی خاندان قوم معاویہ میں بڑی اہمیت والے تھے بیعت یزید کے بارے ان خاندانوں نے جو کردار ادا کیا ہے علماء اہل سنت نے اس کی رپورٹ پیش کر کے عالم اسلام کو ایک دعوت فکر دی ہے کہ جب ان خاندانوں کو خریدنے کی خاطر معاویہ نے بھاری رقمیں خرچ کی ہیں تو دوسرے قبائل کا حال خود بخود معلوم ہو جاتا ہے۔

مذکورہ رپوٹ سے صحابہ کرام اور اہل اسلام کی عزت پر حرف آتا ہے

بیانہ ہو سکتا ہے کہ نواصب دفاع میں ہتھیار استعمال کریں کہ مذکورہ رپوٹ کا مطلب یہ ہے کہ معاویہ کے دور میں بیعت یزید کے وقت تمام صحابہ کرام جو موجود تھے وہ بکاؤ مال اور اس وقت کے مسلمان بھی معاذ اللہ ڈرپوک یا لالچی تھے اور اس چیز کو کوئی مسلمان باور نہیں کرتا کیوں کے اس سے تو قوم معاویہ کے دین و دیانت کا جنازہ نکل جاتا ہے پس مذکورہ رپورٹ ہی غلط ہے۔

صحابہ اور مسلمانوں نے قتل عثمان کے وقت کون سی توپ چلائی تھی

بیانہ صحابہ کرام اور عام مسلمانوں کی خاموشی کی کوئی قیمت نہیں ہے کیوں
انھیں لوگوں کے سامنے دن دہاڑے عثمان قتل ہوا تھا اور یہ صحابہ گھروں میں بیٹھے
رہے اور تین دن تک عثمان کو دفن بھی نہ کیا پس جس طرح بقول قوم معاویہ عثمان
ناحق قتل ہوا اور تمام اہل مدینہ بلکہ تمام صحابہ اور مسلمان خاموش رہے اسی طرح
بیعت یزید بھی ناحق تھی اور صحابہ اور مسلمان لالچ یا خوف کی وجہ سے خاموش رہے
جس طرح قتل عثمان کے وقت ان کی خاموشی سے ان کی خاموشی سے ان کے دین
دیانت کا کچھ نہیں بگڑا اسی طرح بیعت یزید کے وقت ان کی خاموشی سے نواصب
کا یہ اعتراض کہ رپورٹ دینے والے جھوٹے ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ آئیں ہم
تو یہی کہتے ہیں کہ ان جھوٹوں کی کتابوں کو چھوڑ دو اور خاندان نبوت کے دروازے پر
آؤ افسوس ہے کہ مذکورہ رپوٹر جب نماز روزہ اور دیگر عبادات کی بات کریں تو سچے
ہیں اور اگر یزید کے خلاف کچھ لکھ دیں تو جھوٹے ہیں اسی کو کہتے ہیں۔ میٹھا میٹھا
ہڑپ اور کڑوا کڑوا تھو۔

بیعت یزید کے وقت عرب قبائل کی مخالفت

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تلخیص ابن عساکر ص۹۲ ج۵ ذکر خالد بن المعمر

ابن عساکر کی عبارت } ارادمعاویہ الناس علی بیعۃ یزید فتثاقلت ربیعۃ ولحقت بعبد القیس
بالبحرین واجتمعت بکر بن وائل الی خالد ابن المعمر فلما تثاقلت ربیعۃ تثاقلت العرب فضاق معاویہ بذالک
ذرعا

ترجمہ: جب طاغیہ شام نے لوگوں سے بیعۃ یزید لینے ارادہ کیا تو

قبیلہ ربیعہ نے سستی کی اور قبیلہ عبد القیس کے ساتھ بحرین میں مل گئے (یعنی بیعت نہ کی) اور قبیلہ بکر بن وائل کے لوگ خالد بن المعمر کے ساتھ مل گئے اور جب قبیلہ ربیعہ نے بیعت یزید سے انکار کیا تو باقی عرب نے بھی سستی کی اور انکار کیا اور معاویہ کا اس کی وجہ سے دل تنگ ہوا۔

نوٹ: قوم معاویہ کے اس مایہ ناز وکیل کی اس رپورٹ سے بیعت یزید کے بارے جس اجماع امت کا جھوٹا دعویٰ کیا جاتا ہے اس کی دھجیاں اڑ گئی۔

نواصب کے پوپ پال حجاج بن یوسف کی یزید کی بدکرداری کے بارے گواہی

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب عقد الفرید ص۲۰ ج۲

انا الذی ضربت مائۃ بسیفی هذا کلھم یشھدون علی ابیک بالکفر وشرب الخمر حتی اقروا بانہ خلیفۃ

ترجمہ: طاغیہ شام کے پوتے خالد بن یزید سے ایک مرتبہ قوم معاویہ کے مجتہد حجاج بن یوسف نے کہا کہ میں وہ ہوں جس نے ایسے سو آدمی کو اپنی تلوار سے مارا جو تیرے باپ پر اس کے کافر ہونے کی اور اس کے شرابی ہونے کی گواہی دیتے تھے یہاں تک کہ میری تلوار کے خوف سے انہوں نے گواہی دی کہ یزید خلیفہ تھا۔

نوٹ: ارباب انصاف اگر اس فرعون امت محمد حجاج کو ابلیس کو خلیفہ منوانے کا کام سپرد کر دیا جاتا تو یہ اس میں بھی کامیاب تھا۔ بلے بلے وہ خلیفہ جس

کی خلافت حجاج نے منوائی اور بلے بلے وہ اجماع جس کی خلافت یزید پر ہوا ہے خلافت ثلثہ پر بھی اسی قسم کا اجماع ہوگا۔

اجماع تو یزید کے باپ پر بھی نہیں ہوا تھا

ارباب انصاف کسی آدمی کو حکومت کے لائق سمجھ کر بدل وجان اس کو حاکم یا خلیفہ تسلیم کرنا اور اس مملکت کے تمام لوگوں کا یا اکثریت کا اس کی حکومت یا خلافت پر اتفاق کر لینا یہ ہے اجماع اور ایسا اجماع تو یزید کے باپ معاویہ پر بھی نہیں ہوا تھا بقول امام اہل سنت حسن بصری کے معاویہ نے لڑ بھڑ کر اور مکر و فریب سے حکومت اسلامیہ پر قبضہ کیا تھا۔

اور کسی کے شر سے بچنے کی خاطر اور وسائل نہ ہونے کے باعث کسی ظالم حاکم کے خلاف آواز نہ اٹھانا اور دل وجان سے اس کی حکومت کو تسلیم نہ کرنا بلکہ جان و مال کے تحفظ کی خاطر خاموش ہو جانا یہ اس حاکم کی حکومت پر اجماع نہیں ہے۔ پس معاویہ اور یزید کی حکومت پر اجماع نہیں ہوا۔ بلکہ معاویہ نے کئی صحابہ کرام کو بھاری رقمیں دے کر یہ پراپیگنڈہ کرایا تھا کہ تم اس بات کی تشہیر کردو کہ دور فتن آگیا ہے اور ظالم حکام کے خلاف آواز اٹھانا شرعاً صحیح نہیں ہے اور اس غلط پالیسی کو حدیث شریف کا رنگ بھی چڑھا دو پس معاویہ اپنی اس سیاست میں کامیاب ہو گیا اور حکومت بنی امیہ کی بنیاد مضبوط ہو گئی جب معاویہ نے جب یزید کو خلیفہ نامزد کیا تھا۔ معاویہ کے اس جھوٹے پراپیگنڈے سے مسلمانوں کے ذہن متاثر ہو چکے تھے۔

پس اکثریت نے عوام نے یزید کو ظالم حاکم سمجھ کر خاموشی اختیار کر

اور مسلمانوں کی اس مجبوری اور خاموشی کو پھر نواصب نے اجماع کا غلط رنگ دے دیا اور بنو ہاشم نے جب دیکھا کہ یزید کے ہاتھوں اسلام کا گلشن ویران ہو رہا ہے تو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ کو ادا کرتے ہوئے انہوں نے آواز اٹھائی مگر کربلا کے میدان میں یزید نے ان کا قتل عام کروا دیا اور یزید کو یہ غصہ بھی تھا کہ بنو ہاشم نے معاویہ کے دور میں بھی میری حکومت کو تسلیم نہیں کیا تھا۔

بیعت یزید کے وقت بنو ہاشم کی مخالفت اور اسی وجہ سے کربلا میں ان کا قتل عام

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الامامت و السیاست صـ ۱۶۳ جلد ۱
امامت کی ۳ صدی کے اہل سنت کے مایۂ ناز عالم عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ دینوری نہایت ہی دیانتداری سے یہ رپورٹ پیش عبادت کرتے ہیں کہ جب معاویہ نے حضرت امام حسینؑ کی طرف خط لکھا کہ جس کا مطلب یہ تھا کہ بنو ہاشم کی سلامتی میرے بیٹے یزید کی حکومت کو تسلیم کرنے میں ہے اور بنو ہاشم کو میرے منصوبوں کی مخالفت سے بچنا چاہیے۔

اس خط کے جواب میں امام پاک نے فرمایا اور معاویہ کو خط لکھا جس کا اقتباس اور خلاصہ یہ ہے کہ اے معاویہ تیرا گروہ ظالم کا گروہ ہے اور تیرے ساتھی شیطان رجیم کے مددگار ہیں تو نے صلحا مومنین کا قتل عام کرایا ہے اور قانون اسلام کی مخالفت کرتے ہوئے تو نے زیاد بن سمیہ

کو اپنا بھائی بنایا ہے اور اس نے تیرے حکم سے ظلم کا بازار گرم کیا تھا۔ تیری تحریر
سے ظاہر ہوتا ہے کہ تو امت محمد سے نہیں ہے اور خدا تجھے تیری اس منفی
نہیں کرے گا کہ تو ایک ایسے بچہ کو خلیفہ نامزد کر رہا ہے جو کتوں سے کھیلتا
اور شرابی و کبابی ہے والسلام

الامامہ } اہل سنت کے مایہ ناز عالم ابن قتیبہ نے نہایت ہی دیانتداری
کی عبارت } سے اپنی مذکورہ کتاب میں یہ باب باندھا ہے کہ مدینۃ الرسول کے
رہنے والے لوگوں کا بیعت یزید کو ناپسند کرنا اور اس کو رد کرنا۔
اہل سنت کے علامہ اس میں لکھتے ہیں معاویہ نے اپنے صوبہ حجاز کے
گورنر سعید بن عاص کو خط لکھا کہ اہل مدینہ کو بیعت یزید کی طرف دعوت دو
اور جو قبول کریں اور جو انکار کریں ان کے بارے میں مجھے آپ آگاہ کریں اور
بیعت لینے میں سختی کریں۔ اموی گورنر نے اہل مدینہ کو بیعت یزید کی طرف
دعوت دی اور نتیجہ یہ نکلا فأبطأ الناس عنها الا الیسو لا سیما بنی
ھاشم فانہ لم یجبہ منھم احد

ترجمہ: سوائے چند لوگوں کے باقی تمام اہل مدینہ نے یزید کو خلیفہ
تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اور خاص طور پر بنو ہاشم نے یزید کو خلیفہ تسلیم کرنے
سے اس طرح انکار کیا کہ کسی ایک نے بھی اس کی خلافت کو قبول نہیں کیا۔

معاویہ کے گورنر کا } ابن قتیبہ مذکورہ کتاب میں لکھتے ہیں کہ سعید نے
واپس جواب } معاویہ کو یہ جواب لکھا جس کا خلاصہ یہ ہے خلافت
یزید کو اہل مدینہ نے قبول نہیں کیا۔

لا سیما اھل البیت من بنی ھاشم فانہ لم یجبنی منھم احد
ترجمہ: بیعت یزید کو خاص طور پر بنو ہاشم میں سے کسی نے بھی

قبول نہیں کیا۔

معاویہ کا عبداللہ بن عباس ہاشمی اور عبداللہ بن جعفر ہاشمی کو خط لکھنا

اہل سنت کا علامہ ابن قیتبہ مذکورہ کتاب میں فرماتے ہیں کہ اپنے گورنر کے جواب میں معاویہ نے خط لکھا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ کوشش جاری رکھیں اور میں رؤسا بنو ہاشم کو خود خط لکھ رہا ہوں۔

معاویہ کا خط ابن عباس ہاشمی کے نام } اما بعد اے ابن عباس میرے بیٹے یزید کی بیعت سے تیرے انکار کرنے کی خبر مجھے پہنچی ہے اگر خون عثمان کے بدلے میں تجھے میں قتل کردوں تو مجھے حق پہنچتا ہے کیوں کہ قتل عثمان پر تو نے لوگوں کو بھڑکایا تھا اور ہماری طرف سے تیرے پاس کوئی عہد یا امان کی سند بھی نہیں ہے جو آپ کے لئے سکون اور اطمینان کا باعث بنے جب آپ کے پاس میرا یہ خط پہنچے تو مسجد نبوی میں جا کر قاتلان عثمان پر لعنت کرنا اور میرے گورنر کے ہاتھ پر یزید کی بیعت کرنا۔ ہم نے آپ کو آنے والے خطرہ سے آگاہ کر دیا اور ہماری طرف سے حجت تمام ہو گئی اور تو اپنے دل اور حالات کو زیادہ جانتا ہے۔

ابن عباس کی طرف سے معاویہ کے خط کا جواب } اما بعد اے معاویہ تیرا خط مجھے ملا ہے اور میں تیری تحریر کا مقصد سمجھ گیا ہوں کہ میرے پاس تیری طرف سے کوئی امان کی سند نہیں ہے اور تو اس قابل بھی نہیں ہے کہ

تجھ سے امان طلب کی جاتی ہے اور اس پر اعتبار کیا جائے اور امان تو اللہ تعالیٰ سے طلب کی جاتی ہے اور تیرا میرے قتل کرنے کی دھمکی دینا تو ... اگر تو مجھے قتل کرے گا تو اللہ پاک کی عدالت میں اس طرح جائیگا کہ میرے خون کا دعوے عدالت الٰہی میں تیرے خلاف نبی کریم فرمائیں گے اور جس شخص کے خلاف اللہ کا رسول ہوگا وہ کبھی بھی نجات نہ پاسکے گا اور خون عثمان سے میں بری الذمہ ہوں اور عثمان کی اولاد موجود ہے اگر وہ چاہیں تو قاتلان عثمان پر لعنت کرنے سے ان کو کون روکتا ہے والسلام ۔

معاویہ کا خط ابن جعفر ہاشمی کے نام } اما بعد میرے خیالات آپ کے بارے اچھے تھے اور آپ کی طرف سے کچھ ایسی باتیں میری طرف پہنچی ہیں جن کو میں ناپسند کرتا ہوں اگر آپ میرے بیٹے یزید کی خلافت کو تسلیم کر لیں ہم آپ کے مشکور رہوں گے اور اگر آپ انکار کریں گے تو پھر ہم آپ کو دیکھ لیں گے ۔ والسلام

عبداللہ بن جعفر ہاشمی کی طرف سے جواب } اما بعد آپ کا خط پہنچا اور میں آپ کے مقصد کو پہنچ گیا ہوں اور آپ کا یہ ارادہ کہ آپ مجھے خلافت یزید کو تسلیم کرنے پر مجبور کریں گے تو ہم نے بھی تجھ کو اور تیرے باپ کو دین اسلام قبول کرنے پر مجبور کیا تھا ۔ والسلام

نوٹ : ارباب انصاف اہل سنت دوستوں کی تاریخ گواہ ہے کہ جن چار بزرگوں کو وہ خلفاء راشدین سمجھتے ہیں ان کے چار خاندانوں نے یزید کو خلیفہ نامزد کرنے میں معاویہ کی مخالفت کی تھی اور ہر خاندان کے سربراہ نے ڈنکے کی چوٹ پر اعلان کیا تھا کہ یزید کو خلیفہ بنانا غیر شرعی کام ہے اور غیر قانونی ہے پس آجکل بیعت یزید پر اجماع امت والا جھر لو پھیر کر سادہ لوح مسلمانوں کے سامنے

اس بیعت اور خلافت کو پیش کرنا یہ وکلاء یزید کی تاریخ اسلام سے کھلی ہوئی بغاوت ہے۔

بیعت یزید کے وقت عشرہ مبشرہ کی اولاد کی مخالفت اور معاویہ کا ان کو گالیاں دینا اور یزید کو ان کے قتل کی وصیت کرنا

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص ۱۱۵/۸ ذکر وفات معاویہ
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب عقد الفرید ص ۲۴۷/۲ ذکر بیعت یزید
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مقتل الحسین ص ۱۷۵ ذکر بیعت یزید
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل ص ۲۵۴/۲ ذکر بیعت یزید

عقد الفرید } فضحك معاوية وقال ثعلب رواغ
کی عبادت } تعلمت الشجاعة عند الكبر

ترجمہ: اہل سنت کے علامہ ابن عبد ربہ اندلسی مالکی فرماتے ہیں کہ معاویہ نے بیعت یزید کے وقت عبداللہ بن زبیر سے کہا کہ تیرا اس بیعت کے بارے میں کیا نظریہ ہے۔ ابن زبیر نے کہا کہ اس معاملہ میں آگے بڑھنے سے پہلے آپ خوب غور کرلیں اور شرم ساری سے پہلے خوب فکر کرلیں اس وقت معاویہ نے ہنس کر کہا کہ مکار لومڑی بڑھاپے میں بہادری سیکھ گئی۔

تاریخ کامل کی عبارت { فقال معاویۃ لا مرحبا ولا اھلا ضب تلعۃ یدخل راسہ ویضرب بذنبہ ویوشک ان یوخذ بذنبہ ویدق ظھرہ نحیاعنی فضرب وجہ راحلتہ

ترجمہ: اہل سنت کے علامہ ابن اثیر علی بن محمد الجزری فرماتے ہیں کہ بعیت یزید لینے کی خاطر معاویہ مدینہ میں آیا اور ابن زبیر اس کے استقبال کی خاطر اُس کے آگے گیا۔ معاویہ نے اس کو دیکھ کر کہا کہ کوئی آپ کی مرحباً اور اھلاً قبول نہیں ہے۔

تو مکار سوسمار (گوہ) کی مانند ہے جو اپنی بل میں اپنا سر داخل کرے اور باہر اپنی دم ہلاتی رہے اور ممکن ہے کہ اس کی دم کو پکڑ لیا جائے اور اس کی کمر توڑ دی جائے تو مجھ سے دور ہٹ جا اور معاویہ نے ابن زبیر کی سواری کے منہ پر مارا۔

البدایہ کی عبارۃ { اہل سنت کے علامہ ابو الفدا الحافظ ابن کثیر الدمشقی فرماتے ہیں اپنی وفات سے کچھ مدت پہلے معاویہ نے یزید کو وصیت کی تھی کہ ابن زبیر تیری حکومت کو تسلیم نہیں کرے گا اور تیرے خلاف شیر کی طرح حملہ کرے گا اور جب وہ مخالفت کرے تو اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دینا۔

نوٹ: ارباب انصاف یہ عبداللہ بن زبیر حضرت ابوبکر کا نواسہ ہے جناب عائشہ کا بھانجہ ہے اور اس کا باپ بقول اہل سنت زبیر عشرہ مبشرہ میں داخل ہے اور ابن زبیر کچھ اہل سنت کا یزید کے بجائے چھٹا خلیفہ ہے معاویہ نے صرف اس لئے کہ بعیت یزید کا مخالف تھا اس کو لومڑ اور سوسمار بنایا ہے اور نہ ہی ابوبکر کا اور نہ ہی حضرت عائشہ کا کوئی لحاظ کیا ہے۔ پس بعیت

یزید جو کہ صحابہ کرام کو گالیاں دے کر حاصل کی گئی ہے۔ اس کی کوئی قیمت نہیں ہے اور اس بیعت منحوسہ پر دعویٰ اجماع کرنا تاریخ اسلام سے صاف بغاوت ہے۔

نوٹ ۲

مسند امام اعظم ملا علی قاری صد ۱۹۳ کے حوالہ سے محمود احمد عباسی نے تبصرہ محمودی صد ۱۷۴/۲ میں لکھا ہے۔ صحابی رسول حضرت ابن مخزمہ نے مرتے دم تک بیعت یزید نہیں کی۔

نوٹ ۳: امام ابوحنیفہ کی سیاسی زندگی صد ۵۱ بحوالہ المحاضرہ صد ۱۱۵/۲ میں لکھا ہے کہ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے اس طرح بیعت یزید لی گئی کہ عباس ابن سعید نے عبداللہ بن عمرو کے دروازے پر آگ اور لکڑیاں جمع کردیں اور کہا کہ یزید کی بیعت کرو ورنہ تمہارا مکان جلادوں گا پس مرتا کیا نہ کرتا عبداللہ بھی بیعت یزید والے اجماع میں شامل ہوگیا بلے بلے اجماع امت۔

معاویہ نے یزید کو خلیفہ بناتے وقت رعب حکومت کو بھی استعمال کیا ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ صد ۷۹/۸ ذکر سنہ ۵۶
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل صد ۲۵۵/۳ ذکر بیعت یزید
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ طبری صد ۱۷۴/۷ سنہ ۵۶ ھ
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الامامۃ والسیاسۃ صد ۱۹۸/۱ ذکر بیعت
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب نزل الابرار صد ۸۹ ذکر بیعت یزید

البدایہ کی عبارۃ } استدعی کل واحد من ھاؤلاء الخمسۃ فاوعدہ وتھددہ بانفرادہ

ترجمہ: پسر ہند کے مایہ ناز وکیل ابن کثیر دمشقی فرماتے ہیں بیعت یزید کو اسلام کی ان پانچ مایہ ناز ہستیوں نے ٹھکرا دیا تھا۔

(۱) عبدالرحمٰن بن ابوبکر (۲) عبداللہ بن عمر (۳) عبداللہ بن زبیر (۴) عبداللہ بن عباس (۵) حسینؑ بن علیؑ پس معاویہ خود مدینہ منورہ میں آیا اور ان پانچ کو بلایا اور ان کو ڈرایا اور دھمکیاں دیں۔

تاریخ کامل کی عبارۃ } ثم دخل معاویہ علی عائشۃ فقال لا قتلنھم ان لم یبایعوا فوعظتہ وقالت لہ بلغنی انک تھددھم بالقتل۔

ترجمہ: اہل سنت کے علامہ ابن اثیر لکھتے ہیں کہ جب عالم اسلام کی مذکورہ پانچ ہستیوں نے بیعت یزید کو ٹھکرا دیا تو معاویہ عائشہ کے پاس آیا اور کہا اگر ان لوگوں نے یزید کی بیعت نہ کی تو میں ان کو قتل کر دوں گا بی بی جی نے معاویہ کو وعظ فرمایا کہ مجھے بھی خبر ملی ہے کہ تو اولاد خلفاء کو بیعت یزید کی خاطر دھمکیاں دیتا ہے۔

تاریخ طبری کی عبارت } فارسل معاویہ الی عبد الرحمٰن بن ابی بکر فقال یا ابن ابی بکر بایۃ ید او رجل تقدم علی معصیتی قال ارجو ان یکون ذالک خیراً لی فقال واللہ لقد ھممت ان اقتلک قال لو فعلت لاتبعک اللہ بہ لعنۃ فی الدنیا وادخلک بہ فی الاخرۃ النار

ترجمہ: اہل سنت کے علامہ اور مایہ ناز مورخ ابی جعفر محمد بن جریر

الطبری فرماتے ہیں کہ جب ابوبکر کے بیٹے اور حضرت عائشہ کے حقیقی بھائی اور نبیؐ کریم کے سالے عبدالرحمٰن نے بیعت یزید کو رد کیا اور ٹھکرا دیا تو معاویہ نے عبدالرحمٰن کو بلایا اور کہا کہ اے پسر ابوبکر کس ہاتھ اور پاؤں سے تو میری نافرمانی کی جراُت کرتا ہے خدا کی قسم میں نے تیرے قتل کا ارادہ کیا ہے عبدالرحمٰن نے کہا کہ اگر تو نے مجھے قتل کیا تو اس جرم کی وجہ سے خدا تجھ پر دنیا میں لعنت فرمائے گا اور آخرت میں تجھے جہنم میں ڈالے گا۔

نزول ابرار کی عبادت } ترجمہ: جب معاویہ نے یزید کو خلیفہ بنانے کا ارادہ کیا تو اہل شام سے مشورہ کیا اور پھر مدینہ منورہ کی طرف آیا اور مکہ و مدینہ کے لوگوں سے بیعت یزید طلب کی اہل حرمین نے انکار کیا اور معاویہ نے ان کو ڈرایا اور دھمکیاں دیں

نوٹ: ارباب انصاف اپنے ملاحظہ فرمالیا ہے کہ اہل سنت کی جو اولاد خلفاء راشدین ہیں بیعت یزید کی خاطر معاویہ نے ان کو ڈرایا تھا اور قتل کی دھمکیاں دی تھیں اگر یزید لائق خلافت ہوتا تو ان کے قتل کی نوبت نہ آتی۔

ان حوالہ جات سے بھی معلوم ہوا کہ بیعت یزید پر دعویٰ اجماع سفید جھوٹ ہے بلکہ یہ بیعت منحوسہ رشوت اور رعب شاہی سے پروان چڑھی ہے۔

اور نواصب کا یہ عذر کہ یزید اور معاویہ کے مخالفت میں مذکورہ رپورٹیں دینے والے علماء تقیہ باز رافضی اور دین دشمن سبائی اور متعہ کی پیداوار مجوسی الاصل ایرانی ہیں اور ہم اس کا یہ جواب پیش کرتے ہیں کہ معاویہ اور یزید کی موافقت میں بیان دینے والے ناصبی اور وکلاء بنو مروان کافر اور مشرک الاصل عرب اور نکاح حلالہ کی سٹ ہیں۔ معاویہ اور یزید کے خلاف بیانات تو حافظ ابن کثیر دمشقی نے بھی دیئے ہیں مگر اس قماش کے علماء کو بھی نواصب نے برُا کہنا ہے تو بقول شاہ عبدالعزیز گوشت

خرد دندان سگ چشم ما روشن و دل ما شاد هیئنا مرئیا یہ سکھائے بنو امیہ اسی کے لائق تھے۔

بیعت یزید قبول کرنے والوں پر سرکاری خزانہ سے معاویہ کے انعامات کی نوازش اور بنو ہاشم کا انکار کی وجہ سے راشن خرچہ بند

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل ص ۲۵۶ ج ۳ ذکر بیعت

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الامامۃ السیاست ص ۱۷۳ ج ۱ ذکر بیعت۔

الامامۃ کی عبارۃ } معاویہ نے مدینہ سے مکہ کی طرف کوچ فرمایا اور لوگوں کو انعامات زیادہ دیئے ولم یخرج لبنی ھاشم جائزۃ ولا عطا اور بنو ھاشم کو نہ ہی ان کا راشن دیا اور نہ ہی کوئی انعام دیا کیونکہ انہوں نے بیعت یزید کو ٹھکرا دیا تھا۔

تاریخ کامل کی عبارت } جب معاویہ مکہ سے شام جانے لگا تو ابن عباس نے اسے کہا کہ کیا وجہ ہے مالک جفو تنا کہ تو نے ہم پر جفا اور ظلم کیا ہے۔ معاویہ نے کہا کہ آپ کے رئیس حسینؑ بن علیؑ نے بیعت نہیں کی۔

نوٹ: ارباب انصاف آپ نے دیکھ لیا ہے کہ بیعت یزید کی خاطر معاویہ نے کس طرح چالاکیاں اور اہل سلام کے مال میں کس طرح خیانت کی ہے

بیعت یزید کے وقت معاویہ نے ہر برائی اختیار کی ہے

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر روح المعانی صہ ۷۳ پارہ ۲۹ سورہ محمد

روح المعانی کی عبادت } اگر لوگ تاریخ میں دیکھیں تو ان کو معلوم ہو جائے کہ کس طرح بیعت یزید پر مجبور کیا گیا تھا ولقد فعل فی ذالک کل قبیح بیعت کے وقت معاویہ نے ہر برائی کی ہے مبارک۔

نوٹ : بیعت یزید پر اجماع امت کا دعویٰ محض نواصب کا ایک ہتھکنڈہ ہے اس بیعت ملعونہ دمنحوسہ پر دل وجان سے کوئی کلمہ گو راضی نہیں تھا اور وقتی کامیابی تو دنیا میں ہر ظالم حکمران کو حاصل ہو جاتی ہے محض اس کی تین سالہ حکومت سے اس کو خلیفہ المسلمین ثابت نہیں کیا جا سکتا ہے فرعون نے تین سو سال جھوٹا خدائی دعویٰ کیا تھا اور اہل مصر کی اکثریت کا اس کی خدائی پر اجماع بھی تھا۔

خلافت یزید پر اجماع امت کا دعویٰ

نواصب کا سفید جھوٹ

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب تطہیر الجنان صہ ۱۰۹ ذکر خلاصہ جنگ جمل

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتاوی عزیزی ص ۲۲۷

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ص مجموعہ الفتاوی ص ۹۶/۲ از عبدالحی

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تکمیل الایمان ص ۱۷۸ از شاہ عبدالحق

۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شہید کربلا ص ۱۱ تا ۱۹ از مفتی محمد شفیع

۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ما ثبت بالسنۃ ص ۳۶ از شاہ عبدالحق

۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ اسلام ص ۵۶/۲ از اکبر شاہ خاں

۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب خلافت و ملوکیت پر اعتراضات کا تجزیہ ص
ذکر ولی عہدی یزید

۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب معاویہ و استخلاف یزید ص ۳۱۹ از مولانا عل شاہ

۱۰۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شہید کربلا اور یزید ص ۱۸۷ مولانا قاری محمد طیب

تطہیر الجنان کی عبارت { قد یقع من احدھم ما لا یلیق بمقامہ فیعذر لہ بالنسبۃ الیہ کاستخلاف معاویہ لولدہ یزید فان مزید محبۃ الولد زین لہ رؤیۃ کمالہ واعمی عنہ رویۃ عیوبہ التی ھی اوضح من الشمس فی رابعۃ النھار فھذا بحسب کمال معاویہ زلۃ یغفرھا اللہ لہ ولا یجوز التاسی بہ فیھا۔

ترجمہ۔ معاویہ کا وکیل احمد بن حجر مکی لکھتا ہے کہ صحابہ عادل تھے مگر کبھی کسی صحابی سے ایسی غلطی بھی ہو جاتی تھی کہ اس صحابی کے مقام کے لائق نہ تھی ایسی غلطی اور نہ ہی اس غلطی کے بارے میں کوئی عذر پیش کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً معاویہ کا اپنے بیٹے یزید کو خلیفہ نامزد کرنا اس کی غلطی ہے اور بیٹے کی محبت نے معاویہ کی نگاہ میں بیٹے کے کمال کو دیکھنا مزین کر دیا اور یزید کے ان عیوب کو دیکھنے سے جو دن چڑھے

سورج سے بھی زیادہ روشن تھے ۔ اس محبت نے معاویہ کو اندھا کر دیا پس یزید کو خلیفہ بنانا معاویہ کی غلطی ہے اللہ اس کو معاف کرے اور اس غلطی میں معاویہ کی پیروی کرنا جائز نہیں ہے ۔

نوٹ ۱ : بقول ابن حجر جس طرح معاویہ بیعت یزید کے وقت اندھا ہو گیا تھا اسی طرح نواصب وکلاء یزید بھی خلافت یزید کو حق ثابت کرنے میں اندھے ہیں ان کو حدیث مدینہ قیصر کے علاوہ قرآن و حدیث سے اور کچھ نظر نہیں آتا مومن کا قاتل دوزخی ہے اہل مدینہ کو ڈرانے والا لعنتی ہے قرآن و سنت سے یہ باتیں ان کو نظر نہیں آتی ہیں ۔

نوٹ ۲ : عالم اسلام کو ہم دیانت اور انصاف کا واسطہ دے کر دعوت انصاف دیتے ہیں کہ وکیل معاویہ کا خلافت یزید کو معاویہ کی غلطی شمار کرنا اس باب کا ٹھوس ثبوت ہے کہ خلافت یزید پر نواصب کا دعویٰ اجماع سفید جھوٹ ہے کیونکہ اگر اجماع ہوتا تو پھر یہ خلافت اہل اسلام کی غلطی شمار ہوتی ۔ پس معلوم ہوا کہ معاویہ نے محبت یزید میں اندھا ہو کر اس فاسق و فاجر بیٹے کو عالم اسلام پر اپنی مایہ ناز مکاری و عیاری سے ٹھوس دیا تھا ۔

مجموعۃ الفتاوی کی عبارت } والمبایعون مکرھون علی بیعتہ کما ھو معروف وغایۃ امرہ انہ تبایر فاسق متغلب

ترجمہ : ایک اور وکیل معاویہ عبدالحی فرنگی محلی ابن حجر مکی کا قول منح مکیہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ یزید کی بیعت حضرت حسینؑ اور دیگر ان لوگوں کے نزدیک جنہوں نے بیعت نہیں کی تھی ۔ سرے سے منعقد ہی نہیں ہوئی اور جن لوگوں نے بیعت کی تھی ان کو بیعت کرنے پر مجبور کیا گیا تھا جیسا کہ یہی بات

مشہور ہے کہ یزید کی خلافت یہ تھی کہ وہ فاسق تھا ظالم تھا اور ڈکٹیٹر تھا۔

نوٹ: اس وکیل معاویہ کا یہ اعتراف کہ یزید کی جن لوگوں نے بیعت کی تھی ان کو بیعت پر مجبور کیا گیا تھا۔ اس بات کا ٹھوس ثبوت ہے کہ خلافت یزید پر ناصبی کا دعویٰ اجماع سفید جھوٹ ہے۔

فتاوی عزیزی کی عبارت { شاہ عبدالعزیز فرماتے ہیں۔ مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ اور کوفہ کے لوگ یزید پلید کے تسلط پر راضی نہ تھے اور حضرت امام حسینؑ عبداللہ بن عمر عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن زبیر وغیرہ صحابہ نے یزید کی بیعت قبول نہیں کی۔

نوٹ: ارباب انصاف مکہ اور مدینہ اہل اسلام کے مرکز تھے اور جب ان شہروں کے لوگوں نے یزید کی خلافت کو قبول نہیں کیا تھا تو پھر خلافت یزید پر ناصبی کا دعویٰ اجماع کرنا سفید جھوٹ اور بقول ابن حجر مکی معاویہ کو یزید کی محبت نے اندھا کر دیا تھا۔ اسی طرح نواصب کو یزید کی عقیدت نے اندھا کر دیا ہے اور سوائے حدیث مدینہ قیصر کے اور غزالی کے فتویٰ کے انھیں بھی قرآن و حدیث سے کچھ اور نظر نہیں آتا جن بزرگان دین نے بیعت یزید کے جبری ہونے کا دعویٰ کیا ہے یہ بھی بلند پایہ علماء اہل سنت ہیں معاذ اللہ یہ لوگ شلغم یا گاجر مولی نہیں ہیں اور شاہ عبدالعزیز وغیرہ تو یزید کو پلید تک لکھتے ہیں۔ ایک طرف سے خلافت کا اثبات ایک طرف سے نجاست کا اثبات

کیا بات ہے کیا بات ہے کیا بات واللہ ع

استخلاف یزید کی عبارت { ہمارے مطالعہ کا حاصل یہ ہے کہ حضرت معاویہ صدر میں مسند خلافت پر متمکن ہو کر عنان حکومت ہاتھ میں لیتے ہی اور ۴۴ھ میں عصبیت مضر کی پشت پناہی میں بیٹے کو نامزد کر دیئے تھے

تادم زیست اس سے زیادہ کسی مسئلہ کو اہم نہیں سمجھا جلیل القدر صحابہ پہلے ہی سیاست سے دست کش ہو چکے تھے۔ کچھ صحابہ اثارت فتنہ اور تفریق امت کے اندیشہ سے خاموش ہو گئے تھے۔ بعض کی آواز سفک دما اور خون ریزی کے خوف سے حلقوم میں اٹک کر رہ گئی کچھ رؤساء مناصب کی وجہ سے مجبور تھے بعض کی زبانیں نقرئی مہروں سے داغ دی گئی اور بعض کی دہن دوزی لقمہ ہائے چرب سے کر دی گئی اور بعض کو حرص و آز نے ایسا اندھا کیا تھا کہ ملک کے اندر زردان اور استحکام ولایت یزید کے لئے کوشاں تھے مناصب و عہد کی خاطر دنور کے وفود دمشق بھیجے جاتے ہیں آخر ان کی سعی نامشکور بار آور ہوتی ہے اور یزید بن معاویہ جس کے ہاتھوں امت کی تباہی مقدر بن چکی تھی پوری امت پر مسلط کر دیا جاتا ہے اور نبی کریم کی پیش گوئی سچی ہو جاتی ہے لوگوں کو قریش کا یہ قبیلہ ہلاک کر دے گا اور بالآخر لوگوں کے سامنے وہ منظر آ ہی گیا جسے بیان کرتے ہوئے زبان نبوت مرتعش ہو گئی تھی آپ نے فرمایا تھا۔

لو اعتزل الناس عنهم کاش لوگ ان سے جدا ہو جائے

بخاری ص ۱۰۴/۲

نیز البدایہ والنہایہ ص ۲۲۸/۶ ذکر اخبار بالغیوب ملاحظہ کریں۔

نوٹ: ارباب انصاف استخلاف یزید کا مصنف مولانا سید لعل شاہ بخاری ہمارے معاصر ہیں۔ اور ان کی بصیرت پر جو گیارہ پردے باطل کے آئے ہوئے ہیں ان میں سے صرف ابھی ایک اٹھا ہے اور میں اللہ کی بارگاہ میں دعا کرتا ہوں کہ بحق محمد و آل محمد اس سید کی بصیرت سے حق تعالیٰ باقی دس پردہ بھی اٹھا دے۔ کیوں کہ جب میں دیکھتا ہوں کہ کوئی اپنے آپ کو سید کہلانے والا معاویہ کو رضی اللہ عنہ لکھتا ہے تو بڑا دکھ ہوتا ہے۔

قوم معاویہ کو میں دیانت و انصاف کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ جو نقشہ

خلافت یزید کا آپ کے مولانا لعل شاہ بخاری نے کھینچا ہے کیا اسی کا نام اجماع امت ہے کیا یہی اجماع اہل اسلام ہے کیا ابو بکر و عمر و عثمان پر اسی قسم اجماع ہوا تھا یا وہ اجماع اس اجماع سے بھی بدترین تھا۔ کیوں کہ اس اجماع کو حاصل کرنے کے لئے حضرت عمر کو دروازہ زہراء بنت رسول اللہ پر آگ اور لکڑیاں جمع کرنا پڑی تھی۔

شہید کربلا کی عبادت { یزید کے ذاتی حالات بھی اجازت نہ دیتے تھے کہ اسے تمام ممالک اسلامیہ کا خلیفہ مان لیا جائے ان حضرات نے (صحابہ) نے اس سازش کی مخالفت کی اور ان میں سے اکثر نے آخر دم تک مخالفت پر جمے رہے اس حق گوئی اور حمایت کے حق کے نتیجہ میں مکہ مدینہ میں دار رسن اور کوفہ و کربلا میں قتل عام کے واقعات پیش آئے۔

نوٹ: مفتی محمد شفیع کے مذکورہ کلام نے بھی خلافت یزید پر دعویٰ اجماع کی دھجیاں اڑا دی ہیں اور نواصب کراچی کے منہ پر مفتی صاحب نے وہ طمانچہ مارا ہے کہ جس کی جلن نواصب کو دوزخ میں بھی نہیں بھولے گی۔

تکمیل الایمان کی عبادت { شاہ عبدالحق فرماتے ہیں کہ یزید امام حسینؑ کے ہوتے ہوئے امیر ہو کیسے سکتا ہے اور مسلمانوں کا اجماع اس پر کس طرح واجب آتا ہے جب کہ اس وقت صحابہ کرام صحابہ کی اولاد جو بھی موجود تھی اس کی اطاعت سے بیزاری کا اعلان کر چکے تھے۔ صحابہ نے برملا کہا کہ یزید فاسق ہے خدا کا دشمن شراب نوش ہے۔ نماز نہیں پڑھتا، زنا کرتا ہے۔ محارم سے جماع کرنے سے باز نہیں آتا۔

نوٹ: مذکورہ کلام بھی اس بات کا گواہ ہے کہ خلافت یزید پر اجماع امت کا دعویٰ ایک فریب ہے اور دھوکہ ہے اور مکر و چالاکی ہے اور نواصب کا سفید جھوٹ ہے۔

ماثبت بالسنۃ کی عبادت } شاہ عبدالحق فرماتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ بدبخت وسرکش یزید ۲۵ یا ۲۶ میں پیدا ہوا جسے اس کے باپ نے لوگوں کی ناپسندیدگی کے باوجود ولی عہد بنا دیا۔

تاریخ اسلام کی عبادت } مولانا اکبر شاہ خاں فرماتے ہیں کہ معاویہ کا اپنی زندگی میں یزید کے لئے بیعت لینا ایک سخت غلطی تھی یہ غلطی غالباً محبت پدری کے سبب ہوئی ہے۔

وقت بیعت محمد بن عمرو بن حزم نے کھڑے ہو کر کہا کہ اے معاویہ آپ یزید کو خلیفہ تو بناتے ہو مگر آپ قیامت کے دن جواب دہ ہونا پڑے گا محمد بن عمرو بن حزم کے ان الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ عوام بھی یزید کی خلافت سے خوش نہ تھے۔

نوٹ: انصاف ارباب انصاف خلافت یزید کے بارے میں علماء اسلام کی ان رپورٹوں کے بعد بیعت یزید پر کسی عالم یا محدث کا دعویٰ اجماع کرنا اس بات کا ٹھوس ثبوت ہے کہ وہ محدث ان لوگوں کے گروہ میں شمار ہے جن کے بارے میں ہے ختم اللہ علی قلوبہم ان کے دلوں پر مہر لگی ہے۔

دمشق کی خلیفہ ساز اسمبلی کی بیعت یزید کے بارے کاروائی کا کچھ نمونہ

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص ۸۰ ج ۸ سنہ ۵۶

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل ابن اثیر ص ۲۵۴ ج ۳ سنہ ۵۶

۳ - اہل سنت کی معتبر کتاب عقد الفرید ص ۲۴۸/۲ بیعت یزید
۴ - اہل سنت کی معتبر کتاب الامامہ و السیاست ص ۱
۵ - اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ ابن خلکان ص ۱۸۸/۱ ذکر الضحاک بن قیس
۶ - اہل سنت کی معتبر کتاب دائرہ المعارف ص ذکر یزید حرف الیاء

الامامہ والسیاسۃ کی عبادت } اختصار کے مدنظر ترجمہ پیش خدمت ہے اجلاس کی کارروائی سے پہلے معاویہ نے اپنے ایک درباری سردار کو یہ پٹی پڑھائی کہ جب میں افتتاحی تقریر سے فارغ ہو جاؤں تو تم فوراً کھڑے ہونے کی مجھ سے اجازت طلب کرنا اور میں جب آپ کو اجازت دے دوں تو تم کھڑے ہو جانا اور حمد و ثناء کے بعد مناسب الفاظ میں یزید کی تعریف کرنا اور پھر مجھ سے یزید کو خلیفہ نامزد کرنے کی خواہش کرنا کیونکہ یزید کو ولی عہد اور خلیفہ نامزد کرنے کا میرا پختہ ارادہ بن چکا ہے اور ضحاک کو یہ سکھانے کے بعد پھر معاویہ نے عبدالرحمن بن عثمان ثقفی اور عبداللہ بن مسعدہ فزاری اور ثور بن معن سلمی اور عبداللہ بن عصام اشعر کو آرڈر دیا کہ ضحاک بن قیس کے بعد وہ فوراً کھڑے ہو جائیں اور ضحاک کی تائید کریں اور کہیں ضحاک سچ کہتا ہے آپ یزید کو خلیفہ نامزد کریں ۔

اس کے بعد اجلاس شروع ہو گیا اور صدر جمہوریہ امویہ معاویہ کی تقریر شروع ہو گئی ۔ اس کے بعد ضحاک بن قیس نے کھڑے ہو کر بولنے کی اجازت مانگی پس اس کو اجازت مل گئی اس نے کھڑے ہو کر حمد و ثناء کے بعد اتفاق و اتحاد کے فوائد بیان کئے اور اختلاف کے نقصانات بیان کئے اس تمہید کے بعد ضحاک نے یزید کی تعریف کی اور اس کے بعد اس نے معاویہ سے یزید کو خلیفہ نامزد کرنے کی خواہش ظاہر کی ۔

ضحاک کے بعد معاویہ نے جن مؤیدین کو تیار کیا ہوا تھا۔ انہوں نے یکے بعد دیگرے کھڑے ہو کر ضحاک کے مطالبہ کی تائید اور تصدیق کی پھر معاویہ نے پوچھا کہ کیا تم سب کا پختہ ارادہ ہے کہ یزید کو نائب نامزد کیا جائے سب نے کہا جی ہاں اس کے بعد معاویہ نے ایک عراقی سردار احنف بن قیس کو کہا کہ وہ کھڑے ہو کر اپنے خیالات کا اس موضوع پر اظہار کرے۔

صوبہ عراق اور حجاز کے نمائندہ کی دمشقی اسمبلی کی تقریر

احنف بن قیس نے حمد و ثناء کے بعد اپنے سے پہلے مقررین کی تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ بے شک یزید معاویہ کا بیٹا ہے مگر معاویہ آپ ان مشیروں کے مشورے کے بجائے اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ آپ امر حکومت کس کے سپرد کر رہے ہیں اور ان مشیروں کے فریب میں نہ آئیں اور بات بالکل درست کہ اہل حجاز اور اہل عراق جب تک امام حسن زندہ ہیں۔ یزید کی بیعت ہرگز تسلیم نہیں کریں گے۔

احنف بن قیس کی تقریر کے درمیان ہی معاویہ کے وہ درباری سردار کھڑے ہو گئے اور احنف بن قیس اور خاندان نبوت پر کیچڑ اچھالنے لگے معاویہ نے اس ہمدردی کے صلہ میں ضحاک کو کوفہ کا اور عبدالرحمٰن کو جزیرہ کا حاکم بنا دیا۔

وفیات الاعیان } قال احنف اخافکم ان صدقت واخاف
کی عبادت } الله ان کذبت

احنف بن قیس کے بارے میں بن خلکان نے یہ رپورٹ بھی دی ہے کہ جب
معاویہ نے اس سے بیعت یزید کی بابت پوچھا تو اس نے کہا کہ اگر میں سچ بولتا ہوں
تو مجھ کو آپ سے ڈر لگتا ہے۔ اگر جھوٹ بولتا ہوں تو مجھ رب تعالیٰ سے ڈر لگتا
ہے۔ احنف کے اس کا کلام کو ابن کثیر اور ابن اثیر نے بھی نقل کیا ہے ابن خلکان
نے یہ بھی لکھا ہے کہ اجلاس کے دوران ایک مرد نے معاویہ سے یہ بھی کہا تھا کہ اگر
آپ مسلمانوں کے معاملات کا یزید کو حاکم نہیں بناتے تو آپنے امور مسلمین کو برباد کیا
ہے اور پھر باہر آکر اسی مرد نے احنف سے کہا کہ ان من شر خلق الله هذا
و ابنه کہ بدترین مخلوق یہ معاویہ اور اس کا بیٹا ہے لیکن انھوں نے اس دولت
اور مال کو تالے لگا رکھے ہیں اور سوائے چاپلوسی کے وہ مال ہمیں نہیں ملتا۔

عقد الفرید اور } علامہ ابن اثیر نے یہ رپورٹ بھی دی ہے کہ اجلاس
کامل کی عبادت } کے دوران یزید بن المقنع العذری اٹھا اور معاویہ
کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ سردار یہ ہے اور اس کے بعد پھر یزید کی طرف اشارہ
کر کے کہا سردار یہ ہے اور پھر تلوار کی طرف اشارہ کر کے کہا جو ان کی سرداری کو تسلیم
نہ کرے گا تو پھر یہ ہے اور عقد الفرید میں یہ بھی لکھا ہے کہ ایک آدمی کو معاویہ نے
بیعت یزید کے لئے مجبور کیا تھا تو اس نے کہا اے خدایا میں معاویہ کے شر سے پناہ
مانگتا ہوں۔

معاویہ نے کہا تو اپنے نفس کے شر سے پناہ مانگ اور بیعت کرلے پھر اس نے
کہا کہ میں اس بیعت کو ناپسند کرتا ہوں، معاویہ نے کہا بیعت کرلے اگرچہ تو اس کو ناپسند
کرتا ہے شاید یہ تیرے لئے بہتر ہو۔

نوٹ: ارباب انصاف مکہ اور مدینہ میں بیعت یزید کے بارے قریش کے ساتھ خصوصاً عبداللہ بن عباس۔ عبدالرحمن بن ابی بکر۔ عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن زبیر اور حضرت امام حسینؑ کے ساتھ معاویہ کی بہت ہی بحث اور تکرار ہوئی ہے اور ان بزرگوں نے بیعت یزید کا صاف انکار کر دیا تھا اور معاویہ نے ان بزرگوں کے ساتھ جو چالاکی کی تھی۔ اس کا جلوہ قوم معاویہ کی کتابوں سے ہم آپ کو دکھاتے ہیں مذکورہ بزرگ وار معاویہ کو قرآن و سنت کی طرف دعوت دیتے تھے۔ مگر معاویہ قرآن و سنت سے منہ پھیر کر اپنی ضد پر اڑا ہوا تھا کہ ہر قیمت پر میں تو یزید ہی کو ولی عہد بنا کر چھوڑوں گا۔

محترم قارئین حکومت ایک ایسا عہدہ ہے کہ جب مل جائے تو اس کا چھوڑنا بہت مشکل ہے آدمی اگر ستر سالہ بوڑھا بھی ہو تو قتل ہو جانا منظور کر لیتا ہے مگر عہدہ حکومت نہیں چھوڑتا۔ مثلاً تمام مصیبت اور فتنہ کی ذمہ دار بقول علماء اہل سنت حضرت عثمان پر آتی ہے کیوں کہ ان سے چند ایسی غلطیاں ہوئی تھیں کہ اہل اسلام نے ان سے مطالبہ کیا تھا کہ آپ حکومت سے، صدارت سے الگ ہو جائیں مگر حکومت کا چسکا ایسا بُرا ہوتا ہے کہ انہوں نے قتل ہونا منظور کر لیا مگر صدارت سے الگ نہ ہوئے اور پھر اس خون عثمان کا فتنہ ایسا پھیلا کہ حکومت کی خاطر بنوامیہ تلوار لے کر میدان میں آگئے اور اتنی خون ریزی ہوئی کہ الاماں اگر اس وقت جناب عثمان اہل اسلام کا مطالبہ منظور فرما لیتے تو ہو سکتا ہے کہ آج مملکت اسلامی کا نقشہ ہی کچھ اور ہوتا۔

نیز حکومت جب کسی گھر میں آ جائے تو اپنی موت کے بعد بھی اس کو کسی دوسرے گھر میں دے دینا مشکل نظر آتا ہے، یہی حال تھا معاویہ کا کہ تمام اہل اسلام جو حل و عقد کی صلاحیت رکھتے وہ معاویہ کو اشارۃً یا کنایۃً یا صراحۃً

منع کرتے تھے کہ وہ اس خلافت اور حکومت کو اپنی اولاد میں اپنے مرنے کے بعد منتقل نہ کرے مگر اولاد ایسی میٹھی شئے ہے کہ اس کی خاطر آدمی بڑے بڑے گھپلے مارتا ہے اور اپنے بہن بھائیوں کے غرباء اور مساکین کے خدا اور رسول کے حق کھا جاتا ہے اور بعض دفعہ تھوڑی شئے پر بھی قتل اور خون تک نوبت آجاتی ہے پس معاویہ نے بھی جو کچھ کیا ہے وہ محبت اولاد کی وجہ سے کیا ہے۔ البتہ معاویہ میں ناصبیت کا عنصر بھی غالب تھا اور وہ نہیں برداشت کر سکتا تھا کہ اسلامی حکومت خاندان نبوت کو ملے۔

ایک ضروری وضاحت

نواصب کی طرف سے یہ بھی کتابوں اور رسالوں میں شائع ہوتا رہتا ہے کہ معاویہ حکومت کرنے کے لئے پیدا ہوا تھا اور حکومت کرنا اس کا حق تھا۔ ارباب انصاف اس قسم کے بیانات پڑھ کر ہمارا جگر پھٹ جاتا ہے۔ کیا حکومت اسلامی مادر معاویہ ہند کو مسافر بن ابی عمرہ یا عباس بن عبدالمطلب یا ابو لہب یا صباح مغنی کی طرف سے حق مہر میں ملی تھی کہ وہ اس کی مادری میراث تھی پس ہند کے بعد اس کا معاویہ شرعی وارث تھا اور معاویہ کے بعد اس حکومت کی شرعی وارث معاویہ کی اولاد تھی لاحول ولا قوۃ الا باللہ

جب ہم تاریخ اسلام پڑھتے ہیں تو خدا گواہ ہے کہ ہمارا کلیجہ پھٹ جاتا ہے آغاز اسلام میں ہم جس خلیفہ کے حالات دیکھتے ہیں۔ وہ بھی بنو امیہ سے ہے تو معاویہ کے بارہ خلفاء میں سے ۹ بنو امیہ میں سے ہیں اور جناب عثمان کے بعد حضرت علیؑ جو خاندان نبوت سے ہیں آنجناب کی حکومت کو نہ ہی بنو امیہ نے تسلیم کیا ہے

اور نواصب کو بھی حضرت علیؑ کی خلافت میں شک ہے کیا یہ افسوس کی بات نہیں ہے
کہ نواصب کا بنوامیہ کا وکلاء معاویہ یزید کا کوئی امام بھی خاندان نبوت سے نہیں
ہے کیا معاذ اللہ تمام خاندان نبوت نا اہل تھا اور حکومت اسلامی کی سربراہی کی صلاحیت
نہیں رکھتا اور تمام قابلیت اور صلاحیت صرف خاندان بنوامیہ میں جمع ہو گئی تھی۔
بات کھری ہے کہ بنوامیہ نے ظلم اور ستم سے قرآن و حدیث کی مخالفت کرتے ہوئے
حکومت اسلامی پر قبضہ کر لیا تھا اور پھر روح اسلامی کو اس طرح مجروح کیا کہ آج تک
وہ زخم ٹھیک نہیں ہوا اور بنوامیہ ہی علماء اسلام کو ایسی مصیبت میں پھنسا گئے
ہیں کہ تمام کتب اسلامی معاویہ خیلوں کی قیل قال اور چوں چوں کا مربہ بن گیا ہے۔
ہم نے دیانت داری سے معاویہ خیلوں کی کتابوں کو پڑھا ہے اور اس نتیجہ پر پہنچے
ہیں کہ خلیفہ بنانے میں قوم معاویہ کے پاس کوئی معیار نہیں اسی لئے مسلم حکمرانوں
نے تنگ آکر خلافت کے نام کو ہمیشہ کے لئے دفن کر دیا ہے اور اب قوم معاویہ
کے پاس سوائے اہل تشیع پر کیچڑ اچھالنے کے اور شیعوں پر کفر کے فتوے لگانے
کے فتوے لگانے کے اور کچھ بھی نہیں ہے اور یہ کفر کا فتویٰ ان کے ہاں اتنا سستا
ہے کہ دنیا میں شائد ہی کوئی مسلم اس فتویٰ کی زد سے محفوظ ہو۔

یزید کو ولی عہد بنانے والی اسمبلی کے آخری اجلاس کی کاروائی کا کچھ نمونہ

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص۸۰ سنہ ۵۶
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل ابن اثیر ص۲۵۲ ذکر سنہ ۵۶

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب عقد الفرید ص ۲۴۹/۲ ذکر بعیت یزید۔

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الامامہ والسیاسۃ ص ۱

تاریخ کامل اور عقد الفرید کی عبادت کے مطابق معاویہ نے بعیت یزید کی خاطر آخری اجلاس مکہ مکرمہ میں بلایا تھا اور اجلاس سے کچھ پہلے صدیق اور فاروقی اور بنو ہاشم کے خاندان کے سربراہوں کو بمع ابن زبیر کے معاویہ نے بلا کر کہا کہ تھوڑی دیر بعد میں ایک تقریر کرنے والا ہوں اور اگر تم میں سے کسی نے بھی میری تقریر کے ایک لفظ کی بھی تردید کی بس وہ اس کا آخری کلمہ ہوگا حتیٰ یسبقہا السیف الی راسہ اور تلوار سے اس کا سر اڑا دیا جائے گا پھر معاویہ نے پولیس کے ایک افسر کو بلا کر آڈر دیا کہ ان عرب سرداروں میں سے ہر ایک کے سر پر دو دو سپاہی کھڑے کرے اگر ان میں کوئی میری تصدیق یا تکذیب میں موافقت یا مخالفت میں بولے فلیفر باہ بسیفہا تو وہ دونوں اپنی تلواروں سے ان کو قتل کر دیں پھر ان عرب سرداروں کو پولیس کی حفاظت میں اجلاس میں لایا گیا اور معاویہ نے تقریر شروع کی اور ان سرداروں کی خوب تعریف کی اور آخر میں حاضرین سے کہا یہ لوگ بعیت یزید پر راضی ہو گئے ہیں اور انہوں نے بعیت کر لی ہے پھر اجلاس ختم ہو گیا اور لوگوں نے باہر آکر ان عرب سرداروں سے صورت حال کو پوچھا انہوں نے کہا کہ ہم نے یزید کی بعیت نہیں کی لوگوں نے کہا پھر آپ بولے نہیں انہوں نے کہا کہ ہمیں قتل کا خطرہ تھا۔

نوٹ:

ارباب انصاف بعیت یزید کے بارے یہ آخری اجلاس تھا آپ اس کی کارروائی پڑھ کر معاویہ کے دین دیانت کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

یزید کی ولی عہدی کے بارے میں شعراء کرام کا نظرانہ عقیدت

اہل سنت کی معتبر کتاب مروج الذہب ص۴۷ ذکر بیعت یزید

فان تاتوا برملۃ او بھند   نبایعھا امیرۃ مؤمنینا

اگر ہندا اور رملہ (جو کہ معاویہ کی بیٹیاں تھیں) انھیں ہمارے سامنے پیش کیا جائے تو ہم ان کی بھی بیعت کریں گے کہ یہ امیرۃ المومنین ہیں

اذا مات کسری قام کسری   نعد ثلاثۃ متنا سقینا

جس طرح ایک کسری بادشاہ کی موت کے بعد دوسرا کسری اس کی جگہ میں کھڑا ہوتا ہے اسی طرح بنوامیہ کے ایک جبار کے بعد دوسرا جبار حکومت سنبھال لیتا ہے۔

فیشنا الغیظ حتی لو شربنا   دماء بنی امیہ ماروینا۔

ہمیں بیعت یزید پر اتنا غصہ آیا کہ اگر ہم بنوامیہ کا خون بھی پی لیں تو ہم سیراب نہیں ہوں گے۔

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تذکرہ خواص الامہ ص۱۶۴ ذکر یزید

اری الایام تفعل کل نکر   فما انا فی العجائب مستزید

الیس قریشکم قتلت حسینا   وکان علی خلافتکم یزید

ترجمہ: خلافت یزید پر ابوالعلاء المعری شاعر طنز کرتے ہوئے کہتا ہے۔ کہ اہل زمانہ ہر برائی کرتے ہیں اور میں ان عجائبات میں زیادہ طلب

نہیں کرتا کیا تمہارے قریش نے فرزند نبی امام حسینؑ کو قتل نہیں کیا اور کیا تمہاری خلافت پر یزید نہیں آیا۔

بیعت یزید کی اللہ پاک نے بھی قرآن مجید میں سخت مخالفت کی ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر خازن صـ ۸۹/۱ پارہ ۱
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب معالم التنزیل صـ ۸۹/۱ برحاشیہ خازن
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر فتح القدیر صـ ۱۲۰/۱
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر مدارک التنزیل صـ ۸۶/۱
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر الدر المنثور صـ ۱۱۸/۱
۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر جامع البیان صـ ۱۱۸/۱
۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب غرائب القرآن صـ ۴۳۹/۱
۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر لابن کثیر صـ ۱۶۷/۱ آیت ۱۲۴
۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب احکام القرآن صـ ۶۹/۱ از ابوبکر الجصاص
۱۰۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر صـ ۴۹۴/۱ از امام رازی

لا ینال عہدی الظالمین پارہ ۱ البقرہ آیت ۱۲۴

ترجمہ: اللہ پاک فرماتا ہے کہ میرا عہد ظالموں کو نہیں پہنچے گا۔

غرائب کی عبارت ہے: وکذا الفاسق حال الفسق لا یجوز عقد الامامۃ له باتفاق الجمہور من الفقہاء

ترجمہ: تمام فقہاء اہل سنت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حالت فسق میں کسی فاسق کو امام نہیں بنایا جا سکتا۔

خازن کی عبارت ← لا ینال ما عاهدت الیك من النبوة والامامة من كان ظالما من ذریتك وولدك

ترجمہ: حضرت ابراہیم سے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے جو عہدہ نبوت و امامت آپ کو عطا کیا ہے یہ آپ کی اولاد سے جو ظالم ہوگا اُس کو نہیں ملے گا۔

نوٹ: پہلے پارہ میں حضرت ابراہیمؑ کے قصہ میں ہے کہ حق تعالیٰ نے ان کا امتحان لیا تھا۔ چند کلمات کے ساتھ اور وہ اس امتحان میں پورے اترے تھے پھر اللہ پاک نے ان سے فرمایا کہ میں نے آپ کو لوگوں کا امام بنا دیا اس وقت جناب ابراہیم نے عرض کی کہ یہ عہدہ امامت میری ذریت اور اولاد میں بھی رہے اللہ پاک نے فرمایا کہ ظالم لوگوں کو یہ عہدہ نہیں ملے گا محترم قارئین قرآن پاک کا فیصلہ ہے کہ عہدہ امامت کسی ظالم کو نہیں ملے گا۔ اور آیت مذکورہ میں علماء اہل سنت نے لفظ ظالمین کے معنی میں دو احتمال ذکر فرمائے ہیں۔

۱۔ ظالم بمعنی کفر ۲۔ ظالم بمعنی فسق اور یہ دونوں معنی یزید بن معاویہ میں بدرجہ اتم پائے جاتے ہیں۔

یزید کے کفر اور فسق کے بارے میں علماء اسلام کا نظریہ

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ صـ۲۳۲ صـ۲۲۴ صـ۲۲۸

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الصواعق المحرقہ صـ۱۳۱ الخاتمہ

۳- اہل سنت کی معتبر کتاب تطہیر الجنان صفحہ ۱۱۵ برحاشیہ صواعق۔

۴- اہل سنت کی معتبر کتاب شرح فقہ اکبر صفحہ ۷۳

۵- اہل سنت کی معتبر کتاب فتاوی عبدالحی صفحہ ۸۰ ذکر یزید

۶- اہل سنت کی معتبر کتاب نزل الابرار صفحہ ۹۷ ذکر یزید

۷- اہل سنت کی معتبر کتاب ینابیع المودۃ صفحہ ۳۲۵/۲ باب ۶۰

۸- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ طبری صفحہ ۱۱ نامہ معتضد باللہ

۹- اہل سنت کی معتبر کتاب نصائح الکافیہ صفحہ ۱۲۰

۱۰- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ لابن خلدون صفحہ ۱۷۹/۱

۱۱- اہل سنت کی معتبر کتاب شرح عقائد نسفی صفحہ ۱۱۳ ذکر یزید

۱۲- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل لابن اثیر صفحہ ۱۵۲/۳ صفحہ ۵۲/۴، ۵۶ سنہ ۵۲

۱۳- اہل سنت کی معتبر کتاب الامامت والسیاست صفحہ ۱۶۵/۱

۱۴- اہل سنت کی معتبر کتاب عقد الفرید صفحہ ۲۵۸/۲ ذکر یزید

۱۵- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ ابو الفلاح صفحہ ۱۸۶/۱ ذکر اخبار معاویہ

۱۶- اہل سنت کی معتبر کتاب اخبار الطوال صفحہ ۲۶۵/۲ ذکر یزید

۱۷- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ طبری صفحہ ۱۴۶/۲ سنہ ۵۱ ھ

۱۸- اہل سنت کی معتبر کتاب رسائل ابی بکر خوارزمی صفحہ ۱۲۹

۱۹- اہل سنت کی معتبر کتاب مقتل الحسین صفحہ ۱۷۲ فصل ۹

۲۰- اہل سنت کی معتبر کتاب تذکرہ خواص الامہ صفحہ ۱۶۴

۲۱- اہل سنت کی معتبر کتاب شذرات الذہب صفحہ ۶۹/۱ سنہ ۶۱ ھ

۲۲- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ الخلفاء صفحہ ۲۰۴ ذکر معاویہ

۲۳- اہل سنت کی معتبر کتاب اخبار الاول صفحہ ۵۱ ذکر حکومت ابن زبیر

۲۴- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ خمیس ص ۳۰۰ ذکر حکومت یزید

۲۵- اہل سنت کی معتبر کتاب حیوۃ الحیوان ص ۱۹۶/۲ ذکر الفہد

۲۶- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ اسلام ص ۳۵۶/۲ سنہ ۶۳ ھ ام ذہبی ۔

۲۷- اہل سنت کی معتبر کتاب لسان المیزان ص ۲۹۴/۵ ذکر یزید

۲۸- اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر مظہری ص ۲۱/۵ پارہ ۱۳ سورہ ابراہیم

۲۹- اہل سنت کی معتبر کتاب مروج الذہب ص ۷۸/۳ ذکر یزید

۳۰- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ یعقوبی ص ۲۴۰ ذکر یزید

۳۱- اہل سنت کی معتبر کتاب اشعۃ اللمعات ص ۶۲۳ باب مناقب قریش

۳۲- اہل سنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ ص ۶ باب اول

۳۳- اہل سنت کی معتبر کتاب مطالب السئول ص ۲۶/۲ ذکر الحسینؑ

۳۴- اہل سنت کی معتبر کتاب نور الابصار ص ۱۳۹ ذکر الحسینؑ

۳۵- اہل سنت کی معتبر کتاب شرح مقاصد ص ۳۰۹/۲ مبحث ۶

۳۶- اہل سنت کی معتبر کتاب الطبقات الکبری ص ۹۶/۵ ذکر ابن حنظلہ ص ۲۸۳/۲ ذکر معقل

۳۷- اہل سنت کی معتبر المستدرک علی الصحیحین ص ۵۲۲/۳ ذکر معقل ۔

۳۸- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ لابن عساکر ص ۲۷۵ ذکر عبداللہ بن حنظلہ

۳۹- اہل سنت کی معتبر کتاب الاصابہ ص ۴۲۶/۲ ذکر معقل

۴۰- اہل سنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ص ۱۸۱ کتاب الجہاد

۴۱- اہل سنت کی معتبر کتاب میزان الاعتدال ص ۴۴۰/۴ ذکر یزید

۴۲- اہل سنت کی معتبر کتاب تہذیب التہذیب ص ۳۶۱/۱۱

۴۳- اہل سنت کی معتبر کتاب وفاء الوفاء ص ۱۲۷/۱ فصل ۵ ام السمہودی

۴۴- اہل سنت کی معتبر کتاب التنبیہ و الاشراف ص ۲۶۵ ذکر یزید

۴۵- اہل سنت کی معتبر کتاب معجم البلدان ص ۲۵۳/۲ ذکر الحرہ
۴۶- اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۷/۱۳ ذکر خلع یزید
۴۷- اہل سنت کی معتبر کتاب ارشاد الساری ص ۱۹۹ صہ ۱۷/۱ کتاب الفتن
۴۸- اہل سنت کی معتبر کتاب سر الشہادتین ص ۲۶ ذکر شہادت امام حسینؑ
۴۹- اہل سنت کی معتبر کتاب منہاج السنہ ص ۲۳۹ ذکر یزید
۵۰- اہل سنت کی معتبر کتاب جذب القلوب ص ــــ واقعہ حرہ
۵۱- اہل سنت کی معتبر کتاب تکمیل الایمان ص ۱۷۸م از شاہ عبدالحق محدث دہلوی
۵۲- اہل سنت کی معتبر کتاب ماثبت بالسنۃ ص ۳۱ تا ص ۳۷
۵۳- اہل سنت کی معتبر کتاب شرح تراجم بخاری کتاب الجہاد۔ قتال روم۔ از شاہ ولی
۵۴- اہل سنت کی معتبر کتاب شہید کربلا ص ۱۱ تا ۱۶ از مفتی محمد شفیع۔
۵۵- اہل سنت کی معتبر کتاب اوجز المسالک شرح موطا امام مالک ص ۴۳۵/۵
شیخ الحدیث محمد ذکریا۔
۵۶- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ ملت ص ۵۵ حصہ سوم قاضی زین العابدین
۵۷- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ اسلام ص ۵۶/۲ از مولانا اکبر شاہ خاں
۵۸- اہل سنت کی معتبر کتاب بہار شریعت ص ۷ از مولانا امجد علی۔
۵۹- اہل سنت کی معتبر کتاب هدایۃ الشیعہ ص ۹۵ از قطب عالم رشید احمد گنگو
۶۰- اہل سنت کی معتبر کتاب معاویہ و استخلاف یزید ص ۳۱۶ از مولانا لعل شاہ بخا
۶۱- اہل سنت کی معتبر خارجی فتنہ ص ۴۲۸ از مولانا قاضی مظہر حسین
۶۲- اہل سنت کی معتبر کتاب مکتوبات شیخ الاسلام ص ۲۶۷/۱ از مولانا حسین ا
۶۳- اہل سنت کی معتبر کتاب شرح شفا ص ۶۹۴ از ملا علی قاری حنفی
۶۴- اہل سنت کی معتبر کتاب سراج منیر شرح جامع صغیر ص ۳۹۶/۳

۶۵- اہل سنت کی معتبر کتاب حجۃ البالغہ ص ۵۰۷ از شاہ ولی اللہ دہلوی

۶۶- اہل سنت کی معتبر کتاب نبراس علی شرح عقائد ص ۵۵۳

۶۷- اہل سنت کی معتبر کتاب اسعاف الراغبین ص ۲۱۰ از مولانا محمد الصبان

۶۸- اہل سنت کی معتبر کتاب ارشاد الساری شرح بخاری ص ۱۰۱/۵

۶۹- اہل سنت کی معتبر کتاب یزید بن معاویہ ص ۳۹ از ابن تیمیہ

۷۰- اہل سنت کی معتبر کتاب مکتوبات مجدد الف ثانی ص ۲۵۱/۱

۷۱- اہل سنت کی معتبر کتاب مکتوبات ص ۲۰۳ از قاضی ثناء اللہ پانی پتی۔

۷۲- اہل سنت کی معتبر کتاب الکوکبہ الشہابیہ ص ۶۰ از مولانا احمد رضا خاں بریلوی

۷۳- اہل سنت کی معتبر کتاب الملفوظ ص ۱۱۴ از احمد رضا بریلوی

۷۴- اہل سنت کی معتبر کتاب احسن الوعاء ص ۵۲ از احمد رضا بریلوی

۷۵- اہل سنت کی معتبر کتاب احکام شریعت ص ۸۸/۲ احمد رضا خاں

۷۶- اہل سنت کی معتبر کتاب عرفان شریعت ص ۳۱/۲ از احمد رضا قادری

۷۷- اہل سنت کی معتبر کتاب امداد الفتاوی ص ۵۱/۵ از مولانا اشرف علی تھانوی

۷۸- اہل سنت کی معتبر کتاب فتاوی رشیدیہ ص ۷ از مولانا رشید احمد گنگوہی

۷۹- اہل سنت کی معتبر کتاب مکتوبات شیخ الاسلام ص ۲۵۸/۱ از مولانا محمد قاسم نانوتوی

۸۰- اہل سنت کی معتبر کتاب شہید کربلا اور یزید از مولانا محمد طیب مہتمم دیوبند

۸۱- اہل سنت کی معتبر کتاب امام پاک اور یزید پلید ص ۳۳ از مولانا محمد شفیع اوکاڑوی

۸۲- اہل سنت کی معتبر کتاب طبقات ابن سعد ص ۲۸۳ ذکر معقل بن سنان

۸۳- اہل سنت کی معتبر کتاب المحجۃ المؤتمنہ فی ایۃ الممتحنہ ص ۹۶ از مولانا احمد رضا خاں۔

۸۴- اہل سنت کی معتبر کتاب مرقات شرح مشکوۃ ص ۱۲۰/۱

۸۵- اہل سنت کی معتبر معاویہ اور یزید صـ از حافظ علی بہادر خاں

۸۶- اہل سنت کی معتبر کتاب ناصبان ملک عضوض صـ از نہال احمد

۸۷- اہل سنت کی معتبر کتاب مولی اور معاویہ صـ از علامہ خلیل احمد چشتی

۸۸- اہل سنت کی معتبر کتاب عمدۃ القادری شرح بخاری صـ ۳۳۴/۱۱

۸۹- اہل سنت کی معتبر کتاب فتاوی عزیزی صـ ۲۱/۱ از شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی

۹۰- اہل سنت کی معتبر کتاب ازالۃ الخین صـ ۳۶۴/۱ مولانا حیدر علی

۹۱- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ یعقوبی صـ ۲۴۱/۲ ابن واضح

۹۲- اہل سنت کی معتبر کتاب دائرۃ المعارف صـ ذکر زینب

۹۳- اہل سنت کی معتبر کتاب مطالب السؤل صـ ۲۶ م ابن طلحہ شافعی

۹۴- اہل سنت کی معتبر کتاب نور الابصار صـ ۱۳۹ م مومن شبلنجی

۹۵- اہل سنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار صـ ۱۸۱/۷ کتاب الجہاد

۹۶- اہل سنت کی معتبر کتاب تمہید ابو شکور سالمی صـ ۱۵

۹۷- اہل سنت کی معتبر کتاب المسامرہ صـ ۳۱۷ م ابن شریف شافعی

۹۸- اہل سنت کی معتبر کتاب مجمع الزوائد صـ ۲۴۱

۹۹- نواصب کی معتبر کتاب خلافت معاویہ و یزید صـ ۲۷۵ ذکر یزید

۱۰۰- اہل سنت کی معتبر کتاب مدارج النبوۃ صـ ۱۲۶/۱ باب پنجم وصل در خصائص نبیؐ

۱۰۱- اہل سنت کی معتبر کتاب احکام القرآن صـ ۱۱۹/۴

۱۰۲- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ لابن عساکر صـ ۱۰۷/۵

۱۰۳- اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر روح المعانی صـ ۷۲ پارہ ۲۶ سورہ محمد

۱۰۴- اہل سنت کی معتبر کتاب سراج المنیر شرح جامع الصغیر صـ ۸۰/۲ حرف الالف

۱۰۵- اہل سنت کی معتبر کتاب معاویہ اور استخلاف یزید صـ از لعل شاہ بخاری

البدایہ والنہایہ کی عبادت } طبلہ سرنگی اور طنبورہ و دیگر آلات غنا کے بجانے میں یزید شہرت رکھتا تھا نیز شراب پینے اور شکار کرنے میں اور غلاموں کے استعمال ناجائز میں بھی یزید مشہور تھا اور کتے بندر ریچھ پالنے میں بھی نامور تھا چیتے لڑانے اور ریچھ کتے کی لڑائی میں بھی شوق رکھتا تھا اور ہر صبح شراب کے نشہ میں بے ہوش اٹھتا تھا اور بندر کو زرد وز ٹوپی پہنا کر گھوڑے کی سواری کرواتا تھا اور اپنے بندروں کی موت پر سوگ مناتا تھا اور یزید کی موت کا سبب یہ ہے کہ وہ اپنے بندر کو ڈانس کروا رہا تھا کہ بندر نے اس کو کاٹ لیا اور زخم کی خرابی سے یزید مر گیا۔

صواعق محرقہ } معاویہ کے ولی عہد یزید کے کافر ہونے کے بارے اہل سنت علماء کا اختلاف ہے ایک گروہ نے فرمایا ہے کہ یزید کافر تھا اور ایک نے کہا ہے کہ مسلمان تھا اور فاسق و فاجر تھا ظالم و جابر اور شرابی تھا اس کے فسق پر اتفاق کے بعد پھر علماء اہل سنت نے ایک گروہ نے اس کا نام لے کر اس پر لعنت کرنے کو جائز قرار دیا ہے مانند ابن جوزی اور احمد کے

نوٹ: ارباب انصاف آپ نے نواصب کا مایہ ناز خلیفہ دیکھا کہ علماء اہل سنت کا اس کے کافر ہونے میں اختلاف ہے اور فاسق ہونے پر اتفاق ہے اور اس کا نام لے کر لعنت کرنے کی بھی بعض علماء اہل سنت کا اجتہاد اجازت دیتا ہے۔

منہاج السنہ کی عبادت } ترجمہ: شیخ الاسلام احمد بن عبد الحلیم المعروف بابن تیمیہ نے یزید کی ذیل کے الفاظ میں یوں مذمت کی ہے کہ معاویہ کی طرح اس کا مارشل لا سخت تھا یزید کے پاس تلوار تھی اور کسی کو حکومت میں داخل کرنا یا نکالنا اس کے اختیار میں تھا اور سرکاری خزانہ سے کسی کچھ دینا

یا نہ دینا اور مجرمین کو سزائیں دینا بھی اس کے اختیار میں تھا اور یہی معنی ہے اس کے خلیفہ اور بادشاہ ہونے کا اور یزید کا نیک یا بد ہونا اور اللہ کا فرمان بردار یا نافرمان ہونا یہ الگ بات ہے یزید کا تمام افعال میں عادل ہونا یہ عقیدہ اہل اسلام میں سے کسی کا نہیں ہے مخلص۔

نوٹ: ارباب انصاف اپنے دیکھ لیا کہ ابن تیمیہ نے بھی عدالت یزید کی دھجیاں اڑا دی ہیں۔ پس اگر تمام افعال میں تمام کردار میں یزید عادل نہیں تھا تو کچھ افعال میں اس کا فاسق ہونا گویا ابن تیمیہ نے بھی قبول کر لیا اور ابن تیمیہ ناصبی کا کچھ مقدار فسق یزید کو قبول کرنا بھی بڑی بات ہے۔

تطہیر الجنان کی عبادت } ترجمہ: ابن حجر مکی اس کتاب میں لکھتے ہیں کہ نبی پاک نے خواب میں دیکھا کہ بنو امیہ کے ۳۰ افراد آنجناب کے منبر پر بندروں کی طرح ناچ رہے ہیں یہ دیکھ کر نبی کریم کو اتنا صدمہ ہوا کہ حضور پاک کو وقت وفات تک کسی نے ہنستے ہوئے نہیں دیکھا اور وہ تیس بنو مروان ہیں اور یزید بن معاویہ ہیں اور یزید ان میں زیادہ برا اور زیادہ فاسق تھا بلکہ آئمہ اسلام میں سے ایک جماعت نے ان لوگوں کے کفر کا فتویٰ دیا ہے اور حضور کا فرمان کہ میرے دین کی بربادی قریش کے لونڈوں کے ہاتھوں ہوگی اس کلام سے یزید اور بنو مروان ہی مراد ہیں کیوں کہ یہ لوگ یزید بن معاویہ وغیرہ بہت بڑے فاسق اور ظالم تھے۔

نوٹ: ابن حجر مکی وہ شخص ہے جس نے معاویہ کی صفائی میں مذکورہ کتاب ہمایوں بادشاہ ہند کی خواہش پر لکھی تھی اور خاندان نبوت کی آپ یہ کرامت سمجھی کہ معاویہ کو اپنے اسی مایہ ناز وکیل کے قلم سے یہ تحفہ ملا ہے کہ اس کے ولی عہد بیٹے یزید کو ابن حجر نے کافر اور فاسق لکھا ہے۔ پس یزید کا فاسق و فاجر ہونا اہل سنت علماء کا اجماعی مسئلہ ہے۔

نوٹ: ارباب انصاف ہمیں اس رسالہ کے اختصار کی بھی مجبوری ہے کیا کریں، کس کس کتاب کی عبارت پیش کریں تاریخ الخلفاء میں لکھا ہے کہ دین رسول کو دو چیزوں نے برباد کیا ہے۔

۱ جنگ صفین میں قرآن نیزوں پہ اٹھانے کا معاویہ کو عمرو بن عاص کا مشورہ دینا ۲ اور یزید کو خلیفہ بنانے کا معاویہ کو مغیرہ بن شعبہ کا مشورہ دینا حیوۃ الحیوان میں لکھا ہے کہ ایک شافعی عالم فرماتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ اور امام مالک اور امام احمد کا فتویٰ ہے کہ یزید پر اشارۃً لعنت کرنا جائز ہے اور ہم شافعی کہتے ہیں کہ صراحتاً یزید پر لعنت کرنا جائز ہے کیوں کہ یزید شرابی تھا شکاری تھا اور شطرنج کھیلتا تھا تاریخ اسلام ذہبی میں لکھا ہے کہ ماؤں، بہنوں سے زنا کرتا تھا۔

تاریخ اسلام کی عبادت } اہل سنت کے علامہ ذہبی فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن حنظلہ نے دمشق سے واپس آکر یہ رپورٹ دی کہ یزید ماؤں بہنوں اور بیٹیوں سے زنا کرتا ہے اور ہم نے یزید کے خلاف انقلاب کی کوشش اس لئے کی ہے کہ خاموشی کی وجہ سے ہمیں آسمان سے پتھر برسنے کا ڈر ہے۔

نوٹ: ارباب انصاف یزید کے ہاتھوں اس کی اپنی ماں بہن کی عزت محفوظ نہیں تھی پس اہل مدینہ اصحاب نبی کی ماں بہن سے واقعہ حرہ میں جو سلوک اس کے لشکر نے کیا ہے ایک ہزار مجہول النسب بچہ کی پیدائش اس کا ٹھوس ثبوت ہے اور یہ عذر کہ تاریخ دان یزید کے بارے غلط رپورٹ دیتے ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ اگر تاریخ کو چھوڑ دیا جائے تو پھر یزید کا ابن ابی سفیان ہونا ہی ثابت نہیں ہے اور یزیدیت کے ہر پہلو پر غور کرنے کے لئے تاریخ کی ضرورت ہے یزید کی تعریف اور مذمت دونوں میں تاریخ کی احتیاج ہے اور دونوں

میں تاریخ کی احتیاج ہے اور دونوں میں تقابل کر کے پھر دیکھنا ضروری ہے کہ وزنی کیا ہے یزید کی مذمت کے مقابلہ میں اس کی تعریف بالکل صفر رہ جاتی ہے۔

الاصابہ کی عبادت | فوجوہ یشرب الخمر وینکح الحرم فلم یدع شیئاً حتی قال فیہ

ترجمہ: صحابی رسول معقل نے فرمایا کہ یزید شراب پیتا ہے اور محارم سے زنا کرتا ہے بلکہ ہر برائی کرتا ہے۔

سر الشہادتین کی عبادت | مناظر اہل سنت شاہ عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ امام حسینؑ نے یزید کی بیعت اس لئے نہیں فرمائی تھی کہ یزید شرابی تھا فاسق تھا اور ظالم تھا۔

شرح فقہ اکبر کی عبادت | اہل سنت کے علامہ ملا علی بن سلطان القاری الحنفی فرماتے ہیں کہ ابن ہمام نے کہا ہے کہ یزید کو کافر کہنے میں اختلاف ہے کچھ علماء اہل سنت نے یزید کو کافر کہا ہے۔ کیونکہ یزید سے منقول ہے کہ وہ شراب کو پینا حلال سمجھتا تھا اور خاندان نبوت کا قتل عام اس نے اپنے کفار مقتولین بدر کے بدلہ میں کیا تھا۔

مروج الذہب کی عبادت | وما اظہر من شرب الخمر وسیرۃ سیرۃ فرعون بل کان فرعون اعدل منہ فی رعیتہ وانصف منہ لخاصتہ وعامتہ

ترجمہ: اہل سنت کے علامہ مسعودی فرماتے ہیں یزید سے خلق خدا کی نفرت کی وجہ اس کا علانیہ شراب پینا اور عمل میں سیرت فرعون پر گامزن ہونا ہے۔ بلکہ یزید سے تو فرعون بھی زیادہ عادل تھا اپنی رعایا میں ہر خاص و عام سے انصاف کرنے میں بھی۔

تاریخ خمیس کی عبارت } ثم ان اکابر اھل المدینہ نقضوا بیعۃ یزید لسوء سیرتہ ویشرب الخمر

ترجمہ: اہل سنت کے علامہ دیاربکری فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ کے بزرگان دین نے یزید کی بد سیرت ہونے کی وجہ سے اس کی بیعت توڑ دی یزید شراب پیتا تھا۔

مظھری کی عبارت } یزید نے شراب پینا حلال سمجھا تھا اور یہ شعر کہا ہے کہ اگر شراب دین احمد میں حرام ہے تو دین مسیح پر بنا رکھتے ہو پیجیئے۔

ابن خلدون کی عبارت } یزید سے اس کے زمانہ حکومت میں فسق و فجور ظاہر ہوا اور کان یعزلہ معاویہ ایام حیاتہ فی سماع الغنا وینھاہ عنہ اور معاویہ اپنی زندگی میں یزید کو راگ سننے پر ملامت کرتا تھا بلکہ منع کرتا تھا۔

نوٹ: خاندان نبوت کی کرامت ہے کہ ابن تیمیہ کی مانند علامہ ابن خلدون نے بھی یزید کے فاسق ہونے کی گواہی دی ہے اور یہ بھی ایک بڑی بات۔

تاریخ کامل کی عبارت } واللہ انہ لیشرب الخمر واللہ انہ لیسکر حتی یدع الصلوۃ

ترجمہ: اہل سنت کے علامہ فرماتے ہیں کہ راوی نے کہا خدا کی قسم یزید شراب پیتا ہے خدا کی قسم وہ نماز چھوڑ دیتا ہے۔

نوٹ: البدایہ میں وکیل معاویہ نے بھی کئی مقامات میں تسلیم کیا ہے کہ یزید تارک الصلوۃ اور نماز نہ پڑھنے والا فاسق ہے۔

مقتل الحسین } وکان یزید خرج من یومہٖ ذالک الی حوران
کی عبارت } موضع من الشام لیتصید ھنالک

ترجمہ: مرگ معاویہ کے وقت مقام حوران میں یزید شکار کی خاطر گیا تھا

نوٹ تاریخ کامل اور البدایہ میں بھی یزید کے شکار کھیلنے کا ثبوت موجود ہے اور شکاری خلیفہ نامنظور ہے۔

تاریخ ابوالفدا } وکان سکیرا خمیرا یلبس الحریر ویضرب
کی عبارت } بالطنابیر

ترجمہ: امام اہل سنت حسن بصری فرماتے ہیں کہ معاویہ میں چار برائیاں دوزخ میں داخل کرنے والیاں موجود تھی۔

ع۱ حکومت اسلامی پر تلوار سے قبضہ ع۲ زیاد کو بھائی بنانا ع۳ قتل حجر اور ان کے ساتھیوں کا ع۴ اور یزید کو خلیفہ نامزد کرنا۔ یزید ریشم کا لباس پہنتا تھا اور طنبورہ بجاتا تھا۔

نوٹ: تاریخ کامل اور وفاء الوفا میں بھی لکھا تھا کہ یزید طنبورہ بجاتا تھا طبلہ نواز کلاونت گلوکار خلیفہ نامنظور ہے۔

یزید بقول علماء اہل سنت بندروں سے کھیلتا تھا

حیات الحیوان } اہل سنت کے علامہ دمیری لغت قرد میں لکھتے ہیں
کی عبارت } ولقد رب قرد لیزید علی رکوب الحمار و

د سابق بہ صع الخیل کہ یزید کی خاطر ایک بندر کو گدھے کی سواری سکھائی گئی
اور اس بندر نے گھوڑدوڑ کے مقابل میں حصہ لیا۔

نوٹ: علامہ مسعودی لکھتے ہیں کہ یزید کا ایک بندر ابوقیس نامی تھا اور وہ
بڑا خبیث بندر تھا اور جب وہ یزید کی محفل شراب میں آتا تھا تو اس کو تکیہ لگا کر
بٹھایا جاتا تھا اس کے لئے ایک گدھی رام کی گئی تھی اس بندر کو ریشم کی ایک ٹوپی اور
قبا پہنا کر گدھی پر بٹھایا جاتا تھا اور وہ مقابلہ میں اس گدھی کو دوڑاتا تھا اس خبیث
بندر کی تعریف میں کسی شاعر نے یہ دو شعر بھی کہے تھے۔

تمسک ابا قیس بفضل عنانها   فلیس علیها ان سقطت ضمان

ترجمہ: اے ابو قیس لگام گدھی کی پکڑے اگر تو گر پڑا تو گدھی ضامن
نہیں ہے۔

الا من رأى القرد الذی سبقت به   جیاد امیر المومنین اُتان

ترجمہ: کیا کسی نے ایسا بندر دیکھا ہے کہ امیر الفاسقین کے گھوڑوں پر جس
کے ذریعہ گدھی سبقت لے گئی ہو۔

یزید بن معاویہ میں علت ابنہ بھی پائی جاتی تھی

قوم معاویہ کی مایہ ناز کتاب البدایہ والنہایہ ص ۶۴ ج ۹ ذکر عبدالملک بن مروان
وانی واللہ لا اداوی هذه الامه الا بالسیف ولست
بالخلیفة المستضعف یعنی عثمان ولا الخلیفة المداهن یعنی
معاویه ولا الخلیفه المابون یعنی یزید بن معاویه

ترجمہ: عبدالملک بن مروان نے حاجیوں کو یہ خطبہ دیا تھا کہ میں اس

امت مسئلہ کا علاج تلوار سے کروں گا میں مثل عثمان کمزور اور مثل معاویہ مکار و چالاک خلیفہ نہیں ہوں اور مثل یزید بن معاویہ علت اُبنہ کا مریض خلیفہ بھی نہیں ہوں۔

نوٹ: عالم اسلام کو دعوت فکر ہے کہ وہ اپنے اپنے علماء سے دریافت کریں کہ بیچ اس مسئلہ کے ان کا اجتہاد کیا کہتا ہے کہ جو شخص مرواتا ہو کیا وہ فاسق ہے یا نہیں یا وہ امام ہو سکتا ہے یا نہیں یا وہ امام ہو سکتا ہے یا نہیں۔ اسی البدایہ سے پہلے حوالہ گزر چکا ہے کہ ان یزید قد اشتہر بالمعازف وشرب الخمر والغناء والصید واتخاذ الغلمان کہ شکار کھیلنے میں راگ گانے میں شراب پینے میں طبلہ طنبورہ سرنگی بجانے اور لونڈے بازی کرنے کرانے میں یزید بن معاویہ شہرت عام رکھتا تھا پس فخر قوم لوط خلیفہ قوم معاویہ اور نواصب کو مبارک ہو۔

یزید نماز نہیں پڑھتا تھا

۱- قوم معاویہ کی مایہ ناز کتاب البدایہ والنہایہ ص ۱۳۱/۸ ص ۱۳۰/۸ ص ۲۱۹/۸
۲- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل ص ۵۳/۴ ذکر یزید

البدایہ کی عبارت } وکان فیہ ایضا اقبال علی الشھوات وترک بعض الصلوۃ فی بعض الاوقات واماتتھا فی غالب الاوقات۔

ترجمہ: یزید شہوت پرست تھا اور زیادہ تر نماز نہیں پڑھتا تھا۔

کامل کی عبارت } واللہ لیشرب الخمر واللہ انہ یسکر حتی یدع الصلوۃ

ترجمہ: راوی کہتا ہے کہ خدا کی قسم یزید شراب پیتا ہے اور خدا

کی قسم نماز نہیں پڑھتا تھا نوٹ شرابی اور بے نماز امام المسلمین نہیں ہوسکتا۔

یزید طنبورہ بجاتا تھا

تاریخ ابوالفدا اور کامل کی عبارت } وکان سکیراً خمیراً یلبس الحریر ویضرب بالطنابیر ودنی الکامل لیس له دین لیشرب الخمر ویضرب بالطنابیر ولیعزف عنده القیان ویلعب بالکلاب

ترجمہ: یزید شرابی تھا طنبورہ بجاتا تھا ریشم پہنتا تھا کتوں سے کھیلتا تھا اور لونڈیاں اس کے پاس طبلہ سرنگی پر گاتی تھیں۔ نوٹ۔ اس قماش کا شخص فلمی دنیا کا امام ہونا چاہیے شریعت کا امام نہیں ہوسکتا۔

یزید شطرنج کھیلتا تھا اور چیتوں سے شکار کرتا تھا

حیوۃ الحیوان کی عبارت } هو المتصید بالفهود ملاعب بالنرد و مدمن الخمر

ترجمہ: یزید چیتوں سے شکار کھیلتا اور شطرنج بھی کھیلتا اور شرابی تھا

یزید عادل نہیں تھا

لسان اور میزان کی عبارت } مقدوح فی عدالته لیس باهل ان یروی عنه

ترجمہ : یزید فاسق فاجر تھا اس قابل نہ تھا کہ اس کی روایہ پر اعتماد کیا جائے۔

نوٹ : ارباب انصاف یزید اتنا فاسق تھا کہ اس کی کسی ایک روایت پر اعتماد نہیں ہے۔ اور جس کی ایک روایت قبول نہیں ہے اس کی خلافت بدرجہ اولیٰ قبول نہیں ۔

یزید کے کفر اور فسق کا قرآن پاک میں اشارہ ہے

تفسیر مظہری کی عبارت { ومن کفر بعد ذالك فاولئك هم الفاسقون فيه اشارة الى يزيد بن معاويه حيث قتل ابن بنت رسول الله ومن معه من اهل بيت النبوة واهان عترته وافتخر به وقال هذا يوم بيوم بدر

ترجمہ : سورہ نور کی مذکورہ آیت میں قاضی ثناء اللہ عثمانی فرماتے ہیں کہ اس کے بعد جس نے کفر کیا وہ فاسق ہے اس سے مراد یزید بن معاویہ ہے یعنی اس کی طرف اشارہ ہے کیوں کہ اس نے اولاد رسول اہل بیت نبوت کو قتل کیا ہے اور خاندان نبوت عترت رسول کو قتل کر کے فخر کیا ہے کہ روز عاشورہ کربلا میں بدر کے دن کا بدلہ لیا گیا ہے۔

نوٹ : یہ چیز یزید کی ناصبیت کا ثبوت ہے ۔

یزید روزہ نہیں رکھتا تھا

کامل ابن اثیر | قال ابن زبیر اما واللہ لقد قتلوہ طویلا باللیل قیامہ کثیرا فی النہار صیامہ الخ

امام حسینؑ کی شہادت کے بعد عبداللہ بن زبیرؓ نے کہا تھا کہ خدا کی قسم فوج یزید نے ایک ایسے عظیم انسان کو قتل کیا ہے کہ جس کی رات کے وقت عبادت زیادہ تھی اور دن زیادہ اس کے روزہ میں گزرتے تھے اور وہ تلاوت قرآن کے بدلہ غنا اور راگ کو اور روزہ کے عوض شراب پینے کو اور مجلس وعظ و ذکر کے بدلہ کتوں سے شکار کھیلنے کو اختیار نہیں کرتا تھا یعرض فی ذالك بیزید بن معاویہ ابن زبیر نے اپنے مذکورہ کلام میں یزید بن معاویہ پر طنز کیا ہے۔ روزہ نہ رکھنا، شراب پینا، کتوں سے شکار کھیلنا یہ عادات، یزید میں موجود تھی۔

یزید کو امیر المومنین کہنا گناہ ہے اور اس کی سزا بیس کوڑے ہیں

تہذیب التہذیب | یحیٰ بن عبد الملک بیان کرتا ہے کہ ہمیں معتبر اور ثقات راویوں سے معلوم ہوا ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کے پاس ایک مرد نے بیٹھ کر یزید کو امیر المومنین کہا عمر نے اس کا سختی سے نوٹس لیا اور کہا کہ تو یزید کو امیر المومنین کہتا ہے اور پھر عمر نے حکم دیا کہ یزید کے

اس عقیدت مند کو بیس کوڑے مارے جائیں۔ امر بہ فضرب عشرین سوطا

نوٹ: شذرات الذہب لسان المیزان صواعق محرقہ تاریخ الخلفاء اور ینابیع المودۃ میں اسی بات کا ذکر بھی موجود ہے۔

یزید پلید تھا بقول علماء اہل سنت

تحفہ اثنا عشریہ } شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اپنے تحفہ کے
اور فتاوی عزیزیہ } باب گیارہ فصل ۳ روایت گیارہ صہ ۳۷

میں فرماتے ہیں کہ حضرت امام حسینؑ یزید پلید را بر باطل میدانست کہ امام حسینؑ یزید پلید کو باطل پر جانتے تھے۔ نیز اسی تحفہ کے صفحہ ۶ میں ہے کہ شام و عراق کے کمینہ لوگوں نے یزید پلید کے کہنے سے امام حسینؑ کو شہید کیا ہے اور پھر محدث دہلوی اپنے فتاوی عزیزی میں لکھتے ہیں کہ امام حسینؑ کی شہادت پر یزید پلید راضی ہوا پھر صفحہ ۲۲۷ پر لکھتے ہیں کہ مدینہ، مکہ اور کوفہ کے لوگ یزید پلید کے تسلط پر راضی نہ تھے۔

نوٹ: تکمیل الایمان صہ ۹۷ میں شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے اپنی عبارت میں یزید کے یہ القاب لکھے ہیں۔

یزید پلید۔ شارب الخمر۔ تارک الصلوٰۃ۔ زانی۔ فاسق۔ مستحل محارم مبغوض ترین مردم است نزدما۔ مجدد الف ثانی اپنے مکتوبات صہ ۱۵۱ میں فرماتے ہیں کہ یزید بدبخت گروہ فاسقین سے ہے۔

ارباب انصاف ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا کو جواب دینا ہے۔ ہیرا پھیری سے کچھ نصیب نہ ہوگا۔ ازالہ الخفین میں مولوی حیدر علی سنی اور شاہ عبدالعزیز سنی

ان تینوں بزرگوں نے یزید کو پلید اور نجس لکھا ہے اور پلید و نجس وہی انسان ہوتا ہے جو کافر و مشرک ہو پس نتیجہ و فیصلہ قوم معاویہ کے اپنے ہاتھوں میں ہے یہاں نجاست و پلیدگی سے مراد غسل خباثت والی پلیدگی نہیں بلکہ گناہ والی پلیدگی مراد ہے اور جو گناہ انسان کو پلید کرتا ہے وہ کفر و شرک ہے پس پلید شخص امام المسلمین نہیں ہو سکتا۔

یزید کو رحمہ اللہ یا رضی اللہ نہ کہا جائے

فتاوی عبد الحی { و مسلک اسلم آنست کہ ان شقی را بمغفرت و کی عبادت { ترحم هرگز یاد نه باید کرد۔

ترجمہ: مولانا عبد الحی لکھنوی اپنے ایک فتوی میں یزید کی جی بھر کر مذمت کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ زیادہ سلامتی والی راہ یہ ہے کہ یزید کمینہ کو رحمہ اللہ اور رضی اللہ نہ کہا جائے۔

نوٹ: ارباب انصاف قوم معاویہ کے مایہ ناز عالم قاضی ثناء اللہ پانی پتی مستحق لعن است کہ یزید کا کافر ہونا معتبر روایت سے ثابت ہے پس وہ لعنت کا حق دار ہے۔

مولانا احمد رضا خاں بریلوی کا یزید کی بارگاہ میں خراج عقیدت

عرفان الشریعت کی عبادت | یزید پلید علیہ ما یستحقہ من العزیز الحمید قطعا یقینا باجماع اہل سنت ۔

فاسق فاجر جری علی الکبائر تھا اس قدر پر ائمہ اہل سنت کا اطباق و اتفاق ہے صرف اس کی تکفیر و لعن میں اختلاف ہے ۔

نوٹ : اور فاسق و فاجر نبی کریمؐ کا خلیفہ نہیں ہوسکتا ۔

صدر الشریعہ مولانا امجد علی شاگرد رشید احمد رضا کا یزید کی بارگاہ میں نظرانہ عقیدت

بہار شریعت کی عبادت | یزید پلید فاسق و فاجر مرتکب کبائر تھا ۔ آج کل بعض گمراہ کہتے ہیں کہ ہمیں ان کے مقابلہ میں کیا دخل ہمارے وہ بھی شہزادے ، وہ بھی شہزادے ۔ ایسا بکنے والا مردود خارجی ناصبی مستحق جہنم ہے ہاں یزید کو کافر اور ملعون کہنے میں اختلاف ہے ہمارے امام اعظم کا مسلک سکوت ہے یعنی ہم اسے فاسق و فاجر کہنے کے سوا نہ کافر کہیں نہ مسلمان ۔ نوٹ پلید اور فاسق امام نواصب کو مبارک ہو ۔

نوٹ ارباب انصاف موصوف کے استاد گرامی نے اپنی کتاب الملفوظ میں فرمایا ہے کہ یزید کو اگر کوئی کافر کہے تو ہم منع نہیں کریں گے اور خود نہ کہیں اور اپنی کتاب الکوکبتہ الشہابیہ صـ۶ میں فرمایا ہے کہ یزید خبیث سے ظلم و فسق متواتر ہے مگر کفر متواتر نہیں ہے اور اپنی کتاب احسن الوعا صـ۵۲ مین واقعہ

حرہ کے مظالم تفصیل سے ذکر کئے ہیں۔

مولانا اشرف علی تھانوی کا یزید کی جناب میں ہدیہ عقیدت

امداد الفتاوی کی عبارت } یزید فاسق تھا اور فاسق کی ولایت مختلف فیہ ہے نوٹ: تھانوی صاحب کا فتوٰی دیوبندیوں کے لئے باعث عبرت ہے۔

مولانا رشید احمد گنگوہی کا یزید کے بارے فتوٰی

فتاوٰی رشیدیہ کی عبارت } یزید کو کافر کہنے سے احتیاط رکھے مگر فاسق بے شک تھا۔ نوٹ فاسق شخص نبی کریم کا خلیفہ نہیں ہو سکتا۔

بانی دیوبند محمد قاسم نانوتوی کا یزید کے بارے فتوٰی

مکتوبات شیخ الاسلام کی عبارت } الحاصل اہل سنت کے اصول پر یزید کی پہلی حالت بدل گئی بعض کے نزدیک وہ کافر ہو گیا اور بعض کے نزدیک اس کا کفر متحقق نہ ہوا۔

مہتمم دار العلوم دیوبند محمد طیب کا یزید کے بارے میں فتویٰ

شہید کربلا اور یزید | بہر حال یزید کے فسق و فجور پر جب صحابہ کرام
کی عبادت | سب کے سب ہی متفق ہیں۔ پھر ائمہ مجتہدین
بھی متفق ہیں اور ان کے بعد علماء و راسخین محدثین فقہاء نے فسق یزید پر علماء
سلف کا اتفاق نقل کیا ہے۔

یزید کے بارے میں مولانا محمد شفیع اکاڑوی کا فتویٰ

کتاب امام پاک | یزید نیک نہیں تھا بلکہ فاسق و فاجر اور ظالم و شرابی تھا
اور یزید پلید | نوٹ: حجۃ البالغہ میں شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں کہ
وَدعاۃ الضلال یزید بالشام و المختار بالعراق کہ گمراہی کی طرف بلانے
والے دو تھے شام میں یزید اور عراق میں مختار۔ نوٹ جو گمراہی کی طرف بلائے وہ
امام المسلمین نہیں ہوتا۔

تاریخ ملت | آپ نے اپنی جانشینی کے لئے جس شخصیت کو انتخاب کیا تھا
کی عبادت | وہ واقعی اس کے لئے موزوں نہ تھی اور واقعہ ہے کہ خود امیر
معاویہ بھی اسے موزوں نہ سمجھتے تھے امیر تو علیحدہ رہے خود یزید بھی اپنے حالات کو دیکھتے
ہوئے اسے ناممکن سمجھتا تھا۔

نوٹ : معاویہ نے اپنی ناصبیت کی وجہ سے یزید کو خلیفہ نامزد کیا تھا۔

تاریخ اسلام کی عبارت } مولانا اکبر شاہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ کا اپنی زندگی میں یزید کے لئے بیعت لینا ایک سخت غلطی تھی یہ غلطی غالباً محبت پدری کے سبب ہوئی ہے۔

نوٹ : اس غلطی کا بڑا سبب معاویہ کی ناصبیت تھی۔

فتح الباری کی عبارت } وفی هذا اشارة الی ان اول الاغیلمة کان فی سنة ستین وهو کذالك فان یزید بن معاویہ استخلف فیها

ترجمہ : فتح الباری صہ ۸/۱۳ میں ابن حجر عسقلانی نے یہ احادیث لکھنے کے بعد کہ نبی کریم نے فرمایا کہ میری دین کی بربادی قریش کے لونڈوں کے ہاتھوں ہوگی۔ ابوھریرہ کہتے تھے کہ لونڈوں کی حکومت اور سنہ ۶۰ھ کے حوادثات سے خدایا میں پناہ مانگتا ہوں۔ اس کے بعد ابن حجر نے فرمایا کہ دین کو برباد کرنے والے لونڈوں میں پہلا یزید ہے کیوں کہ سنہ ۶۰ھ میں وہ حاکم ہوا ہے۔

دین کی بربادی یزید جیسے لونڈوں کے ہاتھوں سے ہوگی

عمدة القاری کی عبارت } واولهم یزید علیه ما یستحق وکان غالبا ینزع الشیوخ من امارة البلدان الکبار ویولیها الاصاعر من اقاربه

ترجمہ : علامہ بدرالدین عینی ذکر نانی حدیث ہلاک امتی علی یدی اغیلمة

سفہا کی شرح میں فرماتے ہیں کہ ان لونڈوں میں پہلا یزید ہے جو بزرگوں کو بڑے بڑے
شہروں کی حکومت سے ہٹا کر ان کی جگہ اپنے رشتہ دار لونڈے مقرر کرتا تھا۔
نوٹ: جس کے ہاتھوں امت کی ہلاکت ہو وہ امام اور نبی نہیں ہو سکتا۔

مرقات شرح مشکوٰۃ کی عبارت } قولہ علی یدی اغیلمۃ۔ قال المظہر لعلہ ارید بہم الذین کانوا بعد الخلفاء الراشدین مثل یزید وعبد الملک بن مروان

ترجمہ: یہ حدیث کہ دین کی بربادی لونڈوں کے ہاتھوں میں ہے اسے مراد وہ لوگ ہیں جو خلفاء راشدین کے بعد تھے مثلاً یزید بن معاویہ و عبد الملک بن مروان

شرح شفا کی عبارت } والمراد یزید بن معاویہ فانہ بعث الی المدینہ مسلم بن عقبہ

ترجمہ: ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ دین کی بربادی لونڈوں کے ہاتھوں ہوگی اس سے مراد یزید بن معاویہ ہے جس نے مدینہ کو لوٹنے کی خاطر مسلم بن عقبہ کو روانہ کیا تھا۔

سراج منیر کی عبارت } منہم یزید بن معاویہ واضرابہ من احداث ملوک بنی امیہ فقد کان منہم ماکان من قتل اہل البیت۔

ترجمہ: علامہ علی بن احمد فرماتے ہیں کہ دین کی بربادی قریش کے لونڈوں کے ہاتھوں میں ہوگی اسے مراد یزید بن معاویہ اور دوسرے لونڈے بنو امیہ کے ہیں۔

اشعۃ اللمعات کی عبارت } شاہ عبد الحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ مجمع البحار میں لکھا ہے کہ ابوھریرہ کو دین برباد کرنے والے

لونڈوں کے نام معلوم تھے مگر ڈر اور مفسدہ کی وجہ سے ابوھریرہ ان کے نام نہیں بتاتے تھے اور مراد ان سے یزید بن معاویہ اور عبید اللہ بن زیاد وغیرہ ہیں اور حجاج وعبد الملک بن مروان وسلیمان بن عبد الملک۔

مجمع الزوائد وصواعق محرقہ } یقول من بیدل سنتی رجل من بنی امیہ یقال لہ یزید

نوٹ: یزید بن معاویہ نے ہی سنت رسول اللہ کو برباد کیا ہے۔

البدایہ کی عبادت } لا یزال امر امتی قائما بالقسط حتی یکون اول من یلثمہ رجل من بنی امیہ یقال لہ یزید

ترجمہ: نبیؐ پاک نے فرمایا کہ میرے دین کو جو برباد کرے گا وہ ایک مرد ہے بنو امیہ سے اس کا نام یزید ہو گا۔

نوٹ: ارباب انصاف جتنی مذمت کتب اہل سنت میں یزید کی لکھی ہے اتنی مذمت شاید ابلیس کی بھی نہ لکھی ہو اور جتنی گندگی اور کیچڑ یزید پہ موجود ہے نواصب قیامت تک اس کو صاف نہیں کر سکتے۔

یزید کا مدینۃ الرسول کو لٹوانا اور واقعہ حرہ کی پردرد داستان اور دو ہزار خواتین سے فوج یزید کا جبری زنا کرنا

اوجز المسالک کی عبادت } شیخ الحدیث محمد ذکریا فرماتے ہیں کہ یزید کا جو لشکر

مدینے پر حملہ آور ہوا تھا اس میں ستائیس ہزار سوار اور پندرہ ہزار پیادہ تھے تین دن تک قتل و غارت کا بازار گرم رہا دو ہزار خواتین کی آبرو ریزی ہوئی قریش وانصار کے سات سو نمایاں افراد شہید ہوئے غلاموں، عورتوں اور بچوں کی تعداد دس ہزار تھی۔ پھر مسلم بن عقبہ نے اہل مدینہ کو بیعت یزید پر اس طرح مجبور کیا کہ وہ یزید کے غلام ہیں اور ان کی خرید و فروخت کا یزید کو اختیار ہے اور اصحاب حدیبیہ میں سے کوئی بھی نہ بچا۔

اہل مدینہ پہلے روز سے حکومت یزید سے نفرت رکھتے تھے انھیں یزید کے فسق و فجور اور شراب نوشی اور گناہ کبیرہ کی معلومات ملیں تو انھوں نے یزید کی حکومت ماننے سے انکار کر دیا۔

عبداللہ بن حنظلہ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم ہم یزید کے خلاف اس وقت اُٹھے جب ڈرنے لگے کہ ہم پر پتھروں کی بارش نہ ہو یہ شخص امہات اولاد سے نکاح کرتا تھا شراب پیتا تھا اور نماز کو ترک کرتا تھا۔ حادثہ حرہ کے بعد کوئی بدری صحابی زندہ نہ رہا۔ ابن عقبہ نے یزید کو لکھا کہ ہم نے دشمنوں کو تہ تیغ کر دیا ہے جو سامنے آیا اسے قتل کیا جو بھاگا اس کو جا لیا اور جو زخمی ہوا اس کا کام بھی تمام کیا

البدیہ کی عبارۃ { نواصب کا دل پسند مورخ عربی النسل دمشقی فرماتے ہیں کہ مسلم بن عقبہ نے تین دن تک مدینہ کو لوٹنے کا فوج کو اذن دیا اور انه حبلت الف امرأة من اهل المدینه فی تلک الایام من غیر زوج کہ ان دنوں میں ایک ہزار عورت بغیر شوہر کے حاملہ ہوئی اور ہشام بن حسان کہتا ہے کہ ایک ہزار عورت نے اہل مدینہ سے بغیر شوہر کے بچے جنے اور زہری کہتا ہے کہ انصار اور مہاجرین سے جلیل القدر افراد سات سو قتل ہوئے اور دوسری اقوام سے دس ہزار قتل ہوئے ہیں اور یہ واقعہ حرہ ۲۸ ذوالحجہ

سنہ ۶۳ ہجری میں ہوا ہے۔

ابن کثیر دمشقی کا اپنی زبان میں یزید کو خراج عقیدت

البدایہ والنہایہ صفحہ ۲۲۲ جلد ۸ میں یہ سنی مورخ فرماتے ہیں کہ تین دن تک مدینہ منورہ کو لوٹنے کا مسلم بن عقبہ کو حکم دینے میں یزید نے بہت بڑا گناہ کیا ہے اور صحابہ کرام اوران کی اولاد کا قتل عام ہوا ہے اور زیادہ بڑا ہوا اور یہ بھی ذکر ہو چکا ہے کہ یزید نے فرزند نبیؐ امام حسینؑ اوران کے اصحاب کو ابن زیاد سے قتل کروایا ہے اور مذکورہ تین دنوں میں مدینہ نبویہ میں ایسی ایسی برائیاں ہوئی ہیں جن کا بیان کرنا بہت مشکل ہے اور یزید اپنی اس کارروائی سے اپنی حکومت کو مضبوط کرنا چاہتا تھا فقصمہ اللہ قاصم الجبابرۃ پس ہر فرعون کی گردن توڑنے والے حقیقی بادشاہ نے یزید کی گردن توڑ دی۔

نوٹ: ایسے ظالم مصرِ فرعون کی امانت وخلافت نامنظور نامنظور

جو اہل مدینہ کو ڈرائے ملعون ہے

البدایہ صفحہ ۲۲۳ میں لکھا ہے من اخاف اہل المدینہ ظلماً اخافہ اللہ وعلیہ لعنۃ اللہ والملائکہ والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ یوم القیامۃ صرفا ولا عدلا۔

ترجمہ: نبی کریم نے فرمایا کہ جس نے ظلم کرتے ہوئے اہل مدینہ کو ڈرایا خدا اس کو ڈرائے گا اور اس شخص پر خدا تعالیٰ اور فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔

نوٹ: یزید نے چونکہ اہل مدینہ کو ڈرایا بلکہ ان کو قتل کرایا تھا اور فرمان نبیؐ کے باعث وہ لعنتی بنتا ہے پس وکیل معاویہ نے یزید کو لعنت سے بچانے کی خاطر ایک عجیب تاویل کی ہے اور اپنی چھپی ہو ناصبیت کو ظاہر کیا ہے۔

یزید پر لعنت نہ کرنے کا راز

البدایہ ص ۲۲۳/۸ میں لکھا ہے کہ کچھ علماء نے یزید پر لعنت کرنے سے روکا ہے۔

لئلا یجعل لعنه وسیلة الی أبیه أو احد من الصحابة

اور روکنے کی وجہ یہ ہے کہ تاکہ یزید پر لعنت کو اس کے باپ یا کسی اور صحابی پر لعنت کا وسیلہ نہ بنایا جائے۔ اور یزید کی برائیوں کی صفائی میں وہ خطائے اجتہادی والے ھبروسے کام لیتے ہیں وقالوا انه کان مع ذالک اماما فاسقا اور یزید ان برائیوں کے بعد بھی فاسق امام رہا ہے۔ اس کے بعد ابن کثیر نے مسلم بن عقبہ کا جہنم واصل ہونا ذکر کیا ہے اور پھر خود یزید کا مسلم کے بعد خود بخود جہنم میں پہنچنا ذکر فرمایا ہے اس کے بعد فوج یزید کے ہاتھوں مکہ کی بربادی کا ذکر کیا ہے۔ پھر ترجمہ یزید ذکر کیا ہے اور مذمت یزید میں احادیث نقل کی ہیں۔

ارباب انصاف مدینہ منورہ میں واقعہ حرہ اور صحابہ کرام و اہل اسلام کا

قتل عام کروانا اور مکہ مکرمہ میں خانہ خدا پر پتھر برسانا اور کربلا میں خاندان نبوت کا قتل عام کروانا۔

یزید بن معاویہ کے یہ تین وہ سیاہ کارنامے ہیں جن کی وجہ سے عالم اسلام کی گردنیں شرم سے جھکی ہوئی ہیں اگر مدینہ پاک میں بنو امیہ کا ستر سالہ بڈھا اپنی غلطی سے قتل ہو گیا تھا تو اس کا افسوس کیا جائے اور ہزاروں کی تعداد میں اصحاب رسول کا مدینہ میں قتل عام ہو جائے تو اس کا نام نہ لیا جائے یہ بے انصافی ہے

یزید شقی کا حضرت عائشہ سے شادی کی ارزو کرنا

مدارج کی جلد ۲ در بعض کتب گفتہ اند کہ یزید شقی طمع کرد عبادت ہے در عائشہ صدیقہ

ترجمہ: شاہ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ جناب ابوبکر کے داماد حضرت طلحہ نے ام کلثوم بنت ابی بکر سے شادی سے قبل یہ آرزو فرمائی تھی کہ نبی کریم کی وفات کے بعد میں حضرت عائشہ سے شادی کروں گا پس آیت تحریم نازل ہوئی اور بعض کتب میں یہ بھی لکھا ہے کہ یزید شقی نے بھی حضرت عائشہ سے شادی کرنے میں طمع کیا تھا اور اس کو آیت تحریم سنائی گئی تھی پھر وہ رک گیا۔

نوٹ: یہ ہے نواصب اور خوارج کا چھٹا خلیفہ جس کی بے حیائی اور جہالت کا یہ عالم تھا کہ ماں عائشہ سے بھی شادی کرنے پر تیار ہو گیا تھا۔

قبر یزید کی شان

اہل سنت کی معتبر کتاب مروج الذہب ص۶۳ ذکر ایام یزید

وهلك يزيد بحوارين من ارض دمشق و فی ذالك يقول رجل من عنزة يا ايها القبر بحوارينا ضممت شر الناس اجمعينا

ترجمہ: یزید ۶۴ ہجری ۱۷ صفر ۳۴ سال کی عمر میں نواحات دمشق میں مقام حوارین میں ہلاک ہوا تھا اور جہاں دفن ہوا اس قبر کے بارے ایک شاعر کہتا ہے اے وہ قبر جو مقام حوارین میں ہے جس نے دنیا کے تمام بدکاروں سے بھی بدترین کو اپنے اندر چھپایا ہے۔

نوٹ: ارباب انصاف ہم نے جو کچھ بھی یزید کے بارے پیش کیا ہے وہ کتب اہل سنت سے پیش کیا ہے اور جو نظریہ علماء اہل سنت کا یزید کے بارے میں ہے کہ یا تو وہ کافر تھا اور یا وہ فاسق تھا اور پھر اس کی تفصیل وار برائیاں اگر دیانت اور انصاف کے ساتھ اس موضوع پر غور کیا جائے تو یزید اس قابل نہیں ہے کہ اس کو سیدنا لکھا جائے یا اس کے نام کے ساتھ رح لکھا جائے اور اگر دعاء مغفرت گناہ گاروں کے لئے ہی ہے تو پھر قاتلان عثمان کو بھی سیدنا اور رحم اللہ علیہ لکھا جائے ارباب انصاف خاندان نبوت کے قاتلوں کے لئے دعا مغفرت کرنا اور قاتلان عثمان پر لعنت کرنا بھی ناصبیت کی بہت بڑی دلیل ہے۔

مدینۃ الرسول میں بحکم یزید مجاورین قبر نبیؐ کا قتل عام

بیان: چونکہ اختصار بھی اس رسالہ کا مدنظر ہے لہذا ثبوت کے لئے محققین درج ذیل کتب اہل سنت کی طرف رجوع کریں۔ (۱) البدایہ والنہایہ (۲) اسد الغابہ فی تمیز الصحابہ (۳) الاصابہ فی تمیز الصحابہ (۴) الاستیعاب فی اسماء الاصحاب (۵) تاریخ اسلام از ابن عثمان ذہبی یا ان کی مثل دوسری کتب ہم صرف نمونہ کے طور پر چند عدد نامور ہستیوں کا ذکر کرتے ہوئے اور وہ بھی ایک فہرست کی صورت میں پیش خدمت ہے۔

۱۔ معقل ابن سنان الاشجعی صحابی
۲۔ عبداللہ ابن زید ابن عاصم صحابی
۳۔ حارث بن عبداللہ ابن کعب الانصاری صحابی
۴۔ معاذ ابن الحارث ابو حلیمہ انصاری صحابی
۵۔ واسع ابن حبان مشرف بیعت رضوان صحابی
۶۔ سعد بن حبان مشرف بیعت رضوان صحابی
۷۔ محمد بن ابی الجہم صحابی
۸۔ محمد بن عمرو ابن حزم صحابی
۹۔ محمد ابن ابی ابن کعب
۱۰۔ عبدالرحمٰن ابن ابی قتادہ

۱۱- عبدالرحمٰن ابن حو یطیب ابن عبدالعزیز

۱۲- جبیب ابن ابی السیر	۲۲- عمر بن ثابت بن قیس
۱۳- یزید ابن ابی السیر	۲۳- محمد بن ثابت بن قیس
۱۴- محمد بن اسلم ابن بجرہ الانصاری	۲۴- یزید بن ثابت بن قیس
۱۵- ثابت ابن مخلد صحابی	۲۵- افلح مولیٰ ابی ایوب انصاری
۱۶- عبداللہ ابن زمعہ صحابی	۲۶- کثیر بن افلح انصاری
۱۷- عبدالرحمٰن ابن حاطب صحابی	۲۷- ام سلمہ زوجہ رسولؐ کے دو نواسے
۱۸- عمران ابن ابی انس صحابی	۲۸- عبداللہ بن مطیع کے سات بیٹے
۱۹- ابوبکر بن عبداللہ بن عمر بن خطاب	۲۹- زید بن ثابت کاتب وحی کے سات بیٹے
۲۰- یعقوب ابن طلحہ بن عبیداللہ	۳۰- عبداللہ بن حنظلہ غسیل الملائکہ
۲۱- المسور ابن عبدالرحمٰن ابن عوف	ان کے آٹھ بیٹے دو برادر تین بھتیجے

نوٹ: جنگ حرہ کی داستان بڑی پُر درد ہے اس جنگ میں فوج یزید نے اہل مدینہ کا قتل عام کیا ہے اور ان کی خواتین سے زنا بالجبر کیا ہے الآمان ہمارے معاصر مولانا سید لعل شاہ بخاری نے اپنی کتاب معاویہ اور استخلاف یزید بجواب تحقیق مزید علی خلافۃ معاویہ ویزید میں جنگ حرہ کے مقتولین کی کس قدر تفصیل بیان فرمائی ہے اور اگر سید صاحب کو کچھ خاص مجبوریاں نہ ہوتی تو شہداء جنگ کربلا کی بھی کچھ تفصیل بیان کرتے تاہم اس زمانہ میں کہ جب یزید کی حمایت میں ناصبی علماء نے کھل کر میدان میں کام کرنا شروع کیا ہے سید لعل شاہ کا اور مولانا محمد شفیع اکاڑوی کا اور دیگر علماء اہل سنت کا یزید کی مذمت میں آواز اٹھانا اور یزید کے خلاف رسالے تحریر کرنا یہ ایک اچھا اقدام ہے۔

نواصب اور وکلاء یزید کو دعوت انصاف

ہم نے جن کتابوں سے یزید کے فسق و فجور کے فتاوی نقل کئے ہیں یہ کتابیں بلند پایہ اشخاص کی ہیں اور ان کے مصنفین بھی اہل سنت کے علماء اور امام ہیں معاذ اللہ یہ لوگ شلغم یا گاجر مولی نہیں ہیں اور جب ان علماء اہل سنت نے غزالی کے فتوی کو اور مدینہ قیصر والی حدیث کو یزید کے بارے کوئی اہمیت نہیں دی تو پھر غزالی ناصبی کے فتوی کو اچھالنا اور باقی تمام فتاوی کو عبید فاروق کی طرح ہضم کر جانا اور ڈکار بھی نہ لینا یہ دیانت نہیں ہے۔

اگر عالم اسلام کو دعوت انصاف دینا ہے تو نواصب کو چاہیے کہ یزید کے بارے تصویر کے دونوں رخ پیش کریں ایک طرف یزید کی تعریف میں غزالی کی دلیل ہے تو دوسری طرف یزید کی مذمت میں علماء سنت کا نگارہ بھی ہے۔

اور اگر ایک طرف حدیث مدینہ قیصر ہے تو دوسری طرف قاتل اولاد نبی کے لئے جہنم کا اعلان بھی ہے اور اہل مدینہ کو ڈرانے والے کے لئے لعنت کا طوق بھی ہے۔

گناہ گار تو دنیا میں کئی گزرے ہیں مثلاً بقول نواصب قاتلان عثمان بھی گناہ گار تھے۔ آخر نواصب نے ان بچاروں کے لئے رحمت کے تمام دریچے بند کر لئے ہیں وہ بھی کلمہ گو تھے۔ ان کی حمایت میں نواصب کیوں چپ ہیں کیا اس حدیث سے کہ جو لا الہ الا اللہ پڑھ لے گا اس کے لئے جنت کی بشارت ہے قاتلان عثمان کا جنتی ہونا ثابت نہیں ہوتا نواصب کی تمام ہمدردیوں کا مرکز یزید ہی ہے آخر اس میں راز کیا ہے۔ ہم تو غور و فکر کے بعد اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ جس دل میں

خاندان نبوت سے دشمنی موجود ہے وہ اس دشمنی کی آگ کو یزید کی تعریف کر کے بجھاتا ہے اور اگر اس کھجلی کا یہی علاج ہے تو ہماری دعا ہے کہ اللہ پاک اس کھجلی کو اور زیادہ کرے (آمین)

معاویہ ثانی نے دمشق کے منبر پر اعلان کیا کہ یزید خلافت کے لائق نہ تھا

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ صہ ۱۳۴
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب حیات الحیوان صہ ۸۸ / ۱ الاوز
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ خمیس صہ ۳۰۱ / ۲ ذکر معاویہ ۲
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ینابیع المودۃ صہ ۳۲۷ / ۲ ذکر معاویہ صغیر
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ یعقوبی صہ ۲۴۰ / ۲ ″ ″
۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مقتل الحسینؑ صہ ۱۸۴ / ۲ فصل ۱۵

صواعق: وان جدی معاویہ نازع الامر اھلہ ومن ھو احق به منه علی بن ابی طالب ثم قلد ابی الامر وکان غیر اھل له ملخص۔

ترجمہ: علامہ شہاب الدین احمد بن حجر مکی فرماتے ہیں کہ مرگ یزید کے بعد اس کا بیٹا معاویہ بن یزید تخت نشین ہوا اور اس نے یہ خطبہ دیا کہ خلافت اللہ کی رسی ہے اور میرے دادا معاویہ بن ابی سفیان نے اس خلافت کے بارے اس ذات سے جھگڑا کیا تھا جو خلافت کی زیادہ حق دار اور وہ علی بن ابی طالب

ہے پھر میرے دادا نے ایسے امور کا ارتکاب کیا جو آپ کو معلوم ہیں پھر وہ مر گیا اور قبر میں اپنے گناہ کی سزا بھگتے گا پھر میرا باپ، یزید خلیفہ بنا اور وہ خلافت کے لائق نہ تھا اور فرزند نبیؐ کے ساتھ جھگڑا کیا اور پھر مر گیا اور وہ بھی اپنی قبر میں اپنے گناہ کا رہین ہے پھر معاویہ بن یزید رونے لگا اور کہا یہ ایک بڑی بات ہے کہ ہمیں یزید کے برے انجام کا پتہ ہے تحقیق اس نے عترت رسولؐ کو قتل کیا ہے شراب پینا حلال کیا ہے اور کعبہ کو ویران کیا ہے مجھے اس خلافت کی ضرورت نہیں ہے آپ جانیں اور آپ کا کام، نوٹ اختصار کی مجبوری کے باعث عربی عبارت کم کر دی ہے۔

تاریخ خمیس کی عبارت { علامہ دیار بکری فرماتے ہیں کہ مرگ یزید کے بعد اس کے بیٹے معاویہ ثانی نے ایک خطبہ دیا اور اس میں اقرار کیا کہ میرا باپ یزید کان غیر خلیق للخلافۃ علی امۃ محمدؐ کہ وہ امت محمدؐ میں خلیفہ ہونے کے لائق نہ تھا۔

حیوۃ الحیوان کی عبارت { ولقد کان ابی یزید لسوء فعلہ غیر خلیق بالخلافۃ علی امۃ محمد

کہ میرا باپ یزید امت محمدؐ میں خلیفہ ہونے کے لائق نہ تھا۔

نوٹ: ارباب انصاف آپ نے ملاحظہ فرمالیا کہ یزید بن معاویہ اتنا فاسق و فاجر اور بدکردار تھا کہ اُس کے فسق و فجور کی وجہ سے اس کی اولاد کو بھی اُس کی حکومت سے نفرت ہو گئی اور اس کے ولی عہد بیٹے معاویہ ثانی نے مجمع عام میں اعلان کیا کہ یزید میرا باپ اپنے فسق و فجور کے باعث امت محمد میں خلافت کے لائق نہ تھا۔

معاویہ کبیر کا خود اقرار کرنا کہ یزید خلافت کے لائق نہیں ہے

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ صہ ۱۱۸/۸ ترجمہ معاویہ
۲- اہل سنت کی معتبر کتاب تطہیر الجنان صہ ۵۲ بر حاشیہ صواعق
۳- اہل سنت کی معتبر کتاب نصائح الکافیہ صہ ۴۸ از علامہ محمد بن عقیل شافعی
۴- اہل سنت کی معتبر کتاب تذکرہ خواص الامہ صہ ۱۶۱ ذکر یزید
۵- اہل سنت کی معتبر کتاب سیر اعلام النبلاء صہ ۱۰۵/۳ از امام ذہبی

البدایہ کی عبارۃ } وقد اصابته لوقة فی اخر عمره فکان یستر وجهه ویقول لولا هوای فی یزید لابصرت رشدی

ترجمہ: خاندان نبوت سے جنگ اور ان پر سب اور یزید کو خلیفہ نامزد کرنے کی وجہ سے) معاویہ کو آخر عمر میں لقوہ ہو گیا تھا اور اس کا منہ ٹیڑھا اور کج ہو گیا اور خود کہتا تھا کہ جو عضو میرا ظاہر تھا اس پر عذاب نازل ہوا ہے اور اگر میری یزید سے محبت نہ ہوتی تو راہ ہدایت مجھے نظر آرہی تھی۔

نوٹ: از باب انصاف معاویہ کا مایہ ناز وکیل ابن حجر مکی اس لقوہ پر ان الفاظ میں تبصرہ کرتا ہے فیه غایة التسجیل علی نفسه بان یزید اعمت علیه طریق الهدی واوقعت الناس بعده مع ذالک الفاسق المارق فی السودی کہ معاویہ کا یہ افسوس کہ لولا هوای فی یزید اس کلام میں خود معاویہ نے اپنے خلاف گواہی دی ہے کہ یزید کی محبت نے معاویہ کو اندھا کر دیا تھا اور

امت محمد کو اسی محبت کی وجہ سے اس یزید فاسق و فاجر اور گمراہ کے حوالہ کر دیا۔
میرے محترم قارئین یزید کا فاسق و فاجر ہونا اور خلافت کے لائق نہ ہونا وہ بات ہے جس کا اقرار یزید کے باپ معاویہ نے بھی کیا ہے اور اس کے بیٹے معاویہ ثانی نے بھی کیا ہے اور قوم معاویہ اگر طاغیہ شام کی صفائی میں خطا اجتہادی والا طنبورہ بجائیں تو ہم یہ جواب دیں گے کہ مجتہد کے لئے عادل ہونا ضروری ہے اور علماء اہل سنت نے معاویہ کبیر کے فسق کی خود گواہی دی ہے۔

سیر اعلام النبلا کی عبادت } ان اخوف ما اخاف شئ عملته فی امرک

ترجمہ: جس چیز کا مجھے زیادہ ڈر ہے وہ اے یزید تجھے خلیفہ نامزد کرنا ہے یہ کام جو میں نے کیا ہے اس کا مجھے زیادہ خطرہ ہے۔
نوٹ: تاریخ مدت ص ۵۵ میں قاضی زین العابدین فرماتے ہیں کہ یہ واقعہ ہے کہ خود امیر معاویہ بھی (یزید) کو موزوں نہ سمجھتے تھے امیر تو علیحدہ رہے خود یزید بھی اپنے حالات کو دیکھتے ہوئے اسے ناممکن سمجھتا تھا۔
نوٹ: ارباب انصاف ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا کو جواب دینا ہے افراد خانہ کے حالات ایک دوسرے سے پوشیدہ نہیں ہوتے پس یزید کے حالات اس کے والدین اور اس کی اولاد سے پوشیدہ نہیں تھے۔ اسی لئے تو معاویہ نے یزید کو خلیفہ نامزد کیا تھا تو اس کو ضمیر ملامت کرتا تھا اور وہ اپنی اس فحش غلطی کا اقرار کرتا تھا اور بعض اوقات یزید کو بھی اپنی غلطی سے آگاہ کرتا تھا۔ پھر یزید کے ہلاک ہونے کے بعد چونکہ معاویہ ثانی یزید کا بیٹا اپنے باپ کی خلوت، جلوت سے پوری طرح آگاہ تھا۔ پس اس نے تخت نشین ہوتے ہی یزید کی برائی اور فسق و فجور سے مسلمانوں کو آگاہ کیا۔

خلاصۃ الکلام یزید کی ولی عہدی کی اصل وجہ معاویہ کی ناصبیت ہے معاویہ کے دل میں خاندان نبوت کی دشمنی اس طرح کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی کہ وہ برداشت نہیں کر سکتا تھا کہ حکومت اسلامیہ خاندان نبوت کے کسی فرد کو ملے۔ اگر معاویہ مخلص ہوتا تو اس کے بعد خاندان نبوت کی حکومت قائم ہو سکتی تھی۔ ہمارا تمام عالم اسلام سے یہ سوال ہے کہ بقول نواصب خاندان نبوت میں کوئی خلیفہ برحق نہیں ہے ہم پوچھتے ہیں کہ خاندان نبوت کیوں بقول نواصب نااہل تھا اس میں حکومت کرنے کی صلاحیت کیوں نہ تھی اور تمام قابلیت اور صلاحیت بنو امیہ میں کیوں جمع ہو گئی تھی کیا معاذ اللہ حق تعالیٰ نے اپنے نبی کے خاندان کو عقل و دانش سے محروم خلق کیا ہے یا دنیاوی حکومت کو حق تعالیٰ نے خاندان نبوت کے لئے شجر ممنوعہ قرار دیا ہے یا مسلمانوں کا قصور ہے کہ ان کی مذہبی غیرت گوارا نہیں کرتی کہ وہ خاندان نبوت کے کسی فرد کی حکومت کو قبول کریں یا بنو امیہ جیسے ظالم حکمرانوں کا قصور ہے کہ انہوں نے اپنے ظلم و ستم سے مسلمانوں کو بھی دبا دیا اور خاندان نبوت کو بھی برباد کر دیا بہتر یہی ہے کہ خاندان نبوت کی مظلومیت کا بنو امیہ کی ناصبیت کو ذمہ دار قرار دیا جائے

یزید کو خلیفہ نامزد کرنے والی اسمبلی اور اس کا صدر غیر عادل تھے

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب شرح مواقف ص۷۴۵ المقصد السابع
۲- اہل سنت کی معتبر کتاب شرح مقاصد ص۳۰۷ ج۲ المبحث السابع
۳- اہل سنت کی معتبر کتاب شرح عقائد نسفی ص۱۰۰

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ہدایت الشیعہ صـ۳۱ ازمولانا رشید احمد گنگوہی
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سنن الکبری صـ۱۷۴/۸ قتال اہل بغی ۔
۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتاوی عزیزی صـ۲۲۵
۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ صـ۳۹۴ باب گیارہ مقدمہ ۶
۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت صـ۱۵۶/۲
۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ مدینہ دمشق صـ۳۳۱/۱ باب مذمت اہل شام

شرح مواقف کی عبادت ـ { والذی علیہ الجمھور من الامۃ وھو ان المخطئ قتلۃ عثمان و محاربوا علی لانھما امامان فیحرم القتل والمخالفۃ قطعا الا ان بعضھم کالقاضی ابی بکر ذھب الی ان ھذہ التخطیہ لا یبلغ حد التفسیق و منھم من ذھب الی التفسیق کالشیعۃ وکثیر من اصحابنا

ترجمہ: جمہور امت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ قاتلان عثمان حضرت علیؑ سے جنگ کرنے والے گناہ گار تھے۔ کیوں کہ وہ دونوں امام تھے اور ان کی مخالفت اور قتل حرام تھا اور کچھ امت کا مثل قاضی اکبر وغیرہ کے نظریہ تھا کہ مذکورہ گنہ حد فسق تک نہیں پہنچتا اور بعض لوگوں کا مانند شیعوں کے اور زیادہ اہل سنت کے یہ نظریہ ہے کہ قاتلان عثمان اور حضرت علیؑ سے جنگ کرنے والے فاسق وفاجر ہو گئے۔

نوٹ: کتاب المواقف قاضی عضد الدین کی مایہ ناز تصنیف ہے اور اس کی ایک بڑی شرح علامہ سید شریف علی بن محمد الجرجانی نے کی ہے المتوفی ۸۱۶ اور علامہ جرجانی نے صاف لکھا ہے کہ حضرت علیؑ سے جنگ کرنے والوں کو اہل سنت کا زیادہ مقدار فاسق اور فاجر جانتی ہے اور معاویہ بن ہند حضرت علیؑ سے جنگ

کرنے والوں میں سرفہرست ہے پس فیصلہ قوم معاویہ کے اپنے ہاتھوں میں ہے
فاسق کی تو گواہی بھی قبول نہیں ہے پس اگر وہ کسی کو خلیفہ نامزد کرے تو وہ
مردود ہے نامنظور ہے۔

یزید کو خلیفہ نامزد کرنے والا ظالم اور فاسق تھا

شرح مقاصد کی عبارت } ان ما وقع بین الصحابہ من المحاربات والمشاجرات یدل بظاھرہ علی ان بعضھم قد حاد
عن طریق الحق و بلغ حد الظلم و الفسق وکان الباعث الحقد والعناد
والحسد واللداد وطلب الملك والریاسہ والمیل الی اللذات
والشھوات۔

ترجمہ: صحابہ کرام میں جو جھگڑے ہوئے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ کچھ صحابہ
راہ حق سے ہٹ گئے تھے اور ظالم و فاسق ہونے کی حد کو پہنچ گئے تھے اور ان کی
وجہ کینہ اور حسد تھا اور لذت پرستی تھی اور طلب ملک، طلب ریاست اور طلب
حکومت تھی۔

نوٹ: ارباب انصاف علامہ سعدالدین تفتازانی نے ایک محتاط انداز میں
صاف بتا دیا کہ حضرت علی سے جنگ کرنے والا ظالم تھا فاسق تھا حاسد تھا دنیا کی
حکومت کا لالچی تھا۔ اور ایسا شخص خواہ خود خلافت کا دعویٰ کرے یا یزید کو خلیفہ
دونوں خلافتیں نامنظور، نامنظور۔ اور اسی علامہ نے پھر شرح عقائد نفسی میں
بھی یہ لکھا ہے کہ خلفاء راشدین کے بعد اماموں اور امراء سے ظلم اور فسق ظاہر
ہوا ہے اور خلفاء راشدین کے بعد معاویہ کا نمبر آتا ہے اور تحفہ اثنا عشریہ ص ۱۴

باب میں لکھا ہے جو حضرت علیؓ سے بغض کی وجہ سے جنگ کرے وہ اہل سنت کے نزدیک کافر ہے۔ ارباب انصاف غور کریں۔

سنن الکبریٰ کی عبادت } عن عمارؓ لاتقولوا کفر اھل الشام ولکن قولوا فسقوا و ظلموا۔

ترجمہ: جناب عمار یاسر فرماتے ہیں کہ تم یہ نہ کہو کہ اہل شام نے کفر کیا ہے بلکہ یہ کہو انہوں نے ظلم اور فسق کیا ہے۔

نوٹ: امام اہل سنت ابوبکر احمد بن الحسین البیہقیؒ نے بھی سنن کبریٰ میں حق بیان کرنے کا حق ادا کر دیا اور حضرت علیؓ سے جنگ کرنے والے کو ظالم اور فاسق قرار دیا ہے۔ (مبارک)

فتاویٰ عزیزی کی عبادت } سوال: حضرت معاویہ اور مروان کو برا کہنے کے بارے میں اہل سنت کے نزدیک کیا ثابت کیا ہے۔

جواب: اہل بیت کی محبت فرائض ایمان سے ہے نہ کہ لوازم سنت اور محبت اہل بیت سے ہے کہ مروان علیہ اللعنۃ کو برا کہنا چاہیے اور اسے دل سے بیزار رہنا چاہیے علی الخصوص اس نے نہایت بدسلوکی کی حضرت امام حسینؓ اور اہل بیت کے ساتھ اور کامل عداوت ان حضرات سے رکھتا تھا اس خیال سے اس شیطان سے نہایت ہی بیزار رہنا چاہیے۔ لیکن حضرت معاویہ بن ابی سفیان صحابی ہیں۔ آنجناب کے بارے میں علماء اہل سنت میں اختلاف ہے علماء ماوراء النہر اور مفسرین اور فقہا کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ کے حرکات جنگ و جدل جو حضرت علیؓ مرتضیٰ کے ساتھ ہوئیں وہ صرف خطاء اجتہادی کی بنا پر تھیں۔ محققین اہل حدیث نے بعد تتبع روایات دریافت کیا ہے کہ یہ حرکات شائبہ نفسانی سے خالی نہ تھے اس تہمت سے خالی نہیں کہ جناب ذی النورین حضرت عثمان کے معاملہ میں جو

تعصب امویہ و قرشیہ میں تھا اسی کی وجہ سے یہ حرکات حضرت معاویہ سے وقوع میں آئے جس کا غایت نتیجہ یہی ہے کہ وہ مرتکب کبیرہ اور بغاوت قرار دیئے جائیں ۔ والفاسق لیس باھل اللعن یعنی فاسق قابل لعن نہیں ہے الخ ماخوذ از سوالات عشرہ شاہ بخارا

نوٹ : شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے صاف الفاظ میں اعلان فرمایا ہے کہ حضرت علیؑ سے جنگ کرنے میں معاویہ نے گناہ کبیرہ کیا ہے اور فاسق ہو گیا ہے البتہ فاسق پر لعنت نہ کی جائے ۔

ھدایت الشیعہ کی عبارت } رشید احمد گنگوہی کا فیصلہ کہ امیر شام عادل نہ تھا ص۳ اور معاویہ کا محاربہ حضرت امیر کے ساتھ جو ہوا ہے تو اہل سنت اس کو کب بھلا اور جائز کہتے ہیں ۔ اور صدہا آیات ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ فسق و گناہ کبیرہ سے مسلمان کافر نہیں ہوتا ۔

نوٹ : یہ علامہ اہل سنت جو قطب عالم مشہور ہے ۔ اس نے بھی معاویہ کے فاسق ہونے کا محتاط انداز میں اقرار کیا ہے اور ان مذکورہ علماء اہل سنت کو نواصب کا یہ کہنا کہ یہ تقیہ باز رافضی تھے ۔ دین دشمن سبائی تھے متعہ کی پیداوار تھے یہ رویہ نواصب کا نہایت افسوسناک ہے میں عالم اسلام کو دیانت اور انصاف کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا قاضی عضد الدین اور علامہ سعد الدین تقیہ باز رافضی سبائی تھے کیا شاہ عبدالعزیز اور رشید احمد گنگوہی متعہ کی پیداوار تھے ۔ اگر یہ بات ہے تو پھر سوائے چند نواصب کے کوئی بھی عالم اہل سنت کا قابل اعتبار نہیں ہے اور یہ سودا اہل اسلام کو بہت مہنگا پڑے گا ۔

اگر تسلی نہیں ہوئی تو اور سنیں

فتاوی عزیزی کی عبادت } صہ ۱۲۳ کتب خانہ رحیمیہ دیوبند۔ بہتر ہمیں است کہ ایں لفظ (سب) را بوظاہرش جاری باید داشت نہایت کار آنکہ ارتکاب این فعل شنیع یعنی سب یا امر سب از معاویہ بن ابی سفیان لازم خواہد امد ولیس ھذا باول قارورۃ کسرت فی الاسلام چہ مرتبہ سب کمتر از قتل وقتال است لما ردی فی الحدیث الصحیح سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر وھرگاہ قتال وامر بالقتال یقینی الصدور است ازاں گریز نیست بالجملہ اصلح ہمیں است کہ دے را مرتکب کبیرہ باید دانست الخ

ترجمہ: صہ ۲۱۳ مطبوعہ سعید کمپنی کراچی معاویہ کا سعد بن ابی وقاص کو یہ حکم دینا کہ ابو تراب کو گالیاں دینے سے آپ کو کیا چیز روکتی ہے۔ اس کیس کی صفائی میں شاہ عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ بہتر یہی ہے کہ اس لفظ (سب) سے اس کا ظاہر معنی سمجھا جائے غایۃ الامر اس کا یہی ہوگا کہ ارتکاب اس فعل قبیح بڑے کام کا یعنی سب (گالیاں) یا حکم سب حضرت معاویہ سے صادر ہونا لازم آئے گا۔

تو یہ کوئی پہلا برا کام نہیں ہے جو اسلام میں ہوا ہے اس واسطے کہ درجہ گالیاں کا قتل اور قتال سے بہت کم ہے چنانچہ حدیث میں وارد ہے مومن کو گالیاں دینا فسق ہے اور اس کے ساتھ جنگ کرنا کفر ہے اور جب قتال اور حکم قتال کا

صادر ہونا یقینی ہے اس سے چارہ نہیں تو بہتر یہی ہے کہ مرتکب کبیرہ کا جا
چاہیے اور ہر جگہ خطاء اجتہادی کو دخل دینا بیباکی سے خالی نہیں ۔

نوٹ :

ارباب انصاف ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا تعالیٰ کو جواب دینا ہے
خیانت و ہیرا پھیری سے کچھ نصیب نہ ہوگا مذکورہ عبارت میں ہر شخص دیانتدا
سے غور کرے شاہ عبدالعزیز نے دیانت داری سے دو باتوں کو تسلیم کیا
۱۔ معاویہ کا حضرت علیؑ کو گالیاں دینا ۲۔ اور معاویہ کا گناہ کبیرہ کا ارتکاب
اور عالم اسلام میں یہ مسلم ہے کہ آدمی گناہ کبیرہ سے فاسق ہو جاتا ہے ۔

تحفہ اثنا عشریہ ص } اگر از جماعۃ شام بالیقین کسے
کی عبادت } معلوم کینم کہ عداوت و بغض
امیر داشت بہ قدرے کہ تکفیر آن جناب یا لعن
سب آن عالی جناب می کرد او را بالیقین کافر خواہی
دانست

ترجمہ : اگر ہمیں یقین کے ساتھ معلوم ہو جائے کہ اہل شام میں
کوئی حضرت علیؑ کے ساتھ دشمنی رکھتا تھا یا حضرت علیؑ پر لعنت اور گالیاں
تھا تو ہم اس کو یقین کے ساتھ کافر جانیں گے ۔

عالم اسلام کو دعوت انصاف

ارباب انصاف سات عدد کتب اہل سنت کی عبارات سے ہم نے آپ
سامنے پیش کر دی ہیں اور ہم نے ان عبارات سے یہی سمجھا ہے کہ معاویہ حض

علیؑ سے جنگ کرنے کے باعث اور آنجناب کو گالیاں دینے کے باعث فاسق و فاجر ہوگیا تھا اور جس طرح کتب اہل سنت سے اس کا فسق ثابت ہے اس طرح معاویہ کی اس گناہ کبیرہ سے توبہ ثابت نہیں ہے اور کہاوت مشہور ہے کہ یک نہ شد دو شد۔ ہم شیعہ لوگ تو فسق معاویہ سے بحث کرتے ہیں مگر مناظر اہل سنت شاہ عبدالعزیز کی فتاوی عزیزی اور تحفہ اثنا عشریہ کی دونوں عبارتوں کو ملایا جائے تو معاویہ کا کفر ثابت ہوتا ہے کیوں شاہ صاحب نے فتاوی عزیزی کی عبارت میں تسلیم کیا ہے کہ معاویہ حضرت علی کو سب کرتا تھا گالیاں دیتا تھا۔ تحفہ اثنا عشریہ کی عبارت میں تسلیم کیا ہے کہ جو شخص حضرت علیؑ پر معاذاللہ لعنت کرتا تھا یا گالیاں دیتا تھا وہ کافر ہے۔ پس ان عبارات کے بعد فیصلہ کرنا تو معاویہ کے اپنے ہاتھوں میں ہے۔

عالم اسلام کو دوبارہ دعوت انصاف

ہر شخص کو خدا تعالیٰ کے حضور میں جواب دینا ہے ہم نے ایک سو عدد کتب اہل سنت سے یزید بن معاویہ کا بدکردار ہونا، ظالم ہونا، فاسق ہونا و فاجر ہونا ثابت کیا ہے اور اس کے باپ کا بھی فسق و فجور حقوق کے حساب سے ہم نے اسی رسالہ میں کتب اہل سنت سے ثابت کیا ہے اور کتب اہل سنت سے یہ بھی ثابت کیا ہے کہ ظالم اور فاسق امام اور خلیفہ نہیں ہو سکتے۔

پس معاویہ اپنے کردار کے باعث نہ ہی خلیفہ تھا اور نہ ہی اسے کوئی حق پہنچتا تھا کہ وہ یزید جیسے فاسق و فاجر کو خلیفہ نامزد کرے۔ پس خلافت معاویہ و یزید قرآن و سنت کی روشنی میں نامنظور اور مردود ہے اور ہمیں کوئی مجبوری

بھی نہیں ہے آج جب کہ تقریباً چودہ سو سال بنو امیہ کی ظالمانہ حکومت کو ختم ہوئے ہو گئے ہیں ہم خاندان نبوت کے طیب و طاہر اماموں کو چھوڑ کر بنو امیہ کے فساق و فجار لوگوں کی عقیدت کا دم بھریں بنو امیہ خود بھی ناصبی تھے اور ان کے عقیدتمند بھی ناصبی ہیں اور گروہ نواصب کو خاندان نبوت سے دشمنی کے صلہ میں سوائے عذاب النار کے اور کچھ نصیب نہ ہوگا۔ خاندان نبوت زندہ باد اور بنو امیہ مردہ باد، عقیدت اہل بیت زندہ باد اور ناصبیت مردہ باد

امام اور خلیفہ میں عدالت کی شرط لگا کر علماء اسلام نے خلافت معاویہ یزید کی دھجیاں اڑا دی ہیں

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ازالہ الخفاء ص۲۰ ذکر شرائط امامت
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شرح موافق ص۷۳۱ المقصد الثانی
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شرح مقاصد ص۲۷۱ الفصل الرابع فی الامامہ
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الاحکام السلطانیہ ص۸ للماوردی
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الاحکام السلطانیہ ص۹ از قاضی ابو یعلی
۶۔ اہل سنت کی معتبر تحفہ اثنا عشریہ ص۱۷۴ باب ۷ در امامت عقیدہ ۳
۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب

ازالہ الخفاء کی عبارت { واز انجملہ آنست کہ عدل باشد یعنی مجتنب از کبائر غیر مصر بر صغائر و صاحب مروت باشد۔ واز انجملہ انست کہ مجتہد باشد

ترجمہ: شاہ ولی اللہ محدث دہلوی حنفی سنی خلافت کے شرائط میں بیان فرماتے ہیں کہ خلیفہ کو مرد اور عاقل ہونا چاہیے اور عادل بھی ہونا چاہیے اور عدالت کا مطلب یہ ہے کہ بڑے گناہوں سے وہ دور ہو اور چھوٹے گناہ بار بار نہ کرے اور مجتہد ہو۔

شرح مقاصد کی عبارت { لابد للامۃ من امام ویشترط ان یکون مکلفا مسلما عدلا حرا ذکرا مجتھدا شجاعا

ترجمہ: علامہ سعدالدین عمر تفتازانی فرماتے ہیں کہ امت کے لیے اور اس امام میں ان باتوں کا ہونا ہے کہ وہ عاقل اور مسلمان ہو اور عادل و آزاد ہو اور مرد ہو۔ مجتہد اور بہادر ہو۔

شرح مواقف کی عبارت { نعم یجب ان یکون عدلا فی الظاھر لئلا یجور فان الفاسق ربما یصرف الاموال فی اغراض نفسہ فیضیع الحقوق۔

ترجمہ: عضدالدین اور علامہ سید شریف علی بن محمد الجرجانی فرماتے ہیں کہ امام اور خلیفہ کے لئے عادل ہونا واجب اور ضروری ہے تاکہ وہ ظلم نہ کرے کیوں کہ فاسق کبھی مال کو ذاتی مطلب اور غرض خرچ کرتا ہے۔

کسی خلیفہ کو حق نہیں کہ بغیر شوری کے اپنے بیٹے کو خلیفہ نامزد کرے

نوٹ: امام ماوردی نے الاحکام السلطانیہ صہ۸ میں لکھا ہے کہ جب کوئی خلیفہ اپنے بعد کسی اور کو خلیفہ نامزد کرنا چاہے تو فعلیہ ان یجتھد رایہ فی الاحق بھا والاقوم بشروطھا پس اس خلیفہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ کوشش کرے اور ایسے شخص کو تلاش کرے جو خلافت کا زیادہ حق رکھتا ہو اور شرائط خلافت میں زیادہ مضبوط ہو اور پوری کوشش کے بعد اگر ایسا آدمی مل جائے۔ تو فان لم یکن ولداً ولا والداً جاز ان ینفرد بعقد البیعۃ لہ اگر وہ امیدوار خلیفہ کا بیٹا یا باپ نہیں ہے تو اس وقت وہ اس کو بغیر کسی کے مشورہ کے خود ہی ولی عہد بنا سکتا ہے۔

نوٹ: قاضی ابو یعلی نے اپنی کتاب الاحکام السلطانیہ میں خلیفہ کے شرائط میں لکھا ہے کہ خلیفہ کو قریشی اور عادل ہونا چاہیے ارباب انصاف حکم قرآن بھی مذکور ہو چکا ہے کہ اللہ تعالی کی طرف سے کوئی عہدہ کسی ظالم کو نہیں پہنچے گا اور علماء اسلام کا فیصلہ بھی پیش کر دیا گیا ہے کہ کوئی فاسق امام نہیں ہو سکتا اور معاویہ و یزید کے بارے میں تاریخ اسلام سے یہ رپورٹ بھی پیش کر دی گئی ہے کہ یہ دونوں باپ بیٹا غیر عادل تھے پس خود معاویہ کی اپنی خلافت غیر عادل ہونے کے باعث صحیح نہ تھی اور اسی لیے اسے یہ حق بھی نہیں تھا کہ وہ اپنے فاسق بیٹے کو اپنے بعد خلیفہ نامزد کرے۔ وکیل آل محمد کی تمام عالم اسلام سے یہ

اپیل ہے کہ وہ میرے پیش کردہ حوالہ جات پر بھی غور فرماوے اور بیعت یزید کے سلسلہ میں معاویہ نے جو چالاکیاں کی ہیں۔ ان پر بھی غور فرمایئے۔ معاویہ نے اپنی اور اپنے فاسق بیٹے کی خلافت کے بارے جو دھاندلی کی ہے اس کو کوئی مسلمان برداشت نہیں کرتا اور ان کی خلافت کو شرعی خلافت کا نام دینا تاریخ اسلام سے یا ناواقفیت ہے اور یا بغاوت ہے۔

بیعت یزید کے وقت بیت المال میں معاویہ نے جو گھپلے مارے ہیں اور مال غربا کو رشوت میں جس طرح بہایا ہے ابن عمر کو لاکھ درم دینا اس کا ٹھوس ثبوت ہے۔

نواصب وکلاء معاویہ بن یزید کو ہم دعوت انصاف دیتے ہیں کہ قرآن حدیث سے وہ کوئی ایک ایسا ثبوت پیش کریں کہ جس سے فاسق اور خائن کی قیادت امامت خلافت جائز ثابت ہوتی ہو۔ ہاں وہ حدیث کہ امام مسجد فاسق بدکردار ہو سکتا ہے یہ حدیث نہیں ہے تم نے خانہ خدا اور آئمہ مسجد کو رسوا کرنے کی خاطر ایک پھندہ بنایا ہوا ہے۔

تحقیق مزید در فسق یزید

یزید نے امام حسنؑ فرزند نبیؐ کو زہر دیا تھا

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب عقائد الاسلام صد ۲۳۲ از عبد الحق حقانی

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب عون المعبود شرح سنن ابی داود صد — کتاب اللباس باب فی جلود النمور

۳- اہل سنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ ص۸۲ باب ۱۰ فصل ۳
۴- اہل سنت کی معتبر کتاب سرالشہادتین ص۲۶ ذکر وفات امام حسنؑ
۵- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ ابوالفدا ص۱۸۳ ذکر امام حسنؑ
۶- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ الخلفا ص۱۹۲ ذکر وفات امام حسنؑ
۷- اہل سنت کی معتبر کتاب نور الابصار ص۱۲۳ ذکر وفات امام حسنؑ
۸- اہل سنت کی معتبر کتاب شواہد النبوۃ ص
۹- اہل سنت کی معتبر کتاب نزل الابرار ص۸۳ ذکر وفات امام حسنؑ

عون المعبود کی عبارت } وکان وفاۃ الحسن بن علیؑ مسموما سمته زوجته جعدہ باشارۃ یزید بن معاویہ سنۃ تسع وار بعین او بعدھا

ترجمہ: مولانا شمس الحق فرماتے ہیں کہ امام حسنؑ کی وفات اس طرح ہوئی ہے کہ آنجناب کو ان کی زوجہ جعدہ بنت اشعث نے یزید بن معاویہ کے مشورہ سے زہر دیا اور امام پاک نے ۴۹ ھجری یا کچھ بعد میں وفات پائی ہے۔

سرالشہادتین کی عبارت } شاہ عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ امام حسنؑ کی وفات کا سبب یہ تھا کہ آنجناب کی زوجہ جعدہ بنت اشعث نے ان کو زہر دیا تھا۔ اور جعدہ کو یزید بن معاویہ نے گمراہ کیا تھا اور اس کو کہا تھا کہ میں تیرے ساتھ شادی کروں گا جب جعدہ نے امام کو زہر دیا تھا اس کے بعد اس نے یزید سے کہا کہ وعدہ وفا کرو مگر یزید نے بے وفائی کی۔

نوٹ: ارباب انصاف قاتل اولادِ نبیؐ یزید بن معاویہ کو اگر نواصب نے درجہ امامت و خلافت دینا ہے تو پھر قاتلان عثمان کو بھی کوئی انعام دینا چاہیئے کیونکہ انہوں نے بھی ایک کارنامہ سرانجام دیا۔

صواعق } ابن حجر مکی فرماتے ہیں کہ امام حسنؑ کی وفات کا سبب یہ تھا کہ
المحرقہ } آنجناب کی زوجہ جعدہ بنت اشعت کو یزید بن معاویہ نے
گمراہ کیا تھا اور اس عورت کو یہ طمع دیا کہ میں تیرے ساتھ شادی کروں گا اور ایک
لاکھ درہم بھی دوں گا اور جب جعدہ نے امام پاک کو زہر دے کر شہید کر دیا تو
نوٹ : ارباب انصاف اسی رسالہ میں بیان گزر چکا ہے کہ جناب امام
حسنؑ کو معاویہ نے زہر دیا تھا مگر بعض علماء نے زہر دینے کی نسبت یزید بن معاویہ
کی طرف دی ہے ۔ اور ہم ان تمام حوالہ جات سے اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ امام
پاک کو زہر دینے کے جرم میں معاویہ اور یزید دونوں باپ بیٹا شریک تھے ۔
نوٹ ۲ محمود احمد عباسی ناصبی کذاب نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ
امام حسنؑ کی وفات تپ دق، ٹی بی سے ہوئی ہے مگر علماء اہل سنت نے اس کذاب
کے جھوٹ کا پردہ چاک کر دیا ہے ۔ مولانا محمد شفیع اوکاڑی سنی نے اپنی کتاب امام
پاک اور یزید پلید میں اور ملک غلام علی نے اپنی کتاب خلافت و ملوکیت پر اعتراضات
کا تجزیہ میں اپنے بزرگ علماء کے ارشادات جمع کئے ہیں کہ امام حسنؑ کی وفات کا
سبب یہ ہے کہ آنجناب کو ان کی بیوی جعدہ بنت اشعت کے ہاتھوں یزید بن
معاویہ نے زہر دلوایا تھا ۔

اعتراض :

نواصب سلفلق ماں کی اولاد نے یہ سوال بھی پیدا کیا ہے کہ عقل تسلیم نہیں
کرتی اور بعید ہے کہ کوئی بیوی اس طرح بدبخت ہو کہ اپنے ہاتھوں سے اپنے شوہر
کو زہر دے ۔ پس ناممکن ہے کہ یزید نے امام پاک کی زوجہ سے سازباز کی ہو
اور زوجہ نے امام حسن کو خود زہر دیا ہو ۔

جواب : معاویہ اور یزید کے نایہ ناز وکیل حافظ ابو الفدا ابن کثیر

دمشقی اپنی کتاب البدایہ والنہایہ صفحہ ۲۵۸ میں ذکر حکومت مروان میں عباسی ناصبی کے روحانی آباؤ اجداد کو یوں خراج عقیدت پیش کیا ہے کہ مروان کا باپ حکم بن عاص نبی کریم کا بہت بڑا دشمن تھا اور نبی پاک نے اُسے مدینہ پاک سے نکال کر طائف کی طرف دفع کر دیا تھا اور خود مروان قتل عثمان کا بہت بڑا سبب تھا اور عثمان کی طرف سے جھوٹے خط بنا کر لکھتا تھا اور خاندان نبوت پر ہر جمعہ کو لعنت کرتا تھا، اور اپنے بیٹے عبدالملک و عبدالعزیز کے لئے اہل شام سے بیعت لی اور خالد بن یزید بن معاویہ کو نظر انداز کر دیا کیوں کہ خالد کو مروان خلافت کے لائق نہیں جانتا تھا۔

ثم ان أم خالد دبرت امر مروان فسمته ويقال وضعت على وجهه هو نائم وسادة فمات مخنوقا ثم ان اعلنت الصراخ

(یزید کے بعد بیوہ یزید عاتکہ نامی عورت سے مروان نے شادی کی تھی) اسی عورت ام خالد عاتکہ زوجہ مروان نے تدبیر کی اور عباسی ناصبی کے محبوب خلیفہ مروان کو زہر دیا اور بعض نے کہا کہ زوجہ مروان نے اس کو یوں ہلاک کیا تھا کہ مروان سویا ہوا تھا اور اس کی زوجہ نے مروان کے منہ پر تکیہ رکھ دیا اور اس کی سانس بند ہو گی اور جہنم وصول ہوا۔

پھر وہ زوجہ خود رونے پیٹنے لگی اور علامہ شہاب الدین ابن عبداللہ اندلسی مالکی نے اپنی کتاب عقد الفرید صفحہ ۲۶۱/۲ ذکر مروان کو پر یوں سونے پہ سہاگہ ڈالا ہے کہ مروان خالد بن یزید سے خطرہ تھا پس مروان نے اس کو ذلیل کرنے کے لئے اس کی ماں عاتکہ بیوہ یزید سے شادی کی ایک دن بھرے دربار میں خالد کو گالیاں دی فقال له مروان وكان فحاشا يا ابن رطبة الاست

مروان بدزبان تھا اور خالد کو کہا کہ مرطوب دبر والی عورت کے بیٹے یہ

کر خالد روتا ہوا ماں کے پاس آیا اور کہا کہ آج مروان نے لوگوں کے سامنے میری توہین کی ہے۔ ماں نے اس کو دلاسا دیا اور کہا اس کے بعد مروان آپ کو کچھ نہیں کہے گا پھر مروان ام خالد کے پاس آیا اور اس کے پاس سویا زوجہ مروان ام خالد نے کنیزوں کو حکم دیا کہ مروان کے منہ پر گدہ ڈال کر اس کی سانس بند کر کے ہلاک کر دو پس اسی طرح اس کو جہنم واصل کیا گیا۔ ثم تحوین فصحن و شققن ثیابہن یا امیر المومنین یا امیر المومنین پھر ام خالد اور وہ کنیزیں اس حجرہ سے باہر نکلی اور چیخنے لگی اور اپنے کپڑے پھاڑنے لگی اور بین کرنے لگی (اور اسی موقع سے خود ہی مارا اور خود ہی پیٹا کی کہاوت کا آغاز ہوا) مروان کے بعد عبد الملک خلیفہ بنا اور فقال لھا تکہ ام خالد ولا ان یقول الناس انی قتلت بابی امرأۃ لقتلتک کہ لوگوں کے یہ کہنے کا اگر ڈر نہ ہوتا کہ میں نے ایک عورت کو اپنے باپ کے بدلہ قتل کیا ہے تو آج میں تجھے اپنے باپ مروان کے بدلہ ضرور قتل کرتا۔

دعوت انصاف ہے وکلاء بنو مروان کا، مروان محبوب خلیفہ ہے اور اس کو اس کی اپنی بیوی کے ہاتھوں زہر ملنا یہ کیس مروان کے اپنے گھر کا ہے اور اسی سے معلوم ہوا کہ عورت کا کوئی اعتبار نہیں ہے لالچ یا حسد یا کسی دکھ کی وجہ سے ممکن ہے کہ بیوی بھی اپنے شوہر کو زہر پلا دے پس جعدہ بنت اشعث کا امام حسنؑ کو زہر دینا کوئی امر محال نہیں کہ جس کے قبول کرنے سے وکلاء بنو امیہ کو تکلیف ہوئی ہے در اصل بات یہ ہے کہ اشعث بن قیس جناب ابوبکر کا بہنوئی تھا اور خاندان نبوت سے یہ شخص مخلص نہیں تھا جنگ صفین میں اس نے جنگ رکوانے میں معاویہ کی حوصلہ افزائی کی ہے اور امیر المومنین علیؑ بن ابی طالب کے قتل میں بھی اس کا مشورہ شامل تھا جیسا کہ

قوم معاویہ کے مایہ ناز وکیل ابن سعد نے الطبقات الکبری ص۳۶ ذکر شہادت حضرت علیؑ میں لکھا ہے کہ

وبات عبد الرحمٰن بن ملجم تلك الليلة عزم فيها ان يقتل عليا يناجي الاشعث بن قيس الكندي في مسجده حتى كاد ان يطلع الفجر فقال له الاشعث فضحك الصبح فقم عبد الرحمٰن بن ملجم

نے جس صبح حضرت علیؑ کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا تھا اسے قبل اسی رات وہ مسجد کوفہ رات بھر اشعث بن قیس سے مشورہ کرتا رہا اور جب طلوع فجر قریب آیا تو اشعث نے عبدالرحمن کو کہا کہ اب تم اٹھو صبح طلوع ہو چکی ہے۔

یہ اشعث بد باطن تھا یہ خود حضرت علیؑ کے قتل میں شریک ہے اور اس کی بیٹی نے امام حسنؑ کو زہر دیا ہے اور اس کے بیٹے محمد بن اشعث نے میدان کربلا میں جب خاندان نبوت کا قتل عام بحکم یزید ہوا تو آل رسولؐ کو قتل کرنے میں بھرپور حصہ لیا ہے اور بخاری شریف میں لکھا ہے کہ نبی کریمؐ کو بھی بیماری کی حالت میں کچھ ازواج نے کوئی دوا جبراً پلائی تھی اور تفسیر قمی میں ان ازواج کے نام بھی لکھے ہیں کہ جنہوں نے وقت اخیر نبی کریمؐ کو زہر پلایا تھا۔ جب قلم یہاں پہنچا تو اس کا پھٹ گیا آگے کیا لکھوں۔

اسی لئے تو وکلاء بنو امیہ شور کرتے ہیں کہ روافض کی کتابوں کو نہ پڑھا جائے مگر ارباب انصاف جو حقائق تاریخ میں آگئے ان سے وکلاء بنو امیہ کا باپ بھی انکار نہیں کر سکتا۔

اعتراض:

اگر اشعث بن قیس ابوبکر کا بہنوئی بڑا آدمی تھا تو حضرت علیؑ نے اس کو کوفہ میں کیوں رہنے دیا تھا۔

جواب :۔ جرم سے پہلے عدالت اسلامی میں سزا نہیں ہے اسی لئے خدا نے شیطان کو جرم سے پہلے فرشتوں میں رہنے کی اجازت دے دی تھی۔ اور مدینہ پاک میں قرآن گواہ ہے کہ منافقین بھی رہتے تھے ۔
اور شب عقبہ جن لوگوں نے نبی کریم کی ناقہ ڈرا کر حضور پاک کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا تھا وہ بھی مدینہ کے باشندہ تھے اور بخاری شریف گواہ ہے کہ کئی عدد صحابہ کو قتل کرنے کی نبی کریم سے اجازت طلب کی گئی مگر آنجناب نے یہی فرمایا کہ دنیا کیا کہے گی کہ محمدؐ اپنے اصحاب کو قتل کرواتا ہے خلاصہ الکلام جس طرح اصحاب کہف نے ایک کتے کو برداشت کیا تھا اسی طرح حضرت نوح اور لوط نبی نے اپنی دوزخی اور منافق بیویاں برداشت کیں اسی طرح امام حسنؑ نے جعدہ بنت اشعث کو برداشت فرمایا تھا ۔

جعدہ بنت اشعث کا بُرا انجام

مولانا محمد شفیع اوکاڑوی اپنی کتاب امام پاک اور یزید پلید صـ ۱۲۳ میں لکھتے ہیں کہ یزید یہ سمجھتا تھا کہ چونکہ یہ بری طرح ناکام ہوئی ہے اگر زندہ چھوڑ گیا تو یہ اس راز کو فاش کرے گی ۔ پس یزید نے اس کو اپنے اہل کاروں کے ذریعہ سمندر میں پھکوا دیا ۔

اعتراض :

وکلاء معاویہ نے یہ سوال بھی اٹھایا ہے کہ اگر جعدہ نے امام حسنؑ کو زہر دیا تھا تو اس پر مقدمہ کیوں نہیں چلوایا گیا ۔
جواب : مقدمہ کس کی عدالت میں پیش کیا جاتا ہے اس وقت گورنر مدینہ

کامروان تھا اور کتاب اہل سنت روضہ الشہدا صفحہ ۱۸۶ باب ۶ اور کتاب اہل بیت امام پاک اور یزید پلید صفحہ ۱۲۳ میں لکھا ہے کہ یزید کمینہ نے امام حسنؑ کو اپنے گورنر مروان کے وسیلہ سے اس طرح شہید کیا تھا کہ وہ زہر یزید نے مروان کو بھیجا اور کارروائی کا حکم دیا مروان نے ایک کنیز ایسونیہ رومیہ جو بڑی دلالہ تھی کو بلایا اور پوچھا کہ تو امام حسنؑ کے گھر آتی جاتی ہے اس نے کہا ہاں مروان نے کہا کہ تو ایک کام ہمارا انجام دے میں تجھ کو تین ہزار دینار دوں گا۔ پھر مروان نے اس کو کام بتایا کہ کسی طرح امام حسنؑ کی بیوی جعدہ کو اس طرح بہکاؤ کہ امام حسنؑ تو عورتوں کو طلاق دیتا ہے اور چند روز بعد تم کو بھی طلاق ملنے والی ہے اگر تم چاہتی ہو کہ ملک عرب کی ملکہ بن کر رہو تو معاویہ کے ولی عہد یزید کی ایک خواہش پوری کر دو وہ تم سے شادی کرے گا اور ایک لاکھ درہم بھی دے گا اور تمہیں چاہتا بھی ہے۔ دلالہ نے آنا جانا شروع کر دیا اور جعدہ کو گمراہ کرنے کی خوب کوشش کی گئی ایک دن جعدہ نے پوچھا کہ یزید کی خواہش کیا ہے دلالہ نے کہا کہ اگر تم تیار ہو جاؤ تو میں بتاؤں القصہ کہ چند ملاقاتوں میں اس مکار دلالہ نے جعدہ کو گمراہ کر دیا اور مروان کی طرف سے حفاظت کی ذمہ داری کا یقین بھی دلا کر اس کو بتایا کہ اپنے شوہر امام حسنؑ کو زہر دے کر قتل کر دو پھر وہ مراد پوری ہو گئی بد نصیب جعدہ تیار ہو گئی اور چند مرتبہ کبھی شہد میں اور کبھی کھجوروں میں زہر ملا کر دیا مگر معمولی تکلیف کے بعد شفا ہوتی رہی اور مروان کو برابر حالات کی خبر پہنچتی رہی آخر میں مروان نے تھوڑا ایسا ہوا زہر الماس ایسونیہ کو دیا کہ پانی میں ملا کر دو جب وہ پلایا گیا تو اس نے اندر جا کر جگر اور آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور قے آنا شروع ہو گئی اور جگر اور آنتیں کٹ کٹ کے باہر آنے لگیں امام پاک کی شہادت کے بعد مروان نے جعدہ کو اپنے پاس بلایا اور دو غلام اور تین کنیزوں کے ہمراہ اس کو یزید کے پاس دمشق روانہ کر دیا اور یزید کو سارا حال لکھ کر ارسال

کیا اور تاکید کی کہ جعدہ کو پوشیدہ رکھا جائے ورنہ راز فاش ہونے کا خطرہ ہے یزید کے پاس جعدہ پہنچی تو اس نے شادی سے انکار کر دیا اور تین روز کے بعد چار آدمیوں کو تیار کیا کہ اس عورت کو جزیرہ فیل لے جاؤ اور اس کو گھوڑے کی دم سے باندھ کر خوب دوڑاؤ اور پھر سمندر میں پھینک دو پس اسی طرح کیا گیا۔

دعوت انصاف

ارباب انصاف جب حکومت معاویہ اور یزید نے خود ہی امام حسنؑ کو زہر دلوا کر شہید کروایا تھا تو بنو ہاشم کس حکومت سے فریاد کرتے اور کس عدالت میں مقدمہ دائر کرتے۔ پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ بعض اہل تاریخ نے قتل امام حسنؑ کی ذمہ داری معاویہ پر ڈالی ہے اور جب قتل امام پاک کی خبر دمشق میں معاویہ کے پاس پہنچی تو معاویہ نے سجدہ شکر کیا تھا اور خوشی منائی تھی۔

اگر تسلی نہیں ہوئی تو اور سنیں

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سنن ابی داود ص ۶۸/۴ کتاب اللباس باب فی جلود النمور
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب عون المعبود شرح سنن ابی داود ص
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب بذل المجہود شرح سنن ابی داود
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تیسیر الباری ترجمہ و تشریح البخاری ص از وحید الزمان
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتاوی عزیزی ص ۲۲۵ سعیدی کراچی
۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ و النہایہ ص ۱۳۸/۸ ذکر ترجمہ معاویہ
۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ خمیس ص ۲۹۴/۲ ذکر حسنؑ

سنن ابی داود کی عبارت

جناب مقدام بن معدیکرب اور ایک اسدی معاویہ کے پاس آئے۔ معاویہ نے کہا اے مقدام کیا تمہیں

معلوم ہے کہ حسنؓ بن علیؑ وفات پا گئے ہیں پس مقدام نے انا اللہ پڑھا معاویہ نے کہا کہ کیا تو اس امر کو مصیبت سمجھتا ہے مقدام نے کہا میں کیسے اس کو مصیبت نہ سمجھوں نبیؐ پاک نے امام حسنؑ کو گود میں بٹھایا تھا اور فرمایا تھا یہ حسنؑ مجھ سے ہے اور حسینؑ علیؑ سے ہے فقال الاسدی جمرة اطفاها اللہ کہ امام حسنؑ ایک انگارہ تھے جس کو اللہ نے بجھا دیا ہے یہ بات اسدی نے معاویہ کے سامنے کہی تھی ۔

نوٹ: علامہ خلیل احمد چشتی نے اپنی کتاب مولیٰ اور معاویہ صہ ۳۳۲ میں بحوالہ تیسیر الباری، شرح بخاری لکھا ہے کہ خود معاویہ نے کہا تھا کہ حسنؑ ایک انگارہ تھا جسے اللہ نے بجھا دیا اور ملک غلام علی سنی نے اپنی کتاب خلافت و ملوکیت پر اعتراضات کا تجزیہ صہ ۳۳۸ میں لکھا ہے کہ علامہ وحید الزمان حیدرآبادی نے اپنی کتاب تیسیر الباری کے متعدد مقامات پر لکھا ہے کہ امیر معاویہ کا دل اہل بیعت سے صاف نہ تھا اور فتاوی عزیزی میں شاہ عبد العزیز نے لکھا ہے کہ حرکات او خالی از شائبہ نفسانی نہ بود - کہ معاویہ کی حرکتیں بد باطنی سے خالی نہ تھیں اور ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ صہ ۱۴۰/۸ میں لکھا ہے کہ معاویہ صحابہ کرامؓ اور علماء سے تو تھا مگر ولکن ابتلی بحب الدنیا کہ دنیا کی محبت میں پھنسا ہوا تھا ۔

اور ملک غلام علی نے عون المعبود اور بزل المجہود کی عبارات اپنی کتاب صہ ۳۴۰ میں نقل کی ہیں اور ہم بھی انہیں قارئین کے سامنے پیش کرتے ہیں ۔

عون المعبود کی عبارت } مولانا شمس الحق حقانی فرماتے ہیں والعجب کل العجب من معاویہ کہ معاویہ سے بڑا تعجب ہے فانہ ماعرف قدر اھل البیت کہ اس نے اہل بیت کی قدر و منزلت کو نہ پہچانا حتی قال

قال حتیٰ کہ ایسی بات کہہ دی کیوں کہ امام حسنؑ کی موت یقیناً بہت بڑی مصیبت
تھی اور حضرت مقدام کو اللہ جزائے خیر دے کہ کلمۂ حق ادا کرنے میں انہوں
نے خاموشی اختیار نہ کی اور مومن مخلص کی یہی شان ہے اور اسدی مرد نے جو کچھ
کہا وہ معاویہ کو خوش کرنے کے لئے کہا تھا اور اس کے قریب ہونے کے لئے کہا
تھا انما قال الاسدی ذالک القول الشدید السخیف لان معاویہ
کان یخاف علی نفسہ من زوال الخلافۃ اس اسدی نے یہ سخت اور
گھٹیا بات معاویہ کے سامنے اس لئے کہی تھی کہ (امام حسنؑ کی موجودگی میں معاویہ
کو اپنی حکومت کے زوال کا خطرہ تھا

بذل المجھود میں مولانا خلیل احمد صاحب فرماتے ہیں کہ فقال الاسدی
کی عبارت { طلبا لرضاء معاویہ وتقربیاً الیہ الخ کہ اسدی
کا یہ کہنا کہ حضرت حسنؑ ایک انگارہ تھے جسے اللہ نے بجھا دیا۔ اس نے یہ بات
معاویہ کو خوش کرنے کے لئے اور اس کے قریب ہونے کے لئے کہی تھی جب حضرت
مقدام نے معاویہ کی خاطر داری کے لئے اس اسدی کی گستاخی خاندان نبوت کی
شان میں سنی تو کہا ۔

امانا فلا ابرح الیوم حتی اغیظک واسمعک فیہ ماتکرہ
کما اسمعتنی ما اکرہ کہ آج میں نہ ہلوں گا جب تک آپ کو غصہ نہ دلاؤں اور
آپ کو ایسی بات نہ سناؤں جو آپ کو ناپسند ہے جس طرح کہ آپ نے مجھے ایسی
بات سنائی ہے جو مجھے ناپسند ہے پھر حضرت مقدام نے کہا کہ نبی پاکؐ نے ریشم
اور سونا پہننے سے مردوں کو منع کیا تھا اور یہ چیزیں تیرے گھر میں تیری اولاد
استعمال کرتی ہے ۔

نوٹ : ارباب انصاف آج قوم معاویہ توہین صحابہ کے خلاف احتجاج کرتی

ہے اور مرتکب کے خلاف حکومت سے سزا کا مطالبہ کرتی ہے مگر تاریخ بتلاتی ہے کہ حکومت معاویہ خود خاندان نبوت کی توہین کرتی تھی اور لوگ معاویہ کو خوش کرنے کی خاطر اولاد رسول کی ہتک کرتے تھے اور معاویہ سزا کے بجائے خوش ہوتا تھا

البدیہ والنہایہ کی عبادت } قال معاویہ یا عجبا للحسنؑ بن علی شرب شربۃ عسل یمانیہ بماء رومۃ فقضی نحبہ ثم قال لابن عباس لا یسؤک ولا یحزنک اللہ فی الحسنؑ بن علیؑ

توجمہ: مایہ کے مایہ ناز وکیل ابن کثیر لکھتے ہیں کہ معاویہ نے امام حسنؑ کی موت کی خبر سن کر کہا تھا تعجب ہے کہ امام حسنؑ نے شہد اور آب رومہ کا شربت پیا ہے اور وفات پا گئے پھر ابن عباس سے کہا کہ امام حسنؑ کی موت سے اللہ آپ کو دکھی نہ کرے۔

نوٹ: یہ بیان مکاری اور عیاری معاویہ کی طرف اشارہ کرتا ہے اور تاریخ خمیس کی عبارت اس رسالہ میں ص ہم لکھ چکے ہیں کہ ابن عباس معاویہ کے پاس آئے معاویہ نے کہا آپ کو معلوم ہے کہ آپ کے خاندان میں کیا حادثہ ہو گیا ہے۔ ابن عباس نے کہا لا ادری ما حدث الا انی اراک مستبشرا کہ مجھے کچھ پتہ نہیں کیا حادثہ ہوا ہے مگر میں آپ دیکھ رہا ہوں کہ تو خوش ہے فقال معاویہ مات الحسنؑ اس وقت معاویہ نے کہا کہ حضرت حسنؑ وفات پا گئے ہیں اور اسی رسالہ ص میں شاہ عبد العزیز کا فتویٰ بھی ذکر کیا ہے کہ خاندان نبوت کی مصیبت پر خوشی کرنے والا کافر اور مرتد ہے۔

نتیجہ بحث قاتل اولاد نبیؐ کافر اور فاسق ہے

ارباب انصاف ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا کے سامنے جواب دینا ہے اور مکاری و عیاری سے مسائل دین بھی حل نہیں ہوتے علماء اہل سنت نے قتل امام حسنؑ کی ذمہ داری معاویہ اور یزید پر ڈالی ہے اور امام حسنؑ اولاد رسول ہیں آیت آیت مباہلہ آیت تطہیر آیت مودت اور حدیث ثقلین و حدیث سفینہ کے مصداق ہیں اور کرمانی شرح بخاری صـ ۲۰/۱۵ اور عمدۃ القاری صـ ۶۵۵ میں امام حسن اور امام حسینؑ کے بارے علماء اہل سنت نے لکھا مناقبہما لا تعد وفضائلہما لا تحد کہ امام حسنؑ اور امام حسینؑ کے مناقب کا شمار نہیں کیا جا سکتا اور ان کے فضائل کی کوئی حد نہیں ہے۔

قوم معاویہ کو دعوت فکر ہے کہ قاتل عمر و عثمان کے بارے میں ان کا کیا نظریہ ہے اگر ان کے قاتل کافر یا فاسق ہیں تو پھر فرزندان نبی کے قاتل جو کہ معاویہ اور یزید ہیں۔ ان کے بارے میں بھی فیصلہ انصاف سے کریں خلاصہ الکلام یزید کے فاسق ہونے میں علماء اسلام کا اتفاق ہے اور اس کے کفر میں اختلاف ہے اور معاویہ کے بارے میں بھی اس کے فسق کا نظریہ علماء اہل سنت میں موجود ہے اور یہ عذر کہ تاریخ والے غلط لکھتے ہیں اس کا جواب حاضر ہے کہ دوسرے الفاظ میں قوم معاویہ مان لے کہ ان کا مذہب ہی جھوٹا اور غلط ہے کیوں کہ جن علماء نے معاویہ اور یزید کو امام حسنؑ کا قاتل لکھا ہے۔ انھیں علماء نے معاویہ خیلوں کو ان کے مذہب کی رپورٹ دی ہے۔

عالم اسلام کو دعوت فکر اور انصاف

ارباب انصاف ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا تعالیٰ کو جواب دینا ہے آج اس دور میں کتابیں ملتی ہیں کوئی مشکل نہیں ہے ہر پڑھے لکھے انسان کا فرض ہے کہ وہ کسی کو امام ماننے سے پہلے تحقیق کرے کہ ایسا شخص امامت کے قابل بھی ہے آج کل پاکستان میں معاویہ اور یزید کو خلیفہ برحق ثابت کرنے کے لئے کچھ بہرا آیا ہوا ہے اور اس دردزہ کے بیمار کئی مساجد میں موجود ہیں اور امام مسجد کے لبادہ میں یہ ناصبی اہل سنت مسلمانوں کو گمراہ کر رہے ہیں اور تحفظ ناموس صحابہ کے نام سے انہوں نے کئی انجمنیں قائم کی ہوئی ہیں اور مقصد ان کا معاویہ اور یزید کا پرچار کرنا ہے میں صاف الفاظ میں عرض کر دوں کہ معاویہ وہ شخص ہے جس نے خاندان نبوت کے خلاف بغاوت کی ہے حکومت اسلامی میں تخریب کاری کی ہے اور خون عثمان کو محض بہانہ بنا کر اپنی حکومت قائم کرنے کے لئے جنگ صفین میں صحابہ کرام کا قتل عام کرایا ہے اور خاندان نبوت کی حکومت کو ناکام کرنے کی خاطر ان کی حکومت میں لوٹ مار اور قتل وغارت کروائی ہے اور منبروں پر خاندان نبوت پر لعنت کروائی ہے اور دنیا سے جاتے وقت اپنے فاسق و فاجر شرابی و کبابی بیٹے کو خلیفہ نامزد کر کے اہل اسلام پر ٹھونس دیا اور اپنے اس مشن کو کامیاب بنانے کی خاطر بیت المال سے لوگوں کو رشوتیں دی ہیں۔ بعض کو ڈرا دھمکا کر بیعت لی ہے اور اسی بیعت کی خاطر حضرت عائشہ کو قتل کیا ہے اور فرزند علیؑ امام حسن کو زہر دیا ہے سعد بن وقاص کو بھی زہر دیا ہے عبدالرحمن بن خالد کو بھی زہر دیا ہے اور عبدالرحمن بن ابی بکر کو بھی زہر دیا ہے اور اس بیعت سے پہلے مومن کامل حضرت مالک اشتر رحمۃ اللہ علیہ کو بھی زہر دیا گیا

تھا اور محمد بن ابی بکر کو بھی قتل کروایا تھا اور صحابی رسول حضرت حجر بن عدی کو ان کے چھ ساتھیوں سمیت قتل کروایا تھا تفصیل ہماری کتاب خصائل معاویہ میں دیکھیں اور یزید نے صرف تین سال حکومت کی ہے پہلے سال خاندان نبوت کا کربلا میں قتل عام کروایا ہے

دوسرے سال مدینہ منورہ میں صحابہ کرام کا قتل عام کروایا ہے اور خواتین مدینہ سے زنا بالجبر کروایا ہے اور تیسرے سال خانہ کعبہ کی بے احترامی کروائی ہے پس جن لوگوں کے بارے تاریخ میں اس قسم کی رپورٹ آئی ہے وہ اس قابل نہیں ہیں کہ ان کو امام المسلمین تسلیم کیا جائے اور اگر تاریخ دان تقیہ باز رافضی تھے یا دین دشمن سبائی تھے تو پھر عالم اسلام کے پاس گزرے ہوئے زمانہ کے حالات معلوم کرنے کی خاطر اور کوئی ذریعہ بھی نہیں ہے ۔

یزید نے فرزند نبیؐ امام حسینؑ کو شہید کرایا تھا

یزید کا اپنے گورنر ولید اور ابن زیاد کو حکم دینا کہ امام حسینؑ کو قتل کیا جائے اور دیگر قرائن کہ یزید قاتل امام حسینؑ ہے

ا۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مقتل الحسینؑ للخوارزمی صـ۸ـ ج۲ فصل ۹

۲- اہل سنت کی معتبر کتاب ینابیع المودۃ صـ ۲۲۳ باب ۹۱

۳- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ یعقوبی صـ ۲۹۹/۲ ذکر یزید

۴- اہل سنت کی معتبر کتاب مطالب السئول صـ ۲۶/۲ م ابن طلحہ شافعی

۵- اہل سنت کی معتبر کتاب نور الابصار صـ ۱۳۹ م مومن شبلنجی

۶- اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ صـ ۲۱۹ ذکر سنہ ۶۳ ہجری

۷- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل صـ ۶۹/۴ ذکر ابن زیاد

۸- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ طبری صـ ۴۰۸ ذکر ابن زیاد

۹- اہل سنت کی [illegible] اخبار الطوال صـ ۳۸۴

۱۰- اہل سن[illegible] خواص الامۃ صـ ۱۵۹ م سبط بن جوزی

۱۱- اہل سنت کی [illegible] حیوۃ الحیوان صـ ۸۸ لعنت [illegible]

۱۲- اہل سنت کی معتبر تاریخ خمیس صـ ۳۰۱/۲ ذکر معاویہ بن یزید

۱۳- اہل سنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ صـ ۱۳۴

۱۴- اہل سنت کی معتبر کتاب شرح فقہ اکبر صـ ۷۳

۱۵- اہل سنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ صـ ۶ باب اول

۱۶- اہل سنت کی معتبر کتاب ازالۃ الغین صـ ۳۶۸

۱۷- اہل سنت کی معتبر کتاب اشعۃ اللمعات صـ ۶۲۳/۴ باب مناقب قریش

۱۸- اہل سنت کی معتبر کتاب شذرات الذہب صـ ۶۹/۱ ذکر سنہ ۶۱

۱۹- اہل سنت کی معتبر کتاب مروج الذہب صـ ۷۱/۳ ذکر یزید

۲۰- اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر مظہری صـ ۲۱/۵ پارہ ۱۳ س ابراہیم

۲۱- اہل سنت کی معتبر کتاب عقائد اسلام صـ ۲۳۲ از مولانا عبدالحق حقانی

۲۲- اہل سنت کی معتبر [illegible] یزید پلید صـ ۸۸ از مولانا محمد شفیع اکاڑوی

۲۳- اہل سنت کی معتبر کتاب تکمیل الایمان صہ از شاہ عبدالحق محدث دہلوی

۲۴- اہل سنت کی معتبر کتاب شرح عقائد نسفی صہ ۱۱۳ ذکر امامت

۲۵- اہل سنت کی معتبر کتاب شرح مقاصد صہ ۳۰۹/۲ مبحث ۶

۲۶- اہل سنت کی معتبر کتاب نزل الابرار صہ ۹۷ ذکر الحسینؑ

۲۷- اہل سنت کی معتبر کتاب عرفان شریعت صہ ۲۱/۲ از مولانا احمد رضا قادری

۲۸- اہل سنت کی معتبر کتاب فتاوی مولانا عبدالحی صہ ۷۹

۲۹- اہل سنت کی معتبر شہید کربلا صہ ۱۱ تا ۱۶ از مولانا مفتی محمد شفیع

۳۰- اہل سنت کی معتبر کتاب ارشاد الساری شرح بخاری صہ ۱۷/۱۰ کتاب الفتن

۳۱- اہل سنت کی معتبر کتاب دائرہ المعارف صہ ۷۹۵/۴ ذکر زینب بنت علیؑ م فرید وجدی

۳۲- اہل سنت کی معتبر کتاب سراج المنیر شرح الصغیر صہ ۸/۱ حرف الالف

عرفان شریعت کی عبادت ← بریلویوں کے پیر رشید احمد رضا قادری فرماتے ہیں کہ یزید نے رسول اللہ کے جگر پارے کو تین دن بے آب ودانہ رکھ کر مع ہمراہیوں کے تیغ ظلم سے پیاسا ذبح کیا مصطفیٰ کی گود کے پالے ہوئے تن نازنین پر بعد شہادت گھوڑے دوڑائے گئے کہ تمام استخوان چور ہوگئے سر انور کہ محمد مصطفیٰ کا بوسہ گاہ تھا کاٹ کر نیزہ پر چڑھایا اور منزلوں پھرایا حرم محذرات مشکوئے رسالت قید کئے گئے اور بے حرمتی کے ساتھ اس خبیث کے دربار میں لائے گئے ملعون ہے وہ شخص جو ان ملعون کی حرکات کو فسق وفجور نہ جانے۔

نوٹ: یزید کو قاتل امام حسینؑ ثابت کرنے کی خاطر اور واقعہ کربلا پر عباسی ناصبی کے دیگر اعتراضات کے دفاع کی خاطر ہم نے ایک رسالہ قول

سدید درجواب وکلاء یزید تحریر کیا ہے شائقین تفصیلات وہاں ملاحظہ فرمائیں
اس جگہ صرف نمونہ پیش کیا ہے کہ علماء اہل سنت یزید کو قاتل امام حسینؑ جانتے ہیں

یزید کا اپنے گورنر ولید کو قتل امام حسینؑ کا حکم دینا

مقتل الحسینؑ کی عبارت } ثم کتب صحیفۃ صغیرۃ کانھا اذن فارۃ فیھا اما بعد فخذ الحسین بالبیعۃ اخذا عنیفا لیست فیہ رخصۃ فان ابی علیک فاضرب عنقہ وابعث الی براسہ والسلام

ترجمہ: یزید نے ولید حاکم مدینہ کو ایک چھوٹے سے پرزہ پر یہ لکھا کہ سختی کے ساتھ امام حسینؑ سے بیعت لے اور اگر وہ انکار کریں تو ان کا سر کاٹ کر میرے طرف روانہ کریں والسلام۔

نوٹ: یہ خط ینابیع یعقوبی میں بھی موجود ہے۔

یزید کا اپنے گورنر عبیداللہ بن زیاد کو خط لکھنا کہ امام حسینؑ کو قتل کیا جائے

مطالب السئول کی عبادت } وقد کتب الی یزید بن معاویہ ان للہ

التوسد الوشير ولا اشبع من الخمير حتی المحقك بالطيف الخبير .. والسلام

ترجمہ : ابن زیاد نے امام حسینؑ کو یہ خط لکھا کہ آپ کا کربلا میں وارد ہونا مجھے معلوم ہو چکا ہے اور یزید نے مجھے لکھا ہے کہ نہ ہی میں پیٹ بھر کر کھانا کھاؤں اور نہ ہی میں بستر بچھاؤں تا وقتیکہ میں آپ کو قتل نہ کر دوں یا آپ میری اور یزید کی اطاعت قبول کریں ۔

نوٹ : یہ خط نور الابصار، سیرت الحسینؑ از صوفی عاشق حسین، سیماب اور نور العین فی مشہد الحسینؑ میں موجود ہے ۔

ابن زیاد کا اقرار کہ میں نے بحکم یزید امام حسینؑ کو قتل کیا ہے

البدایہ والنہایہ کی عبادت } قال ابن زیاد لا جمعت للفاسق قتل ابن رسول اللہ وغزو الکعبہ

ترجمہ : جب یزید نے ابن زیادہ کو یہ خط لکھا کہ تو ابن زبیر کے ساتھ مکہ میں جا کر جنگ کر تو اس وقت ابن زیاد نے کہا کہ میں اس فاسق کے دو حکموں کی اطاعت کو جمع نہیں کر سکتا میں نے اس کے حکم سے فرزند نبیؐ کو قتل کیا ہے اور اب کعبہ پر چڑھائی نہیں کروں گا ۔ نوٹ یہ بات تاریخ کامل اور تاریخ طبری اور اخبار الطوال میں بھی لکھی ہے ۔

عبداللہ ابن عباس کی گواہی کہ یزید قاتل امام حسینؑ ہے

تاریخ کامل کی عبارت { وقد قتلت الحسینؑ وفتیان عبد المطلب مصابیح الھدی

ترجمہ: ابن عباس نے یزید کو ایک خط کے جواب میں لکھا کہ تو نے حضرت حسینؑ بن علیؑ کو قتل کیا ہے اور بنو عبد المطلب کے ان جوانوں کو شہید کیا ہے جو ہدایت کی شمع تھے۔ نوٹ یہ خط تذکرہ خواص الامہ تاریخ یعقوبی اور مقتل الحسین میں بھی موجود ہے۔

عبداللہ بن عمر کی گواہی کہ یزید نے امام حسینؑ کو قتل کیا ہے

مقتل الحسینؑ کی عبارہ { فکتب ابن عمر الی یزید اما بعد اعظمت رضیت بان قتلت اھل بیت نبیک

ترجمہ: عبداللہ بن عمر نے بھی یزید کو ایک خط میں یہ لکھا تھا کہ ابھی تیرا دل سیر نہیں ہوا کہ تو نے خاندان نبوت کو قتل کیا ہے۔

نوٹ: ہمارے ان حوالہ جات [illegible] اعتراض ختم ہو گیا کہ یزید

عبداللہ بن عباس کی گواہی کہ یزید قاتل امام حسینؑ ہے

تاریخ کامل کی عبارت | وقد قتلت الحسینؑ وفتیان عبد المطلب مصابیح الھدی

ترجمہ: ابن عباس نے یزید کو ایک خط کے جواب میں لکھا کہ تو نے حضرت حسینؑ بن علیؑ کو قتل کیا ہے اور بنو عبد المطلب کے ان جوانوں کو شہید کیا ہے جو ہدایت کی شمع تھے۔ نوٹ یہ خط تذکرہ خواص الامہ تاریخ یعقوبی اور مقتل الحسین میں بھی موجود ہے۔

عبداللہ بن عمر کی گواہی کہ یزید نے امام حسینؑ کو قتل کیا ہے

مقتل الحسینؑ کی عبارہ | فکتب ابن عمر الی یزید اما بعد اُعظمت رضیت بان قتلت اھل بیت نبیک

ترجمہ: عبداللہ بن عمر نے بھی یزید کو ایک خط میں یہ لکھا تھا کہ ابھی تیرا دل سیر نہیں ہوا کہ تو نے خاندان نبوت کو قتل کیا ہے۔

نوٹ: ہمارے ان حوالہ جات سے نواصب کا یہ اعتراض ختم ہو گیا کہ یزید نے امام حسینؑ کے قتل کا حکم نہیں دیا تھا۔

عنوان معاویہ ثانی کا اقرار کہ یزید نے امام حسینؑ کو قتل کیا ہے

حیوۃ الحیوان کی عبارت | جب مرگ یزید کے بعد اس کا بیٹا معاویہ تخت نشین ہوا تو اس نے اپنے پہلے خطبہ میں اقرار کیا کہ ہمیں یزید کے برُے انجام کا یقین ہے اس نے خاندان نبوت کو قتل کیا ہے اور شراب کو حلال کیا ہے اور خانہ کعبہ کو خراب کیا ہے۔

یزید کا اپنا اقرار کہ میں نے خاندان نبوت کو قتل کیا

شرح فقہ اکبر کی عبارت | انی جازیتھم بما فعلوا باشیاخ قریش وصنادید بدر

ترجمہ: امام پاک کے قتل کے بعد یزید نے کہا تھا کہ میرے کفار رشتہ دار جو بدر میں قتل ہوئے تھے میں نے ان کا خاندان نبوت سے بدلہ لیا ہے۔

شاہ عبدالعزیز کی گواہی کہ یزید نے امام حسینؑ کو قتل کیا ہے

تحفہ اثنا عشریہ کی عبارت | چو اشقیای شام و عراق مگفتہ یزید پلید

امام همام را در کربلا شهید ساختند

کہ یزید پلید کے کہنے سے شام و عراق کے کمینہ لوگوں نے امام حسینؑ کو قتل

شاہ عبدالحق کی گواہی کہ یزید قاتل امام حسینؑ ہے

اشعۃ اللمعات } وعجب است ازیں قائل کہ یزید را
کی عبادت } نگفت کہ امر کنندہ ابن زیاد بود

تعجب ہے کہ یہ شخص یزید کو قاتل امام حسینؑ نہیں کہتا حالانکہ وہی قتل کا حکم ابن زیاد کو دینے والا ہے۔

نوٹ: تفصیل کے لئے ہمارا رسالہ قول سدید ملاحظہ کریں

یزید نے امام حسینؑ کو قتل کر کے فخر کیا تھا

البدایہ والنہایہ } صفحہ ۲۰۴/۸ ذکر راس الحسینؑ میں ابن کثیر لکھا
کی عبادت ملاحظہ ہو } ہے کہ و ذکر ابن عساکر فی تاریخہ

فی ترجمہ ریا حاضنۃ یزید بن معاویہ ان یزید حین وضع راس الحسین بین یدیہ تمثل بشعر ابن الزبعری۔

یعنی قولہ لیت اشیاخی ببدر شھدوا جزع الخزرج من وقع الاسل الخ

ترجمہ: ابن عساکر نے یزید کی خادمہ ریا کے حالات میں لکھا ہے کہ جب امام حسینؑ کا سر مبارک یزید کے سامنے رکھا گیا تو یزید نے ابن زبعری کافر کے اشعار پڑھے کہ کاش ہمارے وہ کافر بزرگ جو بدر میں مارے گئے ہیں آج

موجود ہوتے تو قبیلہ خزرج کی نیزوں سے گھبراہٹ دیکھتے۔

نوٹ: جنگ احد میں اس کافر نے جو فخریہ اشعار پڑھے تھے یزید نے خاندان نبوت کے قتل کے بعد وہی اشعار فخریہ طور پر پڑھے تھے یزید نے خاندان نبوت کے قتل کے بعد وہی اشعار فخریہ طور پر پڑھے تھے۔ ہم نے ۲۲ عدد کتب کے حوالہ سے اس امر کو قول سدید میں ثابت کیا ہے۔

فوج یزید نے خاندان نبوت کی خواتین کے خیمے لوٹے خیام کو آگ لگائی اور بیبیوں کو قیدی بنایا

البدایہ والنہایہ صفحہ ۱۸۸ جلد ۸ ابن کثیر لکھتا ہے وتقاسن الناس کی عبادت { ما کان من اموالہ وماضی فیاء حتی ما علی النساء من الثیاب الطاھرۃ کہ فوج یزید نے امام پاک کے قتل کے بعد خیام میں جو مال و سامان تھا آپس میں بانٹ لیا حتیٰ کہ ناموس نبی کے سروں سے چادریں بھی اتار لیں اور حبیب السیر جلد دو جزء ۱ صفحہ ۳۳ میں لکھا ہے آتش در خیمہائے اہل بیت خاتم الانبیاء زدند کہ فوج یزید نے خاندان کے خیام کو لوگ لگا دیں عقدالفرید صفحہ ۲۵۴ جلد ۲ میں لکھا ہے وحمل اھل الشام بنات رسول اللہ سبایا علی احقاب الابل کہ اہل شام نے نبی کی بیٹیوں کو قیدی بنا کر اونٹوں پر بٹھایا۔

اعتراض :

خاندان نبوت پر کربلا میں جتنا ظلم ہوا ہے وہ عزیز نے اپنے ہاتھ سے نہیں کیا پس وہ بے قصور ہے ۔

جواب :

قرآن پاک میں فرعون کے بارے آیا ہے کہ وہ یذبح ابناء ھم کہ بنو اسرائیل کے بچوں کو وہ ذبح کرتا تھا ۔ ذبح تو اس کی فوج کرتی تھی مگر اس کے حکم سے اس لئے اس کی ذمہ داری اللہ پاک نے فرعون پر ڈالی ہے اسی طرح اپنی فوج کے مظالم کا وہ ذمہ دار ہے ۔

کتاب اہل سنت ارشاد الساری صہ ۱۷۱ کتاب الیقین میں لکھا ہے کہ حق یہ ہے کہ امام حسینؓ کے قتل پر یزید کا راضی ہونا اور خوش ہونا اور خاندان نبوت کی توہین کرنا یقینی بات ہے ۔ پس عزیز کے بے ایمان ہونے میں ہمیں کوئی تردد نہیں ہے لعنت ہے خدا کی یزید پر اس کی فوج پر اس کے ساتھیوں پر اسی لئے کتاب اہل سنت تاریخ الخلفاء صہ ۲۰۷ میں سیوطی نے لکھا ہے کہ خدا لعنت کرے قاتل حسین پر اور ابن زیاد پر اور ساتھ یزید پر بھی ۔

یزید کو شہزادہ کہنے والا بکواس کرتا ہے صدر الشریعہ امجد علی کا فتویٰ

بہار شریعت کی عبارت { آج کل جو بعض گمراہ کہتے ہیں کہ (یزید اور حسینؓ) کے بارے ہمیں کیا دخل ہے ہمارے وہ بھی شہزادے وہ بھی

شہزادے ایسا بکنے والا مردود خارجی مستحق جہنم ہے ۔
نوٹ : ارباب انصاف سیرت یزید کا کچھ نمونہ اور تاریخ اسلام میں اس کا ذکر
نہایت دیانت داری سے آپ کے سامنے پیش کر دیا ہے کہ وہ بے نماز
روزہ نہیں رکھتا تھا۔ چیتوں سے شکار کھیلتا تھا۔ طبلہ سرنگی طنبورہ۔ راگ
رنگ، موسیقی کا ماہر تھا۔ بندر اور ریچھ پال کر ان سے کھیلتا تھا اور زانی تھا

تذنیب قاتلان امام حسینؑ کا مذہب کیا تھا اور وہ کون تھے

بیانہ ۱ پہلا قاتل یزید بن معاویہ ہے ۲ دوسرا قاتل عبیداللہ بن زیاد
ہے ۳ تیسرا قاتل عمر بن سعد ہے ۴ چوتھا قاتل فوج یزید ہے جس نے بحکم
یزید و ابن زیاد عمر بن سعد کی قیادت میں خاندان نبوت کے خلاف میدان کربلا
میں کارروائی کی تھی ۔

ان مذکورہ لوگوں کا قاتل امام حسینؑ ہونا ہمارے پیش کردہ حوالہ جات کی روشنی
میں روز روشن کی طرح ثابت ہے مثلاً یزید کے خطوط گورنروں کے نام اور گورنروں کی
کارروائی اور بقول مورخ اعظم اہل سنت علامہ طبری کے کہ یزید نے دمشق میں حضرت
علی بن الحسین سے کہا تھا ابوك نازعني سلطاني فصنع الله به ما قد رايت
کہ آپ کے والد امام حسینؑ نے میری حکومت کو قبول نہیں کیا تھا اور اس کا انجام
وہی ہوا جو آپکے سامنے ہے ۔ امام پاک کی شہادت کا سبب یہی ہے کہ آنجناب
نے یزید فاسق و فاجر اور ظالم کی حکومت کو تسلیم نہیں فرمایا تھا ۔

سوال : قاتلان حسینؑ کا مذہب کیا تھا۔

جواب :

مذکورہ سوال کا جواب صحیح طور پر تب معلوم ہو سکتا ہے کہ جب یہ معلوم ہو جائے کہ یزید اور اس کے ساتھ دوسرے قاتل کس فرقہ سے تعلق رکھتے تھے اور یزید کی خلافت کس فرقہ اور کس مذہب کے نزدیک صحیح ہے۔

اہل شیعہ نے اس خلافت کو جس کی چھٹی کڑی یزید ہے رد کر دیا ہے

بیانہ : اجماع یا شوریٰ یا قہر و غلبہ اور یا غیر معصوم خلیفہ کا کسی کو نامزد کرنا، ان چار طریقوں سے جو خلیفہ بنے اہل شیعہ اس خلیفہ برحق نہیں مانتے اور یہی وجہ ہے کہ جناب ابوبکر اور حضرت عمر و عثمان و معاویہ کو شیعہ خلیفہ برحق نہیں مانتے اور اسی سلسلہ کی چھٹی کڑی یزید بن معاویہ کی خلافت ہے پس جب اس قسم کی خلافت کو شیعوں نے دور سے سلام کیا ہے تو ایسے خلیفوں کے مذہب کا شیعوں سے کوئی تعلق اور واسطہ نہ رہا اور اگر مزید تسلی کرنی ہے تو ہم شیعہ لوگ یزید اور اس کی حکومت پر لعنت بھیجتے ہیں۔

یزید کی خلافت کس مذہب والوں کے نزدیک صحیح ہے

جواب : یزید کی خلافت معاویہ خیلوں کے نزدیک صحیح ہے۔

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۲۱۴/۱۳ کتاب الاحکام
۲- اہل سنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ ص ۱۲ باب اول فصل ۳
۳- اہل سنت کی معتبر کتاب شرح فقہ اکبر ص ۷۷ ذکر افضل الناس بعد النبیؐ
۴- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ الخلفاء ص ۱۱ ذکر مدۃ خلافت۔
۵- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ خمیس ص ۲۹۱ ذکر خلافت حسنؑ
۶- قوم معاویہ کی مایہ ناز کتاب منہاج السنہ ص ۲۴۷/۸ ذکر یزید
۷- قوم معاویہ کی مایہ ناز کتاب العواصم من القواصم ص از قاضی ابن عربی
۸- قوم معاویہ ناز کتاب البدایہ والنہایہ ص ۱۴۶/۸ ذکر یزید
۹- نواصب کی مایہ ناز کتاب خلافت معاویہ ویزید ص از محمود احمد عباسی
۱۰- قوم معاویہ کی مایہ ناز کتاب تاریخ لابن خلدون ص ذکر یزید

صواعق محرقہ کی عبارت ملاحظہ ہو: قال شیخ الاسلام فی فتح الباری کلام القاضی هذا احسن ما قیل فی هذا الحدیث و المراد بالاجتماع انقیادهم لبیعتہ والذی اجتمعوا علیہ الخلفاء الثلاثہ ثم علی.. ومعاویہ اجتمعوا علیہ عند صلح الحسنؑ ثم علی ولدہ یزید ولم ینتظم للحسینؑ امر بل قتل قبل ذالک۔

ترجمہ: نبی کریم کا فرمان کہ میرے بعد بارہ خلفاء ہوں گے) اس حدیث کی تشریح میں ابن حجر مکی لکھتے ہیں:

کہ شیخ اسلام ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری میں فرمایا ہے کہ اس حدیث کا بہترین مطلب قاضی نے بیان کیا ہے کہ بارہ ایسے ہوں گے کہ جن کی بیعت پر اجماع ہوگا اور وہ خلفاء ثلثہ ہیں ثم علیؑ اور واقعہ صلح حسنؑ کے بعد پھر معاویہ ہیں اور معاویہ کے بعد اس کا لڑکا یزید ہے اور اس کے بعد خلفاء بنو مروان کی

گردان ابن حجر نے لکھی ہے۔

نوٹ: اجماعی خلفاء کی خلافت کو جو مذہب صحیح مانتا ہے انہوں نے اپنے خلفاء کی فہرست میں یزید کو بھی نتھی کیا ہے پس ان کے نزدیک یزید کی خلافت صحیح تھی پس یزید کا مذہب بھی وہی ہوگا جو ان لوگوں کا ہے جو اجماع سے خلیفہ بنانا صحیح سمجھتے ہیں۔

شرح فقہ اکبر کی عبادت { فالاثنی عشرھم الخلفاء الراشدون الاربعة و معاویہ و ابنہ یزید وعبدالملک بن مروان واولادہ الاربعة و بینھم عمر بن عبد العزیز

ترجمہ: قوم معاویہ کے عقیدہ میں یہ بارہ خلفاء ہیں ۱ جناب ابوبکر ۲ جناب عمر ۳ عثمان ۴ حضرت علیؑ امیرالمومنین ۵ معاویہ ۶ یزید بن معاویہ ۷ عبدالملک بن مروان ۸ ولید ۹ یزید ۱۰ ہشام ۱۱ سلیمان یہ اولاد عبدالملک ہیں۔ ۱۲ عمر بن عبدالعزیز

نوٹ: اس رسالہ کے اختصار کی مجبوری نہ ہوتی تو ہم دوسری کتابوں کی بھی عبارات پیش کرتے اور عقلمند کو اشارہ کافی ہے کہ مسلمانوں میں جس فرقہ نے یزید کی خلافت کو صحیح تسلیم کیا ہے اور اپنے خلفاء کی فہرست میں اس کے ناپاک نام کو جگہ دی ہے وہی مذہب اور فرقہ یزید کا ہم مذہب ہے۔

ع جب پیار کیا تو ڈرنا کیا۔

شیعہ قوم تو یزید پر لعنت کرتی ہے اور اس کی خلافت پر بھی ہزار لعنت کرتی ہے۔ کیوں کہ وہ امام حسینؑ فرزند نبی کا قاتل ہے پس اس قاتل اولاد نبی کی مدد اور اس کی خلافت کی حفاظت ان لوگوں نے کی جو اس کی اور اس کے باپ کی خلافت کو صحیح مانتے تھے۔ پس قاتلان امام حسینؑ وہی لوگ ہیں کہ یزید جن

کا چھٹا خلیفہ ہے اور انہی لوگوں نے یزید کی عقیدت میں اندھا ہو کر خاندان نبوت کا کربلا میں قتل عام کیا تھا۔

اہل اسلام کو دعوت فکر و انصاف

کربلا میں خاندان نبوت کا قتل عام اور یزید کی خلافت۔ یہ دو مسئلے قوم معاویہ کے لئے مستقل دردسر ہیں اور انھیں سلجھانے کی خاطر قوم معاویہ کے وکلا رنگ رنگ بھانت بھانت کے اقوال ہر زمانہ میں ایجاد کرتے ہیں کچھ لوگ تحقیق کے میدان میں اگر بھٹک جاتے ہیں اور خاندان نبوت پہ کیچڑ اچھال کر اپنی ناصبیت کا ثبوت دیتے ہیں اور ہمارا دعویٰ ہے کہ ان مسئلوں میں قیامت تک قوم معاویہ کے اپنے درمیان کوئی سمجھوتہ نہیں ہو گا کیوں کہ یزید کو رگڑ دینا اور اس کے باپ کو بچا لینا اور اپنے ہی بنائے ہوئے اصول کو اپنے ہاتھوں برباد کرنا یہ ایسا محاذ ہے کہ قیامت تک خود اہل سنت دوستوں میں اس محاذ پر آپس میں جنگ جاری رہے گی جو مظالم یزید نے کئے ہیں وہ برائی دوسرے حکام سے بھی ثابت ہے پس کس خلیفہ کے بارے کوئی نظریہ اور کس کے بارے کوئی نظریہ یہ مسئلہ قوم معاویہ کے لئے میدان تحقیق میں خاصا پریشان کن ہے۔

چند عدد تاریخی امور جن سے قاتلان امام حسینؑ مذہب کی کلی کھل جاتی ہے

(۱) کتاب اہل سنت الاخبار الطوال صـ۲۵۵ میں لکھا کہ ابن زیاد نے عمر بن سعد کو خط لکھا کہ امام حسینؑ کا پانی بند کر دو اور ایک قطرہ بھی نہ دو کما فعلوا ابا التقی عثمان جس طرح کہ حضرت عثمان کا پانی بند کیا گیا تھا۔

نوٹ: معلوم ہوا ہے کہ قاتلان امام حسینؑ وہ لوگ تھے جن کو عثمان بن عفان سے ہمدردی تھی اور وہ لوگ عثمان کی خلافت کو صحیح جانتے تھے۔

۲۔ کتاب اہل سنت تاریخ طبری صـ۲۲۷ و دیگر کتب میں لکھا ہے کہ ایک یزیدی نے زہیر بن قین صحابی امام حسینؑ سے کہا کہ تو اہل بیت کا شیعہ نہ تھا انما کنت عثمانیا تو عثمانی تھا۔ زہیر نے کہا کہ میرا کربلا میں امام حسینؑ کی اطاعت میں آنا یہ دلیل ہے کہ میں اہل بیت کا شیعہ ہوں۔

نوٹ: اس خبر سے بھی معلوم ہوا کہ قاتلان امام حسینؑ وہ لوگ تھے جن کو عثمان سے ہمدردی تھی

۳۔ کتاب اہل سنت تاریخ طبری صـ۲۴۷ ذکر واقعہ کربلا میں لکھا ہے دس محرم الحرام کو جب جنگ شروع ہوگئی تو امام حسینؑ کے صحابی بریر بن حضیر سے یزید بن معقل عثمانی نے کہا تھا کہ اے بریر تو وہی شخص ہے جس نے کہا تھا کہ عثمان اپنے نفس پر ظلم کرنے والا ہے اور معاویہ بن ابی سفیان ضال و مضل ہے یعنی خود بھی گمراہ ہے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتا ہے وان امام الهدی والحق علی بن ابی طالب

اور امام برحق حضرت علیؑ ہیں ۔

نوٹ : معلوم ہوا کہ کربلا میں جو لوگ امام پاک سے جنگ کرنے آئے تھے وہ معاویہ اور عثمان کے بڑے ہمدرد تھے ۔

۴ ۔ صحابی امام حسینؑ حضرت بریر کا قاتل کعب بن جابر بن عمرو ازدی بریر کو قتل کرنے کے بعد فخریہ اشعار پڑھتا ہے جن میں ایک شعر کا ترجمہ یہ ہے کہ امام حسینؑ اور ان کے اصحاب والا میرا دین نہیں ہے میں دین کے معاملہ میں اولاد ابو سفیان پر بھروسہ کرتا ہوں ۔ طبری صہ ملاحظہ ہو ۔

نوٹ : اس خبر سے بھی معلوم ہوا کہ قاتل امام حسینؑ وہ لوگ تھے جو خلافت معاویہ ویزید کو حق سمجھتے تھے ۔

۵ ۔ کتاب اہل سنت تاریخ طبری میں ذکر جنگ کربلا میں لکھا ہے کہ ایک صحابی امام حسینؑ نافع بن ہلال جملی نے یہ شعر جنگ کے وقت پڑھا تھا انا الجملی انا علی دین علیؑ ۔ کہ میں قبیلہ بنی جمل کا فرد ہوں اور حضرت علیؑ کے مذہب پر ہوں نافع کے مقابلہ میں فوج یزید سے مزاحم بن حریث نکلا اور یہ شعر پڑھا انا علی دین عثمان کہ میں عثمان کے مذہب پر ہوں نافع بن ہلال نے کہا انت علی دین شیطان

نوٹ : اس خبر سے بھی معلوم ہوا ۔ کہ امام حسینؑ قاتلان وہ لوگ تھے جو عثمان کی خلافت اور مذہب کو صحیح مانتے تھے اور بنو امیہ کے عقیدت مند تھے ۔

۶ ۔ طبری صہ ۲۴۹ میں لکھا ہے کہ کربلا میں اپنی فوج کو جنگ میں بھڑکانے کے لئے عمرو بن حجاج نے کہا تھا کہ اے سپاہ یزید جو لوگ دین سے خارج ہو گئے ہیں ان کے قتل میں شک نہ کرو انہم خالف الامام ۔ یعنی حسینؑ اور اصحاب حسینؑ نے ہمارے امام یزید کی مخالفت کی ہے

نوٹ : اس خبر سے بھی معلوم ہوا کہ قاتلان امام حسینؑ وہ لوگ تھے جو یزید کی

خلافت و امامت کو صحیح جانتے تھے اور قوم شیعہ تو یزید اور اس کی خلافت پر ہزار بار لعنت کرتی ہے۔

کتاب اہل سنت تاریخ طبری میں لکھا ہے ذکر جنگ کربلا میں لکھا کہ امام حسینؑ کی شہادت کے بعد اس گورنر ابن زیاد نے کوفہ میں یہ خطبہ پڑھا کہ اس خدا کی حمد ہے کہ جس نے حق کو ظاہر کیا ہے امیر المومنین یزید کی مدد کی ہے اور حسینؑ بن علیؑ اور اس کے شیعوں کو قتل کیا ہے۔

نوٹ: اس خبر سے معلوم ہوا کہ امام حسینؑ و خاندان نبوت کے قاتل وہ لوگ تھے جو یزید بن معاویہ کو امیر المومنین مانتے تھے اور شیعہ لوگ یزید کو امیر المنافقین و الفاسقین مانتے ہیں اور بنو امیہ سے دوری اختیار کرتے ہیں۔

۸ - کتاب اہل سنت البدایہ و النہایہ ص ۱۹۱/۸ میں لکھا ہے زحر بن قیس نے امام حسینؑ کے قتل کی خبر یزید کو ان الفاظ میں سنائی کہ "ابشر یا امیر المومنین" کہ تجھ کو خوشخبری ہو اے امیر المومنین کہ حسینؑ بن علیؑ ۱۸ بنو ہاشم اور ساٹھ عدد شیعوں کے ہمراہ کربلا میں آئے اور ہم نے ان کو قتل کر دیا ہے۔

نوٹ: اس خبر سے بھی معلوم ہوا کہ قاتلان امام حسینؑ و خاندان نبوت وہ لوگ تھے جو یزید کو امیر المومنین مانتے ہیں اور خلافت یزید کو وہ ناصبی مانتے تھے۔ پس خاندان نبوت کے قتل عام کی ذمہ داری ناصبی لوگوں پر ہے اور نواصب اصول دین اور فروع دین میں فقہ بنو امیہ پر عمل پیرا ہیں۔ نماز روزہ اسی طرح کرتے ہیں جس طرح بنو امیہ اور ان کے طرف دار کرتے ہیں۔

۹ - کتاب اہل سنت تاریخ طبری میں لکھا ہے ص ۳۸۴/۸ ذکر واقعہ کربلا میں لکھا کہ امام حسینؑ کی شہادت کی خبر ابن زیاد نے حاکم مدینہ عمرو بن سعید کو روانہ کی اس نے مدینہ میں اعلان کروایا۔

کہ امام حسینؑ قتل کر دیئے گئے ہیں یہ اعلان سن کر محلہ بنی ہاشم میں رونے کی آواز بلند ہوئی تو عمرو بن سعید نے یہ شعر پڑھا۔

عجت لنساء بنی زیاد عجۃ کعجیج نسوتنا غداۃ الارنب

کہ بنو زیاد کی عورتیں یوں روئیں جیسے جنگ ارنب کے وقت ہماری عورتیں روئیں تھیں۔ اور پھر عمرو بن سعید نے یہ جملہ کہا ھذا واعیۃ بواعیۃ عثمان کہ یہ رونا خواتین بنو ہاشم کا۔ عثمان بن عفان کی خواتین کے گریہ کے بدلہ میں ہے اور کتاب اہل سنت نصائح الکافیہ صفحہ ۵ میں لکھا ہے کہ جب ابن زیاد کی طرف سے خاندان نبوت کے قتل عام کی خوشخبری عمرو بن سعید کو مدینہ میں پہنچی تو اس لعین گورنر نے قبر نبیؐ کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ یا محمدؐ یوم بیوم بدر فانکر علیہ قوم من الانصار کہ اے محمدؐ یہ جنگ بدر کا بدلہ ہے اس کمینہ کی اس حرکت کو قبیلہ انصار نے ناپسند کیا۔

نوٹ: ارباب انصاف اس واقعہ سے بھی معلوم ہوا کہ خاندان نبوت کا قتل عام ان لوگوں نے کیا ہے جو عثمان بن عفان کے ہمدرد تھے اور اس کو خلیفہ برحق سمجھتے تھے اور بقول قوم معاویہ شیعہ لوگ تو عثمان کے سخت دشمن تھے۔

خلاصہ الکلام امام حسینؑ کے قاتل وہ لوگ تھے جو عثمان اور معاویہ کی حفاظت کی خاطر انہوں نے خاندان نبوت کا کربلا میں قتل عام کیا ہے اور شیعہ قوم سوائے حضرت علیؑ کی خلافت کے باقی تمام گردان جو ملا علی قاری اور ابن حجر عسقلانی نے خلفہ ر کے ناموں کی لکھی ہے اس غلط سمجھتی ہے۔

اگر تسلی نہیں ہوئی تو اور سنیں

امام حسینؑ اور دیگر خاندان نبوت کے قتل عام کی ذمہ داری اس مذہب پر ہے کہ جس کے علماء نے قاتلان حسینؑ کو مسلمانوں کی لعنت سے بچانے کی خاطر فتوے دیئے ہیں

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب وفیات الاعیان لابن خلکان ص ۲۸۸/۲ طبع بیروت
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مرقات شرح مشکوہ ص ۵۲/۴ باب المشی بالجنائز فصل ۱
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شرح قصیدہ امالی ص ۔ طبع ۱۳۱۷ھ لاہور
۴۔ اہل سنت کی معتبر احیاء العلوم ص ۱۳۱/۳
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص ۲۲۳/۸ ذکر یزید
۶۔ نواصب کی مایہ ناز کتاب ماہ محرم اور موجودہ مسلمان ص ۵۳
۷۔ اہل سنت کی معتبر صواعق محرقہ ص ۱۳۴ ذکر یزید
۸۔ اہل سنت کتاب حیوۃ الحیوان ص ۱۷۶/۲ لعنت فہد

یزید سنی مسلمان تھا

شرح قصیدہ امالی } مذہب اہل سنت و جماعت آں
کی عبادت } است کہ لعنت بغیر از کافر
مسلمان را نیامدہ است پس یزید کافر نبود بلکہ مسلمان
سنی بود ۔

ترجمہ: حافظ صلاح الدین یوسف ناصبی اپنے رسالہ ماہ محرم اور موجودہ مسلمان صہ۵۴ میں ایک حنفی بزرگ مولانا اخوند درویزہ کی کتاب شرح قصیدہ امالی سے نقل کیا کہ وہ فرماتے ہیں کہ سوائے کافر کے کسی مسلمان پر لعنت کرنا جائز نہیں ہے اور یزید کافر نہیں تھا بلکہ سنی مسلمان تھا ۔ (مبارک)

نوٹ: ارباب انصاف جب علماء اہل سنت نے خود یزید کو سنی مسلمان تسلیم کرلیا ہے تو اس کے بعد ہم قاتلان امام حسینؑ کے مذہب سے کیا بحث کریں ملا علی قاری حنفی نے اور حجۃ الاسلام غزالی نے اور ابن حجر مکی نے اور ابن کثیر دمشقی نے یزید پر لعنت کرنے سے روکا ہے پس یہ علماء قاتل امام حسینؑ کی طرفداری کرتے ہیں معلوم ہوا کہ ان کا امام یزید تھا پس یزید کا مذہب ان علماء کے مذہب سے معلوم ہو گیا ۔

عمر بن سعد امام حسینؑ کا قاتل قوم معاویہ کا ایک مجتہد تھا

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مرقات شرح مشکوۃ صہ۹۳ج۴ الفصل الثانی

۲- اہل سنت کی معتبر کتاب میزان الاعتدال ص۱۹۸ ج۲ حرف العین

۳- اہل سنت کی معتبر کتاب تہذیب التہذیب ص۴۵۱ ج۷ حرف العین

مرقات کی عبارت ملاحظہ ہو { قال میرک ورواہ النسائی فی الیوم واللیلۃ من طریق عمرو بن سعد بن ابی وقاص قال ابن معین فی عمرو بن سعد کیف یکون من قتل الحسین ثقۃ اھ اقول رحمہم اللہ من انصف و العجب ممن یخرج الحدیث فی کتبہم مع علمہم بحالہ تم کلام میرک وفیہ انہ قد یقال انہ لم یباشر قتلہ ولعل حضورہ مع العسکر کان بالرای والاجتہاد او ربما حسن حالہ وطاب مآلہ ومن الذی یسلم من صدور معصیہ ومن ظہور زلۃ منہ فلو فتح ھذا الباب اشکل الامر علی ذوی الالباب الخ۔

ترجمہ: میرک نے کہا کہ امام اہل سنت نسائی نے اپنی کتاب میں عمر بن سعد سے روایت کی ہے اور ابن معین کہتا ہے کہ عمر بن سعد کس طرح ثقہ اور سچا راوی ہو سکتا ہے اس عمر نے امام حسینؑ کو قتل کیا ہے میں کہتا ہوں کہ انصاف پسند پر خدا رحمت کرے اور تعجب ہے ان لوگوں پر جو اولاد نبیؐ کے قاتل کی حدیث لیتے ہیں میرک کا کلام ختم ہوا - آگے اہل سنت ملا علی قاری حنفی لکھتا ہے کہ عمر بن سعد نے اپنے ہاتھ سے امام حسینؑ کو قتل نہیں کیا اور لشکر یزید میں عمر بن سعد کا حاضر ہونا اس کے اجتہاد کے باعث تھا اور ہو سکتا ہے کہ قتل امام حسینؑ کے باعث عمر بن سعد کا انجام اچھا اور پاک ہو گیا ہو اور گناہ و لغزش سے کوئی بھی محفوظ نہیں ہے۔ اگر تنقید کا در راویوں کے بارے میں کھول دیا جائے تو کام مشکل ہو جائے گا۔

نوٹ : فرعون نے اسرائیل کے بچے اپنے ہاتھ سے ذبح نہیں کئے تھے اپنی فوج کو ذبح کا حکم دیا تھا اور اللہ پاک نے ان بچوں کے قتل کی ذمہ داری فرعون پر ڈالی ہے اسی طرح یزید اور عمر بن سعد نے خاندان نبوت کے قتل عام کا حکم دیا تھا پس آل نبیؐ کے قتل کی ذمہ داری یزید اور عمر بن سعد پر ہے تفصیل کے لئے ہماری کتاب قول سدید در جواب وکلاء یزید ملاحظہ کریں۔

ملا علی قاری حنفی سنی نے قاتل امام حسین عمر بن سعد کی ہمدردی اور صفائی سے قاتلان امام حسین کے مذہب کے نشان دہی کر دی ہے کہ قاری صاحب اور عمر بن سعد اور یزید بن معاویہ سب ہم مذہب لوگ تھے ان کے نزدیک عثمان اور معاویہ بن ابی سفیان اور یزید بن معاویہ کی خلافت صحیح تھی۔

ملا علی قاری یزید کے مذہب پر اور عمر بن سعد کے مذہب پر تھا اور یہ دونوں معاویہ کے مذہب پر تھے اور معاویہ عثمان بن عفان کے مذہب پر تھا اور عثمان مروان کے مذہب پر تھا اور مروان اپنے باپ حکم بن عاص کے مذہب پر تھا اور حکم اپنے باپ عاص بن امیہ کے مذہب پر تھا گویا کہ یہ تمام نواصب تھے۔

نوٹ ۲

ہمارے شیعہ مفتی محمد قلی رحم اللہ علیہ نے تشدید المطاعن میں جو عبارت مرقات شرح مشکوٰۃ کی لکھی ہے اس میں یہ لفظ کان بالرای والاجتہاد موجود ہے کہ واقعہ کربلا اور خاندان نبوت کا قتل عام عمر بن سعد کے اجتہاد کا نتیجہ تھا۔ مگر نواصب نے مکتبہ امدادیہ ملتان (مغربی پاکستان) سے جو مرقات شرح مشکوٰۃ طبع کی ہے اسے مذکورہ الفاظ نکال دیئے ہیں اور ان کی جگہ لکھا ہے کان باکراہ کہ کربلا میں خاندان نبوت کا قتل گرکی مجبوری سے ہوا تھا۔ مرقات کی عبارت الفصل الثانی بکاء علی المیت میں دیکھیں۔

نوٹ: صاحب میزان اور تہذیب نے عمر بن سعد کو تابعی اور ثقہ لکھ کر اس کے مذہب کو روشن کر دیا ہے کیوں کہ اہل شیعہ تو عمر بن سعد پر لعنت بھیجتے ہیں اور اس کے باپ سعد بن ابی وقاص کو بھی ثقہ نہیں مانتے۔

نوٹ: منہاج السنہ ص۲۲۳ ج۲ میں ابن تیمیہ نے لکھا ہے کہ عمر بن سعد ریاست کا طلب گار تھا اگرچہ وہ بد طریقہ سے حاصل ہو اسی لئے اس کو جب (ری) کی ولایت دی گئی تو شرط کی گئی کہ فرزند نبیؐ امام حسینؑ سے جنگ کرنا پڑے گی۔ پس جنگ کربلا میں وہ فوج یزید کا جنرل تھا۔ نیز اس کے شر سے اس کا باپ سعد بن ابی وقاص بھی پناہ مانگتا تھا الخ مسلم شریف ص۴۰۸ ج۲ ملاحظہ کریں۔

ارباب انصاف کبوتر کو کبوتر سے اور باز کو باز سے ہمدردی ہوتی ہے اور ناصبی کو ناصبی سے ہمدردی ہے موجودہ زمانہ میں قاتلان امام حسینؑ کی جو لوگ صفائیاں پیش کرتے ہیں یہ بھی ہمدردی ان کی مذہبی شراکت کا ثبوت ہے۔

قوم معاویہ نے شمر بن ذی الجوشن کے نمازی ہونے کی گواہی دی ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب میزان الاعتدال ص۲۸۰ ج۲ حرف الشین

۲۔ الاصابہ فی تمیز الصحابہ ص

روی ابو بکر بن عیاش عن ابی اسحاق قال کان شمر یصلی معنا ثم یقول اللھم انک انی تعلم انی شریف فاغفرلی

ترجمہ: امام اہل سنت ابن احمد عثمان الذہبی فرماتے ہیں کہ ابو اسحاق

السبیعی نے شمر سے روایت کی ہے اور شمر بھی قاتلان امام حسین میں شامل ہے اور اہل روایت نہیں ہے مختار نے شمر کو قتل کر دیا تھا ابو بکر بن عیاش نے روایت کی ہے کہ ایک دفعہ شمر ہمارے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ خدایا مجھے بخش دے کیوں کہ تو جانتا ہے کہ میں شریف ہوں میں نے کہا خدا تجھے کو کس طرح معاف کرے تو نے فرزند رسولؐ کے قتل میں مدد کی ہے شمر نے کہا۔

فکیف نصنع۔ ان اُمراءنا ھولاء امرونا بامر فلم نخالفھم ولو خالفنا کنا شرّا من ھذہ الحمر السقاۃ ہم کیا کرتے ہمارے خلیفہ یزید نے ہمیں قتل امام حسینؑ کا حکم دیا تھا پس ہم نے یزید کی مخالفت نہیں کی اور اگر ہم یزید کی مخالفت کرتے تو ہم آب کش گدھوں سے بھی بدتر ہوتے۔

نوٹ: ارباب انصاف دنیا میں گناہ گار تو بے شمار گزرے ہیں مگر قوم معاویہ کی ہمدردیاں یزید اور عمر بن سعد اور شمر کے ساتھ کچھ زیادہ ہیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ خلوص مذہبی شراکت کے باعث ہے اور پھر بھائی ہونا بھی دنیا میں بڑا رشتہ ہے محدثین قوم معاویہ اور یزید بن معاویہ اور عمر بن سعد و شمر یہ تمام لوگ معاویہ کے شاگردان گرامی ہیں اور عثمان بن عفان کے مرید ہیں۔ مذہب سب کا ایک ہے کیونکہ اس نماز سے مراد جو شمر پڑھ رہا تھا۔ نماز تراویح ہے چونکہ رسالہ کے اختصار کو بھی ملحوظ رکھنا ہے پس چند عدد قاتلان امام حسینؑ کے مذہب کی نشاندہی مزید کر کے اس بحث کو پیدا کیا جاتا ہے۔

جناب ابوبکر کا بھانجا محمد بن اشعث بھی امام حسینؑ کے قاتلوں میں شمار تھے

بیانہ کتاب اہل سنت طبقات ابن سعد صفحہ ۹۵ میں لکھا ہے کہ امہ ام فروہ بنت ابی قحافہ ان محمد بن اشعث کان یدخل علی عائشہ کہ اس کی ماں کا نام ام فروہ بنت ابی قحافہ ہے اور عائشہ کے پاس آتا تھا۔ نوٹ: یہ شخص جناب عائشہ کا پھوپھی زاد بھائی اور حضرت ابوبکر کا بھانجہ ہے کربلا کے میدان میں یہ شخص فوج یزید کا افسر تھا ابن زیاد کا منظور نظر تھا۔ اس کا بھائی قیس بن اشعث بھی قاتلان امام پاک میں شامل ہے اور ان کی بہن جعدہ بنت اشعث نے امام حسنؑ کو زہر دیا تھا اور ان کا باپ اشعث حضرت علیؑ کے قتل میں شریک تھا۔

تفصیل کی ضرورت نہیں، ان تینوں بہن بھائیوں کا مذہب یقیناً اپنے ماموں والا ہوگا اور ان کا باپ بھی اپنے سالے کے مذہب پہ ہوگا۔ اگر قوم معاویہ صرف اسی خاندان کا مذہب سمجھنے میں کامیاب ہو جائے تو ان کو قاتلان امام حسنؑ و امام حسینؑ کا مذہب تلاش کرنا آسان ہو جائے گا اور اگر پھر بھی مشکل پیش آئے، تو عبداللہ بن عمر کا یزید کو خلیفہ سمجھ کر اس کی بیعت کرنا ساتھ ملائیں اور اس خیال کو چھوڑیں کہ ابن عمر نے خوف فتنہ سے یزید کی بیعت کی تھی ورنہ رافضی برادری کو یہ کہنے کا موقع مل جائے گا کہ ابن عمر نے تقیہ کیا تھا پس امام حسنؑ نے بھی معاویہ سے صلح کرنے میں تقیہ کیا تھا۔

امام حسینؑ کے قتل کے وقت قاضی شریح یزید کی طرف سے کوفہ کا قاضی تھا

ارباب انصاف اس قاضی کے حالات کتب اہل سنت میں ملاحظہ کریں جناب مسلم بن عقیل اور ھانی بن عروہ کی شہادت کے وقت اس قاضی نے ابن زیاد کی مدد کی ہے اور خاندان نبوت کی حمایت میں بولنے کی اس کو توفیق نہیں ہوئی۔ اس قاضی کے مذہب سے بھی یزید اور عمرو بن سعد کے مذہب کا پتہ چلتا ہے

کثیر بن شہاب معاویہ کا گورنر رہ چکا تھا

بیانہ۔ کتاب اہل سنت طبقات ابن سعد صفحہ ۱۴۹/۶ میں لکھا ہے کہ اس کثیر کو معاویہ نے ری کے علاقہ میں والی مقرر کیا تھا اور طبری صفحہ نے لکھا ہے جناب مسلم بن عقیل کی مدد سے یہ کثیر لوگوں کو ہٹاتا تھا اور یہ پراپیگنڈا کرتا تھا کہ اے اہل کوفہ ابھی امیر المومنین یزید کی فوج پہنچنے والی ہے تم اپنے گھروں میں بیٹھو مسلم کی مدد نہ کرو یہ کثیر بن شہاب۔ قاتلان خاندان نبوت میں شامل ہے اور یزید کو امیر المومنین کہنے سے اس کے مذہب کا بھی پتہ چل جاتا ہے کیوں کہ اہل شیعہ تو یزید پر لعنت بھیجتے ہیں۔

خالد بن عرفطہ معاویہ خیل کربلا میں فوج یزید کا افسر تھا

بیانہ کتاب اہل تاریخ طبری صہ میں لکھا ہے کہ یہ خالد جنگ قادسیہ میں عمر بن سعد کے باپ ساتھ عسکر فاروقی میں خدمات سرانجام دے چکا تھا اور پھر معاویہ کے زمانہ میں اس کے گورنر زیاد کے ساتھ اصحاب علیؑ کو قتل کرنے میں خصوصاً حضرت حجر بن عدی کے قتل میں اس نے حکومت معاویہ کی خوب خدمت کی ہے اور کتاب اہل سنت الاصابہ فی تمیز الصحابہ صہ ۴۰۹ حرف الخاء میں قوم معاویہ کے مایہ ناز محدث ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؑ کے زمانہ میں ایک شخص آنجناب کے پاس آیا اور کہا وادی القریٰ میں نے دیکھا ہے کہ خالد بن عرفطہ مرا پڑا تھا آپ اس کے لئے دعا مغفرت کریں حضرت علیؑ نے فرمایا وہ نہیں مرا وہ زندہ رہے گا اور وہ ایک گمراہ لشکر کی قیادت کرے گا۔ اس لشکر کا علم دار حبیب بن حماز ہو گا پس ایک مرد کھڑا ہو گیا اور حضرت علیؑ سے عرض کی کہ حبیب بن حماذ تو میں ہوں اور میں تو آپ کو چاہتا ہوں۔ حضرت علیؑ نے فرمایا تو وہ علم اٹھائے گا اور اس دروازہ مقبل سے داخل ہو گا۔ جب بحکم یزید ابن زیاد نے خاندان نبوت کے قتل عام کی خاطر کربلا میں لشکر روانہ کیا تو فوج یزید کے پہلے دستہ پر خالد بن عرفطہ افسر تھا اور اس کا علم دار حبیب بن حماذ تھا۔

نوٹ: ارباب انصاف کربلا میں جتنے لوگ فوج یزید کے افسر تھے وہ معاویہ خیل تھے اور، ان میں ایک عمرو بن حجاج زبیدی تھا جو یزید کو امیر المومنین

مانتا تھا پس قاتلان امام حسینؑ وہ لوگ ہی تھے جو خلافت معاویہ اور یزید کو اور نیز خلافت عثمان بن عفان کو صحیح مانتے تھے مثلاً عمارہ بن عقبہ عثمان کا مادری بھائی تھا اموی اور پکا عثمانی تھا اور مسلم بن عقیلؑ کے کوفہ آنے کے بعد اسی عمارہ نے یزید کو اطلاع دی تھی کہ کوفہ میں نعمان بن بشیر کے علاوہ کوئی سخت گیر گورنر روانہ کرو نیز بعض اہل علم نے شرح لابن ابی الحدید صـ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ معاویہ کا گورنر سمرہ بن جندب واقعہ کربلا تک زندہ رہا ہے اور کوفہ میں ابن زیاد کے ساتھ مل کر لوگوں کو امام پاک کے ساتھ جنگ کے لئے بھڑکاتا تھا۔

اعتراض

حضرت علیؑ کا دارالحکومت عراق میں کوفہ شہر تھا اور اہل کوفہ نے آنجناب کی بیعت کی تھی پس اہل کوفہ شیعہ تھے اور کربلا میں امام حسینؑ کو بھی اہل کوفہ نے شہید کیا تھا پس ظاہر ہو گیا کہ قتل امام پاک کی ذمہ داری اہل کوفہ پر اور اہل تشیع پر ہے۔

ارباب انصاف قوم معاویہ کا یہ مایہ ناز اعتراض ہے جس کی وجہ سے وہ اہل اسلام کو اسی طرح فریب دیتے جس طرح ان کے پیر و مرشد نے خون عثمان کا نکاہ بنا کر عالم اسلام کو دھوکہ دیا تھا اور اب ہم اہل کوفہ کے مذہب کو بیان کر کے عالم اسلام کو خوش انصاف دیتے ہیں تاکہ قوم معاویہ کے فریب کا سارا تانا بانا ادھر جائے۔

جواب

کتاب اہل شیعہ نہج البلاغ صـ۸/۲ مکتوب ۶ اور کتاب اہل سنت عقد الفرید صـ۲۳۳/۲ اخبار علی معاویہ میں لکھا ہے کہ معاویہ سے اپنی حکومت کو تسلیم کروانے کی خاطر حضرت علیؑ نے معاویہ کو یہ خط لکھا تھا۔

ومن کتاب لہ علیہ السلام الی معاویہ انہ بایعنی القوم الذین بایعوا ابابکر وعمر وعثمان علی ما بایعوھم علیہ الخ

ترجمہ: تحقیق بیعت کی ہے میری ان لوگوں نے جنہوں نے بیعت کی تھی ابوبکر و عمر و عثمان کی اور میری بیعت بھی ان لوگوں نے اطاعت و تسلیم پر کی ہے جس طرح انہوں نے ثلثہ کی بیعت کی تھی ۔

نوٹ: ارباب انصاف کوفہ ہو یا بصرہ مکہ ہو یا مدینہ جن لوگوں نے ثلثہ کی بیعت کے بعد حضرت علیؑ کی بیعت کی ان لوگوں کو شیعہ کہنا علماء اہل اسلام کی خصوصاً معاویہ خیلوں کی بہت بڑی بے انصافی ہے کیونکہ جو لوگ حضرت علیؑ کو چوتھا خلیفہ مانتے تھے یا اب مانتے ہیں خواہ اہل کوفہ ہی کیوں نہ ہوں ۔ ان کا مذہب ڈھکا چھپا نہیں ہے عقل مند کو اشارہ کافی ہے ۔ شیعہ وہ لوگ ہیں جو ثلثہ کی خلافت کو باطل سمجھتے ہیں اور حضرت علیؑ کو خلیفہ بلافصل مانتے ہیں اور بنو عدی، بنو تیم، بنو مروان، بنو امیہ کے خلفاء کو غاصب اور ظالم سمجھتے ہیں ۔

اعتراض

قاتلان امام حسینؑ کوفہ کے لوگ تھے اور شیعہ علامہ قاضی نور شوستری اپنی کتاب مجالس المومنین میں لکھتے ہیں کہ کوفہ کے لوگوں کا شیعہ ہونا محتاج دلیل نہیں ہے وسنی بودن کوفی خلاف اصل و محتاج بہ دلیل است اور اہل کوفہ کا سنی ہونا محتاج دلیل ہے ۔

ارباب انصاف قوم معاویہ اس اعتراض کے بعد بغلیں بجاتی ہیں کہ کوفہ کے لوگوں کا شیعہ ہونا ثابت ہو گیا ہے پس کوفہ والے ہی امام پاک کے قاتل تھے اور اب ہم کوفہ والوں کی شیعیت کی حقیقت بیان کر کے عالم اسلام کو دعوت انصاف دیتے ہیں ۔

جواب ۱

علامہ شوستری کی فرمائش ہمارے سر آنکھوں پر ہے اور علامہ کا ہی فرمان ہے کہ کوفہ والوں کے بارے اگر دلیل آجائے کہ وہ سنی تھے تو پھر اس دلیل کو مانا جائے۔ اور نہج البلاغہ سے ابھی ابھی دلیل گزر چکی ہے کہ مولیٰ علیؑ فرماتے ہیں کہ کہ میری ان لوگوں نے بیعت کی ہے۔ جن لوگوں نے ابوبکر و عمر و عثمان کی بیعت کی تھی اور ثلثہ کے بعد جو لوگ حضرت امیر کو خلیفہ مانتے تھے وہ اہل کوفہ ہوں یا اہل مدینہ وہ شیعہ نہیں تھے۔

جواب ۲

امام اہل سنت مورخ طبری ج ۵ صفحہ ۱۸۹ میں لکھتے ہیں کہ جنگ جمل کی تیاری کے وقت حضرت علیؑ نے اپنے بیٹے حسن اور عمار بن یاسر کو لشکر کی فراہمی کے لئے کوفہ میں روانہ کیا مسجد میں اجلاس بلایا گیا اہل کوفہ جمع ہوئے اور مومن کامل حضرت مالک اشتر نے کھڑے ہو کر تقریر شروع کی اور عثمان بن عفان کے کچھ کرتوت بیان کئے اہل کوفہ کا ایک نمائندہ مقطع بن ہیثم کھڑا ہو گیا اور یوں بکواس بکنے لگا کلب خلی و النباح اشتر کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگا کہ یہ کتا بھونکنے کے لئے چھوڑ دیا گیا ہے کہ مقطع نے کہا کہ

واللہ لا نحتمل بعدھا ان یبوع احد من ائمتنا کہ خدا کی قسم ہم ہرگز برداشت نہیں کریں گے کہ کوئی ہمارے اماموں پر تنقید کرے۔

نوٹ: ارباب انصاف اہل کوفہ کے اس اجلاس سے ہر عقل مند اندازہ کر سکتا ہے کہ اہل کوفہ حضرت عثمان کے بہت بڑے عقیدت مند تھے اور امام حسینؑ کو اہل کوفہ نے شہید کیا ہے معلوم ہوا کہ خاندان نبوت کا قتل عام ان لوگوں نے کیا ہے جو حضرت عثمان اور معاویہ اور یزید کی خلافت، کو صحیح جانتے تھے۔

جواب ۳ :

کتاب اہل سنت تحفہ اثنا عشریہ ص۶ میں محدث دہلوی لکھتے ہیں جو اشقیاء شام و عراق بگفتہ یزید پلید۔ امام ہمام را در کربلا شہید ساختند کہ جب یزید پلید کے کہنے سے شام وعراق کے کمینہ لوگوں نے امام حسینؑ کو شہید کیا تھا ۔

نوٹ : ارباب انصاف شاہ عبدالعزیز نے فیصلہ ہی فرما دیا ہے کہ عراق اور شام کے لوگوں نے مل کر امام پاک کو شہید کیا تھا اور شام کے لوگ معاویہ اور عثمان اور یزید کی خلافت کو صحیح سمجھتے تھے پس اہل شام سے عراق کے وہی لوگ ملے ہوں گے جو اہل شام کے پیر بھائی تھے ۔ یعنی خاندان نبوت کے قتل عام کی ذمہ داری معاویہ کے عقیدت مندوں پر آتی ہے ۔

اعتراض

تمام پرانی کتابوں میں لکھا ہے کہ شیعوں نے یہ کیا شیعوں نے وہ کیا شیعوں نے امام پاک کو بلایا شیعوں نے امام کی مدد نہ کی ارباب انصاف معاویہ خیلوں کا کا یہ ہتھیار بھی ان کے گمان میں بڑا خطرناک ہے اور لفظ شیعہ سے یہ لوگ دھوکہ دیتے ہیں اور اب ہم ان کے مکر کا آپ کے سامنے بخیہ ادھیڑ کر عالم اسلام کو دعوت انصاف دیتے ہیں ۔

جواب

کتاب اہل سنت تحفہ اثنا عشریہ ص۱۱ میں قوم معاویہ کا مایہ ناز مناظر لکھتا ہے کہ شیعہ اولیٰ را دو فرقہ اعتبار میکنند فرقہ اول مخلصین کہ اہل سنت و جماعت اند از صحابہ و تابعین کہ بلازم صحبت حضرت مرتضیٰ و ناصران خلافت او بودند از اخیار مہاجرین و انصار و غیرہم مذہب ایشاں آنکہ حضرت مرتضیٰ امام برحق است بعد از شہادت عثمان الخ

ترجمہ: شیعہ اولیٰ کی دو قسمیں کی جائیں۔ پہلا فرقہ ان کا صحابہ کرام مہاجرین و انصار اور تابعین ہیں اور یہ لوگ حضرت علیؓ کے اصحاب تھے اور خلافت میں آنجناب کے مددگار تھے اور صحابہ کرام و تابعین کے علاوہ بھی اس گروہ میں لوگ شامل ہیں اور ان تمام کا عقیدہ یہ تھا کہ حضرت علیؑ علیہ السلام عثمان بن عفان کی وفات کے بعد امام برحق تھے۔

نوٹ: ارباب انصاف شاہ صاحب کے بیان کے بعد شیعان کوفہ کی حقیقت کھل کر سامنے آگئی اور یہ شیعہ جو عثمانؓ کے بعد حضرت علیؓ کو امام برحق مانتے تھے حضرت علیؓ کے بعد پھر معاویہ کو اور پھر یزید کو بھی امام برحق مانتے تھے۔ اور کربلا کے واقعہ کی ذمہ داری بھی انھیں لوگوں پر ہے اور قاتلان امام حسینؑ کا مذہب بھی معلوم ہوگیا کہ پرانی کتابوں میں جن لوگوں کو شیعہ لکھا گیا ہے وہ عثمانی اور معاویہ خیل ہیں۔

اگر تسلی نہیں ہوئی تو اور سنیں

کتاب اہل سنت تحفہ اثنا عشریہ ص۱۱ میں محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ

باید دانست کہ شیعہ اولیٰ کہ فرقہ سنیہ و تفضیلیہ اند در زمان سابق بشیعہ ملقب بوند وچو غلاۃ و روافض ... باین لقب را برخود را ملقب کردند خوفاً عن التباس الحق بالباطل فرقہ سنیہ و تفضیلیہ این لقب را برخود نہ پسندیدند وخود را اہل سنت و جماعت ملقب کردند حالا واضح شد کہ آنچہ در کتب تاریخ قدیمہ واقع شد کہ فلاں من الشیعہ او من شیعہ علی حالانکہ او از روسای اہل سنت و جماعت است

راست الخ۔

ترجمہ: معلوم رہے کہ فرقہ سنیہ اور تفضیلہ شیعہ اولیٰ ہیں اور پہلے زمانہ میں ان کا لقب شیعہ تھا اور جب رافضی اور غالی لوگوں نے اپنے آپ کو شیعہ بنا دیا تو حق اور باطل کے ملنے کے خوف سے فرقہ سینہ اور تفضیلہ نے پھر اپنے آپ کو شیعہ کہلانا پسند نہ کیا اور اپنا نام اہل سنت و جماعت رکھ لیا اور اب معلوم ہو گیا کہ جو پرانی کتابوں میں لکھا ہے کہ فلاں آدمی شیعہ یا شیعان علیؑ سے تھا۔ یہ درست ہے اور وہ شیعہ اہل سنت و جماعت کا سردار ہے۔

نوٹ: پھر شاہ صاحب اسی کتاب میں ایک جگہ فرماتے ہیں کہ بغاۃ کے ساتھ جنگوں میں شیعہ لوگوں نے حضرت علیؑ کا ساتھ دیا ہے وہ تمام مہاجرین اور انصار تھے۔

ابن حجر مکی کی شیعہ کے بارے میں تحقیق

کتاب اہل سنت صواعق محرقہ صـ۹۲ باب ۱۱ فصل ۱ آیت ۸ میں لکھا ہے کہ وشیعتہ ھم اھل السنۃ لانھم الذین احبوھم کما امر اللہ رسولہ واما غیرھم فاعداء فی الحقیقہ

ترجمہ: شہاب الدین احمد بن حجر مکی فرماتے ہیں کہ حضرت علیؑ کے شیعہ تو اہل سنت والجماعت ہیں کیوں کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ بزرگان دین سے اسی طرح محبت رکھتے ہیں۔ جس طرح خدا و رسول کا حکم ہے اور ان کے علاوہ دوسرے لوگ در حقیقت حضرت علیؑ کے دشمن ہیں۔

نوٹ: ارباب انصاف آپ نے ملاحظہ فرما لیا کہ قوم معاویہ کے وکلاء اور

علماء ہر زمانہ میں بھانت بھانت کی بولیاں بولتے ہیں۔ جب احادیث میں شیعوں کے فضائل دیکھے تو شیعہ بن جاتے ہیں اور جب امام حسینؑ کے قاتلوں کی بات ہوتی ہے تو پھر شیعوں سے دوری اختیار کرتے ہیں۔ ہمارا مقصد ان عبارات سے یہ دکھانا مقصود ہے کہ پرانی کتابوں میں جن شیعوں کے کرتوت لکھے ہوئے ہیں وہ بقول وکیل معاویہ شیعہ اثنا عشریہ نہیں ہیں بلکہ وہ شیعہ عثمانی اور صدیقی اور فاروقی اور یزیدی ہیں۔

اعتراض:

کتابوں میں لکھا ہے کہ دس محرم الحرام کو کربلا میں امام حسینؑ نے کچھ لوگوں کے نام لے کر پکارا تھا اور فرمایا تھا اے فلاں اے فلاں کیا تم نے مجھے یہ خطوط نہیں لکھے تھے اور خطوط ہمیشہ دوست ہی لکھتے ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ امام حسینؑ کو ان کے شیعہ دوستوں نے خطوط لکھ کر بلایا اور جب امام پاک تشریف لائے تو آنجناب کو دوستوں نے ہی شہید کر دیا۔

ارباب انصاف توم معاویہ کے اعتراضات کی توپ کا یہ گولہ بھی ان کے گمان میں مایہ ناز ہے اور اب ہم خطوط لکھنے والوں کا آپ کو کچھ تعارف کرواکے عالم اسلام کو دعوت انصاف دیتے ہیں۔

جواب:

کتاب اہل سنت تاریخ طبری صفحہ ۲۳۳ سنہ ۶۱ میں علامہ ابی جعفر محمد بن جریر طبری لکھتے ہیں کہ کربلا میں امام نے فرمایا تھا۔

یا شبث بن ربعی ویا حجار بن أبجر ویا قیس بن الاشعث ویا یزید بن الحارث الم تکتبوا الی

نوٹ: کہ ان چار آدمیوں کے نام لے کر امام نے فرمایا کہ کیا تم نے مجھے خط نہیں لکھیں تھے یہ چاروں آدمی صاف مکر گئے۔

نوٹ : ارباب انصاف ان چار آدمیوں میں سے کوئی بھی ایسا شیعہ نہیں ہے کہ حضرت علیؓ کو خلیفہ بلافصل مانتا ہوں۔ ان میں قیس بن اشعث تو حضرت ابوبکر کا سکا بھائی ہے اور طبری نے اسی جلد میں لکھا ہے کہ جب مسلم بن عقیل کے خلاف ابن زیاد نے کارروائی کی تھی تو جناب ابوبکر کے ایک دوسرے بھانجے سے کہا تھا تو پرچم امان بلند کر کے اعلان کر دے کہ جو لوگ اس پرچم کے نیچے آجائیں گے۔ ان کو ابن زیاد کی طرف سے امان ہے اور یہی خدمت شبث بن ربعی اور حجار بن ابجر سے ابن زیاد نے لی تھی

نتیجہ بحث

ارباب انصاف ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا کے حضور میں جواب دینا ہے تاریخ اسلام میں یہ بات تواتر معنی اور یقین سے ثابت ہے کہ کربلا میں خاندان نبوت کا قتل عام یزید بن معاویہ اور اس کے گورنر عبیداللہ بن زیاد اور اس کے فوجی جنرل عمر بن سعد کے حکم سے ہوا ہے اور فوج کے سپاہی اپنے آپ کو مسلمان کہلاتے تھے۔ اور وہ اہل اسلام کے اس فرقہ سے تعلق رکھتے تھے جو خلافت شیخین اور خلافت عثمان اور خلافت معاویہ اور یزید کو برحق جانتے تھے اس فرقہ کا نام کیا تھا موجودہ دور میں کوئی فرقہ انھیں قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ پس اس بحث کو ہم طول نہیں دیتے بندہ مسکین وکیل آل محمد کا تعلق اہل اسلام سے فرقہ شیعہ اثنا عشریہ سے ہے اور میں اپنے مذہب کی طرف سے پوری ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ ہم شیعہ لوگ یزید بن معاویہ اور ابن زیاد اور عمر بن سعد پر اور ان کی اس فوج پر جس نے کربلا میں خاندان نبوت کا قتل عام کیا ہم ان پر لعنت کرتے ہیں اور اس حکومت وخلافت پر بھی ہزار بار لعنت کرتے ہیں جس کے حکم سے امام حسینؑ کو شہید کیا گیا ہے ۔

قاتلان امام حسینؑ پر تمام جن و انس کی اور تمام فرشتوں کی اور تمام انبیاء کی اور اللہ کی لعنت ہو اور جو لوگ یزید پر لعنت نہیں کرتے وہ اس بات کا ٹھوس ثبوت فراہم کرتے ہیں کہ یزید اور فوج یزید سے ان کا کوئی مضبوط رشتہ ہے البتہ اس رشتہ پر پردہ ڈالنے کی خاطر وہ بھانت بھانت کی بولیاں بولتے ہیں ۔

عالم اسلام اور صحابہ کرام نے حضرت امام حسینؑ کا ساتھ کیوں نہ دیا تھا

اعتراض

ذکلا ریزید کا یہ مایہ ناز اعتراض ہے کہ جب امام حسینؑ شہید ہوئے تھے تو بہت سے صحابہ کرام موجود تھے اور باقی تمام عالم اسلام بھی موجود تھا پس اگر امام حسینؑ حق بجانب تھے تو ان لوگوں نے فرزند نبیؐ امام حسینؑ کا ساتھ کیوں نہ دیا

جواب ۱

صحابہ کرام کے ساتھ نہ لانے کی وجہ یہ ہے کہ امام حسینؑ نے ایسی فوج ترتیب دی تھی کہ ان میں کسی نے بھی بھاگ کر جان نہیں بچائی بلکہ تمام کے تمام امام پاک کے ساتھ شہید ہوئے ہیں اور صحابہ کرام کو دشمنوں کے نرغہ میں نبی کریمؐ کو چھوڑ کر بھاگنے کی پرانی عادت تھی البتہ جو صحابہ کرام قابل اعتماد تھے ان میں سے کچھ امام پاک کی فوج میں موجود تھے اور شہید بھی ہوئے ہیں مثلاً حبیب بن مظاہر۔ اور عالم اسلام میں شیعہ مسلمانوں نے امام حسینؑ کا ساتھ دیا ہے اور یزید کو جنگ کی جب رپورٹ سنائی گئی تھی تو اس میں صراحت کے ساتھ یہ ذکر موجود ہے کہ امام حسینؑ کے ساتھ ساٹھ عدد ان کے شیعہ

بھی فوج یزید شہید کیا ہے ۔

جواب ۲

امام حسین نے یزید کے خلاف کوئی جارحانہ کارروائی نہیں فرمائی اور نہ ہی باقاعدہ کوئی جنگی منصوبہ تیار فرمایا تھا اور نہ ہی باقاعدہ کوئی جنگی لشکر جمع فرمایا تھا امام پاک نے پرامن طریقہ سے نظام مصطفیٰ کو نافذ کرنے کا مطالبہ فرمایا تھا اور حکومت یزید نے کربلا کے میدان میں ہر طرف سے ناکہ بندی کر کے امام پاک کو شہید کر دیا جب امام پاک نے دیکھا کہ یہ فوج یزید جنگ کے بغیر باز نہیں آتی اور انہوں نے میرے قتل کا پکا ارادہ کر لیا ہے تو چونکہ دفاع ضروری امر ہے اور جان کی حفاظت شریعت میں روا جب ہے پس امام پاک نے بقدر امکان دفاع فرمایا اور آنجناب اور حضور کے ساتھی اپنی جان کی حفاظت کرتے ہوئے اور ناموس اسلام سے دفاع کرتے ہوئے نظام مصطفیٰ کی خاطر شہید ہو گئے ۔

جواب ۳

جب جناب عثمان اموی قتل ہوا تھا تو اگر انہوں نے دفاع نہیں کیا تو یہ خودکشی ہے اور شہادت نہیں ہے اور اگر دفاع کیا ہے تو صحابہ کرام اور عالم اسلام نے ان کا ساتھ کیوں نہ دیا ان کے ہاتھ میں تو حکومت تھی فوجیں تھی نواصب وضاحت کریں کہ عثمان کی مدد کرنے سے عالم اسلام اور صحابہ کرام کو کیا رکاوٹ تھی ۔ بقول نواصب عثمان کا گھراؤ بھی کافی دن تک جاری رہا اور معاویہ کی فوجیں بھی مدینہ سے کچھ فاصلہ پر حکم کی منتظر تھی ۔ نواصب اور قوم معاویہ کے لیے قتل عثمان کا کیس حل کرنا بہت مشکل ہے کیونکہ یا تو عثمان کی خودکشی لازم آتی ہے اور یا صحابہ کرام اور عالم اسلام کی بے حسی نظر آتی ہے اور اگر عثمان کی مدد نہ کرنے سے صحابہ کرام اور عالم اسلام کا کچھ نہیں بگڑتا تو کربلا میں نہ پہنچنے سے ان کا کچھ نہیں بگڑتا اور اسی طرح اگر عالم اسلام اور

صحابہ کرام کے مدد نہ کرنے سے عثمان کے برحق ہونے میں کوئی فرق نہیں پڑتا تو پھر صحابہ کے اور عالم اسلام کے کربلا میں امام حسینؑ کا ساتھ نہ دینے سے امام پاک کے برحق ہونے میں بھی کوئی فرق نہیں پڑتا۔

عبداللہ بن سبا والا پھنڈ نواصب کا بنایا ہوا سفید جھوٹ ہے

بیان: چونکہ قوم معاویہ نواصب کے لئے قتل عثمان کی صفائی دینا بہت مشکل ہے کیوں کہ اس کیس میں ایک پردہ نشین امہات المومنین کے ایک گروہ کی سردار اور صحابہ کرام میں سے عشرہ مبشرہ بھی اور بدری صحابہ بھی حتیٰ کہ خلفاء راشدین میں سے بعض پر بھی قتل عثمان میں شامل ہونے کا الزام ہے پس نواصب نے ان تمام کی صفائی دینا ایک مشکل کام سمجھا ہے۔ اور اس محاذ سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے انہوں نے یہ پھنڈ بنایا۔ ہے کہ جناب عثمان کو عبداللہ بن سبا نے قتل کرایا ہے اور یہ ایک یہودی تھا۔ ہم کہتے ہیں کہ جناب عثمان نے جس طرح ابن مسعود کو مارا تھا اور ابوذر کو جلاوطن کر دیا تھا۔ اس طرح عثمان نے عبداللہ بن سبا کو گرفتار کیوں نہ کیا اس کو قید کیوں نہ کیا اس کو نظر بند کیوں نہ کیا۔ اس کی تخریبی کارروائیوں پہ پابندی کیوں نہ لگائی۔ ابن سبا کے پاس کیا طاقت تھی کہ عثمان اس سے ڈرتا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ ابن سبا والا پھنڈ ہی غلط ہے اس شخص کا کوئی وجود ہی نہیں یہ محض افسانہ ہے اور سیف بن عمر اس کہانی کا راوی بھی جھوٹا ہے۔

یزید بن معاویہ اپنی ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں سے زنا کرتا تھا

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب الطبقات الکبری ص ۶۶/۵ ذکر عبداللہ بن حنظلہ

۲- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ الخلفاء ص ۲۰۹ ذکر یزید

۳- اہل سنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ ص ۱۳۲ ذکر یزید

۴- اہل سنت کی معتبر کتاب المستدرک علی الصحیحین ص ۵۲۲/۳ ذکر معقل

۵- اہل سنت کی معتبر کتاب الاصابہ ص ۴۶۹/۳ معقل بن سنان

۶- اہل سنت کی معتبر کتاب الطبقات الکبری ص ۲۸۳/۴ ذکر معقل

۷- اہل سنت کی معتبر کتاب ینابیع المودۃ ص ۳۲۶ باب ۶۰

۸- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ ابن عساکر ص ۲۷۵ ذکر عبداللہ بن حنظلہ

۹- اہل سنت کی معتبر کتاب فتاوی عبدالحی ص ۷۹ ذکر عقیدہ در یزید

۱۰- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ الاسلام ص ۳۵۶/۲ سنہ ۶۳ از علامہ ذہبی

۱۱- اہل سنت کی معتبر کتاب اوجز المسالک شرح موطا امام مالک ص ۴۳۵

۱۲- اہل سنت کی معتبر کتاب تکمیل الایمان ص — شاہ عبدالحق

۱۳- اہل سنت کی معتبر کتاب تذکرہ خواص الامہ ص — باب

الطبقات کی ۶۶ ان عبد اللہ بن حنظلہ قال واللہ ماخرجنا علی یزید حتی خفنا ان نرمی بالحجارۃ من السماء ان رجلا ینکح الامہات والبنات والاخوات ویشرب الخمر

ویدع الصلوۃ ۔

ترجمہ : عبداللہ بن حنظلہ صحابی فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم ہم یزید کے خلاف اس وقت اٹھے ہیں جب ہمیں ڈر لگنے لگا تھا کہ ہمیں آسمان سے پتھر مارے جائیں گے یزید وہ فاسق مرد ہے جو ماں بہنوں اور بیٹیوں سے زنا کرتا ہے اور شراب بھی پیتا ہے اور نماز بھی نہیں پڑھتا ۔

نوٹ : ارباب انصاف قوم معاویہ کے اس مجوسی مزاج خلیفہ کے بدکردار ہونے کی رپورٹ علماء اہل سنت نے دیانتداری سے پیش کی ہے ۔ اب آپ ہی فیصلہ کریں کہ بے حیائی اور فسق برائی کی کوئی حد باقی رہے گی جس کو اس مجوسی مزاج خلیفہ نے نہیں چھوا ایسے بدفطرت کو خلیفہ نبی کہنا خلافت نبوی کو رسوا کرنے والی بات ہے ۔ نیز حضرت عائشہ سے یزید کے شادی کرنے کا قصہ چند صفحات پہلے گزر چکا ہے ۔

اعتراض

قوم معاویہ اس زانی خلیفہ کی صفائی میں کبھی محمد حنفیہ کے کلام سے یوں دلیل بناتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا تھا کہ یزید اچھا آدمی تھا ۔

جواب ۱

یزید کی صفائی میں کتب شیعہ میں محمد حنفیہ کا کوئی کلام پایہ ثبوت تک نہیں ہے جس کلام کی نسبت وہ ابن حنفیہ کی طرف دیتے ہیں وہ قوم معاویہ کی اپنی کتابوں کی بات ہے اور ہمارے لئے حجت نہیں اس کی ایک پیسہ بھی قیمت نہیں ہے ۔

جواب ۲

بفرض محال اگر محمد بن حنفیہ نے یزید کی صفائی میں کوئی بات کی ہے تو سخت غلطی کی کیونکہ محمد بن حنفیہ کوئی امام و نبی نہیں ہے اور نہ ہی یزید کے بارے کسی

ودع الصلوٰۃ ۔

ترجمہ : عبداللہ بن حنظلہ صحابی فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم ہم یزید کے خلاف اس وقت اٹھے ہیں جب ہمیں ڈر لگنے لگا تھا کہ ہمیں آسمان سے پتھر مارے جائیں گے یزید وہ فاسق مرد ہے جو ماں بہنوں اور بیٹیوں سے زنا کرتا ہے اور شراب بھی پیتا ہے اور نماز بھی نہیں پڑھتا ۔

نوٹ : ارباب انصاف قوم معاویہ کے اس مجوسی مزاج خلیفہ کے بدکردار ہونے کی رپورٹ علماء اہل سنت نے دیانتداری سے پیش کی ہے ۔ اب آپ ہی فیصلہ کریں کہ بے حیائی اور فسق برائی کی کوئی حد باقی رہے گی جس کو اس مجوسی مزاج خلیفہ نے نہیں چھوا ایسے بدفطرت کو خلیفہ نبی کہنا خلافت نبوی کو رسوا کرنے والی بات ہے ۔ نیز حضرت عائشہ سے یزید کے شادی کرنے کا قصہ چند صفحات پہلے گزر چکا ہے ۔

اعتراض

قوم معاویہ اس زانی خلیفہ کی صفائی میں کبھی محمد حنفیہ کے کلام سے یوں دلیل بناتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا تھا کہ یزید اچھا آدمی تھا ۔

جواب ۱

یزید کی صفائی میں کتب شیعہ میں محمد حنفیہ کا کوئی کلام پایہ ثبوت تک نہیں ہے جس کلام کی نسبت وہ ابن حنفیہ کی طرف دیتے ہیں وہ قوم معاویہ کی اپنی کتابوں کی بات ہے اور ہمارے لئے حجت نہیں اس کی ایک پیسہ بھی قیمت نہیں ہے ۔

جواب ۲

بفرض محال اگر محمد بن حنفیہ نے یزید کی صفائی میں کوئی بات کی ہے تو سخت غلطی کی کیونکہ محمد بن حنفیہ کوئی امام و نبی م نہیں ہے اور نہ ہی یزید کے بارے کسی

امام نبی کا فرمان بیان کیا ہے ۔

جواب ۳

عبداللہ بن عباس عبداللہ بن زبیر، عبداللہ بن عمر۔ یہ تینوں صحابی ہیں اور عبداللہ بن حنظلہ اور معقل بن سنان یہ دونوں بھی صحابی ہیں انہوں نے یزید کی مذمت کی ہے علاوہ ازیں جب ہمارے امام سیدالشہدا حضرت امام حسینؑ نے یزید بن معاویہ کی مذمت فرمائی ہے تو آنجناب کے بعد اگر کوئی یزید کی تعریف کرتا ہے تو اس کی کوئی قیمت نہیں ہے ۔

جواب ۴

کتاب اہل سنت البدایہ والنہایہ صـ۲۱۷ سنہ ۶۳ میں لکھا ہے کہ جب یزید کے خلاف مدینہ پاک میں جلسہ ہوا اور اس کے فسق فجور کی صحابہ کرام نے گواہی دی تو اہل مدینہ نے اس کو خلافت سے یوں اتارا۔ قال خلعتہ کما خلعت نعلی ھذا ہ ہر شخص کہنے لگا کہ میں نے یزید کی بیعت کو یوں اتار دیا جس طرح میں نے یہ جوتا اتار دیا پس جوتوں کا وہاں ڈھیر لگ گیا جس یزید کی خلافت اور بیعت کو صحابہ کرام نے جوتے سے مثال دی ہے اس سے صحابہ کرام کی یزید سے نفرت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے اور ناممکن ہے کہ محمد بن حنفیہ نے اہل مدینہ کی مذمت یزید میں مخالفت کی ہو ۔

اعتراض

اہل تاریخ نے یزید کے بارے غلط اور جھوٹی رپورٹ دی ہے تاریخ دان بلا سند، بلا ثبوت باتیں لکھ دیتے ہیں بلکہ یہ تاریخ دان متعہ کی پیداوار اور تخم مجوس ہیں

جواب

یہ تاریخ دن جب فتوحات بنو امیہ اور فضائل ثلثہ کو لکھتے ہیں تو اس وقت

وقت یہ لوگ قوم معاویہ کو میٹھے لگتے ہیں اور تخم حلالہ معلوم ہوتے ہیں بچاری یہی
تاریخ دان جب یزید کی بدکرداری اور یزید کا فسق و فجور بیان کرتے ہیں تو پھر یہ
لوگ قوم معاویہ کو کڑوے معلوم ہوتے ہیں۔ قوم معاویہ کو معلوم رہنا چاہیے کہ جو
اعتراضات اصحاب ثلثہ اور خلفاء بنو امیہ و بنو مروان کے انساب شریفہ پر وارد
ہوتے ہیں ان کا دفاع بھی تو آپ انہیں تاریخ دانوں کے ذریعہ کرتے ہیں۔

یزید بن معاویہ دین اسلام اور قرآن پاک کا منکر تھا

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ و النہایہ ص ۲۰۴ ج ۸ ذکر راس الحسینؑ
۲- اہل سنت کی معتبر کتاب منہاج السنہ ص ۲۴۹ ج ۲ ذکر یزید
۳- اہل سنت کی معتبر کتاب شرح فقہ اکبر ص ۷۳ ذکر یزید
۴- اہل سنت کی معتبر کتاب شرح تفسیر مظہری ص ۲۱ ج ۵ سورہ ابراہیم
۵- اہل سنت کی معتبر کتاب شذرات الذہب ص ۶۹ ذکر شہادت امام حسینؑ
۶- اہل سنت کی معتبر کتاب مقتل الحسینؑ ص ۵۸ ج ۲ ذکر شہادت امام حسینؑ
۷- اہل سنت کی معتبر کتاب تذکرہ خواص الامہ ص ۱۴۸ ذکر الحسینؑ
۸- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ طبری ص ۲۱۷۳ ج ۱۱ ذکر سنہ ھ ۲۸۴
۹- اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر روح المعانی پ ۲۶ سورہ محمدؐ۔

مقتل تذکرہ اور شذرات کی عبادت { لست من خندف ان لم انتقم
من بنی احمد ما کان فعل

لعبت ہاشم بالملک فلا خبر جاء ولا وحی نزل

ترجمہ: جب یزید بن معاویہ کے سامنے امام حسین کا سر مبارک پیش کیا گیا تو اس لعین نے ایک کافر شاعر ابن زبعری کے اشعار پڑھے تھے اور ان میں اپنے یہ دو شعر بھی ملا دیئے کہ میں خندف ماں کی نسل سے نہیں ہوں اگر میں احمد مصطفیٰ کی اولاد سے ان کے بدر والے کارنامے کا بدلہ نہ لوں بنو ہاشم نے ملک کے ساتھ کھیل کھیلا ہے نہ آسمان سے خبر آئی ہے اور نہ ہی کوئی وحی نازل ہوئی ہے۔

نوٹ: ارباب انصاف مذکورہ اشعار یزید بن معاویہ کے کھلے ہوئے کفر اور نفاق کا ثبوت ہے۔ ہم نے جن کتب کا حوالہ دیا ہے ان میں کچھ اشعار کی تصریح ہے اور وکلاء یزید کی یہ کالت بے کار ہے کہ یہ اشعار بلا سند ہیں۔ کیوں کہ کفر اور فسق یزید تواتر معنی سے ثابت ہے اور تواتر میں سند کا لحاظ نہیں ہوتا۔ ان اشعار کے بارے ہمارے رسالہ قول سدید در جواب وکلاء یزید کو ملاحظہ فرمادیں۔

روح المعانی کی عبادت { علامہ سید محمود الالوسی فرماتے ہیں کہ میرا گمان غالب یہ ہے کہ یزید خبیث نبی کریم کی رسالت کا منکر تھا اور جو کچھ اس نے اہل مدینہ یا اہل مکہ یا خاندان نبوت کے ساتھ کیا تھا اس کے کفر کا ثبوت ہے۔

معرکہ کربلا حق و باطل کا معرکہ تھا اور امام حسینؑ حق پر تھے اور یزید باطل پر تھا

بیانہ ارباب انصاف آج کل لاہور میں کوئی حافظ صلاح الدین یوسف ایڈیٹر الاعتصام ناصبی یزیدی آیا ہوا ہے اور یہ ناصبی رسالوں کے ذریعہ یہ

تبلیغ کر رہا ہے کہ اگر معرکہ کربلا حق و باطل کی جنگ تھی تو اس میں حضرت امام حسینؑ اکیلے کیوں صف آرا ہوئے صحابہ نے اور تابعین نے امام سے مل کر یزید سے جنگ کیوں نہ کی۔

جواب ۱

ارباب انصاف مذکورہ کتب اہل سنت گواہ ہیں کہ یزید دین اسلام کا وحی خداوندی کا اور نبیؐ کریم کی رسالت کا منکر تھا پس ایسے دشمن خدا و رسول کے خلاف آواز اٹھانا اور نظام مصطفیٰ کے نفاذ کا مطالبہ کرنا اور پھر ناموس رسول کی حفاظت کی خاطر شہید ہو جانا اگر یہ معرکہ حق و باطل نہیں تھا۔ تو پھر اسلام کے نام پر بنوامیہ نے جو لوٹ مار کی ہے اور مسلمانوں کو دنیاوی لالچ اور اپنی عیش و عشرت کی خاطر کٹواتے رہے ہیں وہ جہاد کس طرح ہو گیا۔ اگر جہاد کفر کے مقابلہ کا نام ہے تو یزید جدی پشتی کافر تھا برائے نام اس کے باپ نے اظہار اسلام کیا تھا اور پھر علانیہ یزید نے کفر کا اعلان کیا تھا کتاب الاستیعاب میں ابو سفیان کے نفاق کا ٹھوس ثبوت موجود ہے۔

جواب ۲

حافظ صلاح الدین نے اپنے رسالہ ماہ محرم اور موجودہ مسلمان کے صفحہ ۲۲ پر یہ بھی لکھا ہے کہ جب امام حسینؑ نے دین اسلام کو بچانے کے لئے جان کی بازی لگا دی لیکن کیا اہل سنت اس نقطہ نظر کو تسلیم کر لیں گے۔ کیا صحابہ و تابعین کی اس بے غیرتی و بے حمیتی کی وہ تصدیق کریں گے جو شیعی انداز فکر کا منطقی نتیجہ ہے کیا صحابہ نعوذ باللہ بے غیرت تھے۔ ان میں دینی حمایت اور دین کو بچانے کا جذبہ نہیں تھا۔

اسباب انصاف یہ ناصبی صحابہ کرام اور اہل سنت کا اپنے آپ کو ہمدرد

ظاہر کر رہا ہے اور ہم اس کو یہ دعوت دیتے ہیں کہ وہ تمام صحابہ کرام کو ایک طرف رہنے دے بنو امیہ اور معاویہ کی بے غیرتی کا ہمیں وہ جواب دے قتل عثمان کے وقت تمام بنو امیہ نے معاویہ سمیت بے غیرتی کا مظاہرہ کیا ہے بیچارا عثمان اکیلا مارا گیا اور اس کے ہمراہ نہ ہی اس کا کوئی بیٹا نہ ہی داماد نہ ہی کوئی اور رشتہ دار قتل ہوا ہے۔

کیا عثمان کی صلہ رحمی کا یہی بدلہ تھا۔ اور یہ پھندا کہ مقتول نے خود منع کر دیا تھا کہ میری حفاظت کے لیے نہ ہی میری قوم اور نہ ہی میری فوج اور نہ ہی اہل مدینہ اور نہ ہی معاویہ کا لشکر اور نہ اصحاب اور نہ ہی مسلمان کوئی حفاظتی اقدام کریں یہ عذر غلط ہے کیوں کہ جان کی حفاظت ستر سالہ بڈھے پر بھی فرض ہے ورنہ خودکشی لازم آئے گی جو ہر قانون میں جرم ہے خودکشی کی موت ہلالت کی موت ہے اور اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔

جواب ۳

صحابہ کرام اور تابعین عظام کی غیرت کی دھونس نہیں چل سکے گی کیوں کہ ان کی غیرت کی دھجیاں تو قتل عثمان نے اڑا دیں ہیں بھرے شہر میں دن دہاڑے عثمان قتل ہو گیا اور ان صحابہ کی غیرت کا کچھ نہیں بگڑا تو پھر ہزاروں میل دور ایک جنگل بیابان میں فوج یزید نے خاندان نبوت کو امام حسینؑ سمیت اگر قتل کر دیا ہے تو بتاؤ صحابہ کرام کی غیرت کا کیا بگڑے گا کوئی ناصبی اس بات کا ثبوت دے سکتا ہے کہ یزید نے ریڈیو یا ٹیلی ویژن یا اخبارات کے ذریعہ اعلان جنگ کیا تھا کہ فلاں تاریخ کو میں خاندان نبوت اور امام حسینؑ کو قتل کروں گا اور اس اعلان کو سن کر صحابہ بے غیرت ہو گئے۔

نیز صحابہ نے بقول نواصب اگر عثمان کے دروازے پہرہ دیا تھا تو ان کا

مقصد صرف بچوں اور خواتین کی حفاظت تھی خدا گواہ ہے کہ بڑے بڑے صحابہ دل سے خواہش رکھتے تھے کہ عثمان قتل ہو جائے اور ان صحابہ نے اپنی سالی ام المومنین سے کفر اور قتل عثمان کا فتویٰ بھی دلوایا تھا ہم بوقت ضرورت وہ فتوے عدالت میں پیش کریں گے اب ہمیں نواصب بتائیں کہ غیرت صحابہ کا کیا بگڑا ہے۔

جواب ۴

جن صحابہ کرام اور صحابیات نے خود حضرت عثمان کے قتل میں حصہ لیا ہے اور بقول نواصب کہ حضرت عثمان خلیفہ المسلمین تھے پس جب ان کی غیرت کا کچھ نہیں بگڑا تو پھر اگر یہ لوگ خاندان نبوت کے قتل کے وقت خاموش رہے ہیں تو ان کی غیرت کا کیا بگڑے گا۔

جواب ۵

اگر صحابہ کرام کے رویہ سے ہی یزید کو برا ماننا ہے تو ہم یہ بھی آپ کو دکھا سکتے ہیں کہ صحابہ کرام نے یزید کو حکومت سے الگ کرنے کا یوں اعلان کیا تھا جیسے پاؤں سے جوتا الگ کیا جاتا ہے اور پھر تمام اہل مدینہ نے فوج یزید کے خلاف جنگ کی ہے۔ بتاؤ اہل مدینہ کا یزید کے خلاف جنگ کرنا کیسا ہے کیا یہ بھی معرکہ حق و باطل تھا اور اہل مدینہ حق پر نہیں تھا کیا واقعہ جنگ حرہ کی داستان لکھنے والے تمام کے تمام ابن کثیر دمشقی سمیت متعہ کی پیداوار تھے یا نکاح حلالہ کی سنت تھے۔

جواب ۶

صحابہ کرام کی غیرت کی دھونس کو ہم کیا کریں۔ کیا یہی صحابہ کرام جنگوں میں نبی کریم کو دشمنوں کے نرغہ میں چھوڑ کر بھاگ نہیں جاتے تھے سورہ آل عمران میں کیا ان صحابہ کرام کا بھاگنے کا قصہ نہیں لکھا ہے

جواب ۸ :

کیا صحابہ کرام اور تابعین عظام جنگ جمل میں حضرت ام المومنین جناب عائشہ کو چھوڑ کر بھاگ نہیں گئے تھے اگر خدانخواستہ کوئی ملنگ اس وقت بی بی صاحبہ کو قتل کر دیتا تو پھر تو آپ تابعین عظام جو بی بی صاحبہ کا ساتھ چھوڑ کر بھاگ گئے تھے ان کی بے غیرتی مان لیتے ۔

جواب ۹ :

کیا صحابہ کرام نے مثلاً عمرو بن عاص نے جنگ صفین میں اپنی جان بچانے کی خاطر اپنی پاخانہ والی جگہ سے کپڑا نہیں اٹھایا تھا میرے خیال میں یہ حرکت بھی نواصب کے نزدیک اس صحابی رسول کی بے غیرتی نہیں ہے بیٹی سے پوچھنا کہ غسل جنابت کیسے کیا جائے یہ بھی بے غیرتی نہیں ۔

کیا امام حسینؑ تلوار سے ڈر کر معاذ اللہ بیعت یزید کرنے کے لئے آمادہ ہو گئے

حافظ صلاح الدین ناصبی نے اس بات پر بھی اپنے رسالہ کے صفحہ ۲۳ میں زور دیا ہے کہ امام حسینؑ یزید کی بیعت پر آمادہ ہو گئے تھے اگر یزید باطل پر تھا تو امام پاک اس کی بیعت کے لئے تیار نہ ہوتے ۔

جواب

بیعت یزید کے لئے امام پاک کا آمادہ ہونا نواصب کا بنایا ہوا سفید جھوٹ ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل ص۴۸/۴ ذکر امام حسینؑ
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص۱۷۵/۸ ذکر امام حسینؑ
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ طبری ص۳۱۴ ذکر امام حسینؑ
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تذکرہ خواص الامہ ص۱۴۱ ذکر امام حسینؑ

عن عقبہ بن سمان قال واللہ انہ لم یسال ان یذھب الی یزید فیضع یدہ فی یدہ عقبہ بن سمعان بیان کرتا ہے کہ خدا کی قسم امام حسینؑ نے ہرگز یہ سوال نہیں کیا کہ میں جاتا ہوں اور اپنا ہاتھ یزید کے ہاتھ میں رکھتا ہوں۔

نوٹ: بیعت یزید کے لئے امام پاک کی طرف آمادگی کی نسبت دینا یزیدیوں کا نواصب کا بنایا ہوا سفید جھوٹ ہے اور راوی انکے حلالہ کی سٹ ہیں اور نکاح جماعت کی پیداوار ہیں تفصیل کے لئے ہماری کتاب قول سدید ملاحظہ کریں۔

کیا جناب مسلم کی شہادت کے امام حسینؑ نے واپسی کا ارادہ کیا تھا اور برادران مسلم نے جنگ کے لئے اصرار کیا تھا

بیانہ حافظ صلاح الدین ناصبی نے اپنے رسالہ کے صفحہ ۲۳ میں اس بات پر

پر بھی زور دیا ہے کہ امام حسینؑ تو واپس آنا چاہیے تھے ان کے لئے تو مسلم کی شہادت کے بعد آگے جانے کا کوئی پروگرام نہیں تھا مگر حضرت مسلم کے بھائیوں نے کہا کہ ہم تو اپنے بھائی کے خون کا بدلہ لیں گے پس امام پاک نے فرمایا کہ تمہارے بغیر ہم جی کر کیا کریں گے پھر یہ ناصبی اس پر یوں حاشیہ آرائی کرتا ہے کہ اگر جنگ کربلا حق و باطل کا معرکہ تھا تو واپسی کا ارادہ نہ کرتے، ظاہر بات ہے کہ راہ حق میں کسی کی شہادت سے احقاق حق اور ابطال باطل کا فریضہ ساقط نہیں ہوتا۔

جواب ۱

کیا کوئی ناصبی ثبوت پیش کر سکتا ہے کہ امام حسینؑ نے یزید کے خلاف جنگ کا اعلان فرمایا تھا اور جنگ کی تاریخ معین فرمائی تھی پس جنگ کا اراہ ترک کرنا قابل اعتراض ہو گیا۔ ہم شیعہ تو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ امام نے نظام مصطفیٰ کے نفاذ کا دعویٰ فرمایا تھا اور یزید کی اطاعت سے انکار کیا تھا۔

پس یزید کی فوج نے کربلا کے بیابان میں خاندان نبوت کو گھیر کر اور ہر طرف سے ناکہ بندی کر کے شہید کر دیا پس یزید باطل تھا اور خاندان نبوت حق پر تھا بالفرض اگر امام پاک نے واپسی کا ارادہ فرما لیا تھا تو اس سے یزید کا حق پر ہونا ثابت نہیں ہوتا کیونکہ امام پاک نے یزید کے خلاف اعلان جنگ نہیں کیا تھا کہ اب بغیر جنگ کے واپسی پر اعتراض کیا جائے۔

جواب ۲

بالفرض اگر برادران مسلم نے یہ کہا تھا کہ ہم خون مسلم کا بدلہ لیں گے تو اس میں کیا جرم ہے۔ کسی مظلوم کے خون کا بدلہ لینا اور وارثوں کا مطالبہ کرنا اس میں کیا قباحت ہے۔ حضرت مسلم کے خون کی ذمہ داری بھی یزید پر ہے اور خاندان نبوت اس خون کا شرعی وارث تھا اگر برادران مسلم نے اپنی خواہش

کا اپنے امام کے سامنے اظہار کیا ہے تو اس پر کیا اعتراض ہے اگر امام نے ان کی خواہش مطابق واپسی کا ارادہ ترک کر کے سفر جاری رکھا ہے تو کیا حرج ہے خاندان نبوت کے آپس میں مشورہ کی وجہ سے آگے جائیں یا نہ اس سے یزید اپنے فسق و فجور سے بری نہیں ہو سکتا بالفرض امام پاک نے واپسی کا ارادہ فرمایا اور پھر اس ارادہ کو ترک کر کے سفر جاری رکھا تو اس تبدیلی ارادہ سے خاندان نبوت کا خون یزید کے لیے کس طرح حلال ہو گیا۔

شیعہ یہ کہتے ہیں کہ یزید نے اپنی حکومت کو مضبوط کرنے کی خاطر ایک بیابان میں خاندان نبوت کو گھیر کر قتل کرایا اور یہ گناہ کفر سے بھی بدترین ہے کربلا کے میدان میں دس محرم کو جب خاندان نبوت کا قتل عام ہو رہا تھا اس وقت درمیان میں کوئی خون مسلم کا ذکر آیا ہے فوج یزید یہی کہتی تھی کہ آپ حکومت یزید کو تسلیم کریں ورنہ شہادت کے لئے تیار ہو جائیں۔

اگر تسلی نہیں ہوئی تو اور سنیں

جواب ۳

صحابہ کرام لشکر اسامہ سے بغیر جنگ کے واپس کیوں آئے تھے

بیانہ کتاب اہل سنت شرح مواقف ص ۷۴۶ ذکر اختلاف اہل اسلام میں لکھا ہے کہ نبی پاک نے فرمایا تھا کہ جو لشکر اسامہ سے تخلف کرے گا خدا

اس پر لعنت کرے گا اور اس لشکر کے ساتھ جانے پر شیخین بھی مامور تھے اور جس جنگ کی خاطر بحکم نبیؐ یہ لوگ جا رہے تھے وہ یقیناً معرکہ حق و باطل تھا پس اس معرکہ اور جہاد سے جناب ابوبکر اور حضرت عمر کیوں واپس آگئے تھے بقول اس ناصبی کے کہ کسی کی شہادت سے فریضہ جہاد ساقط نہیں ہوگا تو نبیؐ کریم کی بیماری سے جناب ابوبکر و عمر سے جہاد کس طرح ساقط اور معاف ہوگیا تھا جس طرح شیخین کے واپس چلے آنے سے ان کفار کا کفر برحق ثابت نہیں ہوتا اسی طرح امام حسینؑ کے واپسی کے ارادہ سے حکومت یزید اور اس کا فسق و فجور حق ثابت نہیں ہوتا۔

جواب ۴

جناب ابوبکر سورہ برائت کی تبلیغ بغیر راہ سے کیوں واپس آئے تھے۔ بیانہ کتاب اہل سنت ریاض النضرہ ص ذکر تبلیغ برائت میں لکھا ہے کہ نبیؐ کریم نے ابوبکر سے چند آیات دے کر مکہ کیوں روانہ کیا تھا مگر وہ راستہ میں بغیر تبلیغ کے واپس آگیا تھا یہ تبلیغ تو حق و باطل کا معرکہ تھا پس جناب ابوبکر کیوں واپس آیا تھا اور یہ فریضہ راستہ ہی میں کس طرح ابوبکر معاف ہوگیا تھا۔

جواب ۵

نبی کریم جنگ تبوک سے بغیر لڑے واپس کیوں آگئے تھے

کتاب اہل سنت البدایہ والنہایہ ص۱۶ ج۵ میں لکھا ہے کہ نبیؐ کریم جنگ

تبوک کے لئے بڑا لشکر لے کر گئے تھے مگر کفر کو مٹائے بغیر ہی اور جنگ کئے بغیر ہی واپس تشریف لائے تھے جس طرح نبی کریم کی واپسی سے مقابلہ والے کفار کا برحق ہونا ثابت نہیں ہے اسی طرح امام حسینؑ نے بالفرض اگر واپسی کا ارادہ کیا تھا تو اس سے حکومت یزید برحق ثابت نہیں ہوئی۔

جواب ۶

نبی کریم پہلی مرتبہ حج کیے بغیر کیوں واپس آگئے تھے

کتب اہل سنت گواہ ہیں کہ نبی کریم مدینہ سے حج کے ارادہ سے مکہ تشریف لے گئے تھے مگر کفار مکہ نے حضور کو حج کرنے سے روک دیا تھا اور بغیر حج کیے آنجناب واپس آگئے۔ حج بھی ایک فریضہ ہے پس نبیؐ کریم سے اور تمام اہل اسلام سے اس سال حج کس طرح معاف ہو گیا تھا۔

معاویہ کی صفائی میں اسکے وکلاء کا ایک مایہ ناز عذر

بیانہ کچھ علماء نواصب معاویہ کو یزید کے خلیفہ نامزد کرنے والی برائی سے یوں بے قصور ثابت کرتے ہیں کہ معاویہ کے زمانہ میں یزید کا فسق و فجور چھپا ہوا تھا اور معاویہ کو اس کی برائی کا کوئی پتہ نہ تھا پس فسق یزید کی ذمہ داری معاویہ پر نہیں آتی۔

جواب

معاویہ کو فسق یزید سے بے خبر کہنا سفید جھوٹ ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص ۲۲۸/۸ ترجمہ یزید

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ ابن خلدون صفحہ ۱۷۶ ذکر بیعت
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تطہیر الجنان صفحہ ۵۲ بر حاشیہ صواعق
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب نصائح الکافیہ صفحہ ۴۸
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تذکرہ خواص الامہ صفحہ ۱۶۱ ذکر یزید
۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سیر اعلام النبلاء صفحہ ۱۰۵/۴ از امام ذہبی
۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ طبری صفحہ ۱۷۴/۶ سنہ ۵۶ ذکر یاد

البدایہ کی عبارت } صفحہ ۲۲۸/۸ کان یزید فی حداثتہ صاحب شراب یاتی ما یاتی الاحداث فاحس معاویہ بذالک فاحب ان یعظہ فی رفق۔

ترجمہ: یزید بن معاویہ جوانی کے آغاز میں شرابی تھا اور لونڈوں والی عادات اس میں تھی اور معاویہ کو یہ معلوم ہو گیا پس اس نے چاہا کہ یزید کو نرمی سے نصیحت کرے۔ پس معاویہ نے یزید سے کہا کہ تو علانیہ برائی کو ترک کر دے کیوں کہ اس سے دشمن خوش ہوتا ہے اور دوست کو دکھ ہوتا ہے۔

نوٹ: مذکورہ عبارت کے بعد معاویہ کے وہ نصیحت آمیز اشعار درج ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ تو برائی سے چھپ کر دل بہلا اور پھر یزید کا وکیل ابن کثیر لکھتا ہے قلت وھذا کما جاء فی الحدیث من ابتلی بشی من ھذہ القاذورات فلیستتر بستر۔

کہ معاویہ کا یزید کو چھپ کر برائی کرنے کا مشورہ دینا حدیث شریف کے مطابق ہے کہ جو شخص بدکاریوں میں مبتلا ہو اور وہ ان کو چھپائے۔

ارباب انصاف معاویہ اور وکیل معاویہ ابن کثیر کی مذکورہ کارروائی سے صاف ظاہر ہے کہ یزید شرابی ہونے کی نیز دوسری برائیوں کی معاویہ کو خبر تھی۔

البدایہ ج ۸ ص ۹۵ ذکر سنہ ۵۷ ۔ وکتب معاویۃ الی زیاد
کی عبارت یستشیرہ فی ذالک فکرہ زیاد ذالک لما
یعلم من لعب یزید و اقبالہ علی اللعب

ترجمہ: معاویہ نے اپنے (ولد الزنا) بھائی زیاد کو خط لکھا اور بیعت یزید کے بارے میں مشورہ لیا۔ زیاد نے بیعت یزید کو ناپسند کیا کیوں کہ زیاد کو یزید کا شکاری ہونا اور بے ہودہ ہونا معلوم تھا۔

نوٹ: ارباب انصاف یہ زیاد وہ شخص ہے جس کو معاویہ نے بڑی محنت سے خال المومنین بنایا تھا یہ شخص یزید کا چچا ہے اور اس کو معلوم تھا کہ یزید فاسق وفاجر ہے۔ پس یہ کہنا کہ معاویہ کو معلوم نہ تھا کہ یزید بدکار ہے یہ صاف مکاری اور عیاری ہے۔ معاویہ وقت کا بادشاہ تھا اور اپنے پورے ملک کے حالات سے باخبر رہتا تھا اور اپنے ولی عہد کے کردار سے بے خبر تھا یہ عذر دوسرے شخص کو دھوکہ دینے والی بات ہے وکیل معاویہ یزید ابن کثیر ان مقامات سے قدم پھونک پھونک کر رکھ کر گزرا ہے۔ مگر خاندان نبوت کی یہ کرامت ہے کہ ان کے دشمنوں کی برائیاں ان دشمنوں کے وکلاء کے قلم سے ظاہر ہوئی ہیں۔

نوٹ: زیاد کی گواہی یزید کے فسق و فجور کے بارے میں تاریخ طبری میں بھی موجود ہے۔

البدایہ ج ۸ ص ۱۱۸ معاویہ وقد اصابتہ لوقۃ اخر عمرہ
کی عبارت وقال لولا ھوای فی یزید لا لبصرت رشدی

ترجمہ: خاندان نبوت کی دشمنی کی وجہ سے معاویہ کو آخر عمر میں لقوہ ہو گیا تھا اور کائنات میں یہ قوم معاویہ کا واحد خلیفہ ہے جس کا منہ ٹیڑھا ہو گیا تھا بلکہ مسخ ہو گیا تھا اور موت سے پہلے معاویہ یہ کہا کرتا تھا کہ اگر میری محبت یزید

سے نہ ہوتی تو مجھے راہ ہدایت معلوم تھی۔

نوٹ: ارباب انصاف یزید کو خلیفہ نامزد کرنے پر معاویہ کو ضمیر ملامت ضمیر ملامت کرتا تھا اور اس ملامت کے بعد وہ کہتا تھا کہ یزید کی محبت نہ ہوتی تو ہدایت کی راہ مجھے معلوم تھی طاغیہ شام کا یہ بیان اس امر کا ٹھوس ثبوت ہے کہ درحقیقت یزید کا فسق و فجور اس کے باپ معاویہ کو معلوم تھا اسی لئے معاویہ کو بے چینی تھی اور اپنے اس سیاہ کارنامہ بیہودہ پر پریشان تھا۔

تطہیر الجنان صـ۵۲ برحاشیہ صواعق و قولہ لولا ھوای فی یزید لأبصرت رشدی فیہ غایۃ التسجیل علی نفسہ بان مزید محبتہ لیزید اعمت علیہ طریق الھدی واوقعت الناس بعدہ مع ذالک الفاسق المارق فی الردی۔ فسلب عقلہ الکامل ودھاءہ الذی کان یضرب بہ المثل۔

ترجمہ: شہاب الدین احمد بن حجر مکی معاویہ کو ولی عہد کے بارے میں یوں خراج عقیدت پیش کرتا ہے کہ معاویہ کا یہ کہنا اگر یزید کی محبت میرے دل میں نہ ہوتی تو راہ ہدایت مجھے معلوم تھی اس قول میں خود معاویہ نے اپنے خلاف گواہی دی ہے کہ یزید کی محبت کی زیادتی نے راہ ہدایت کے بارے میں معاویہ کو اندھا کر دیا تھا اور معاویہ کے بعد یزید فاسق اور گمراہ کے ساتھ لوگوں کو مبتلا کیا تھا اور یزید کی محبت نے معاویہ کی عقل اور سیاست کو برباد کر دیا۔

نوٹ: طاغیہ شام اور اس کے وکیل ابن حجر مکی کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ معاویہ نے یزید کو خلیفہ تو محبت پدری کی وجہ سے نامزد کر دیا تھا مگر یزید کے فاسق و فاجر ہونے کے باعث معاویہ کو اپنے اس سیاہ اور بد

کارنامہ پر اطمینان نہیں تھا۔ معلوم ہوا کہ یزید نالائق تھا خلافت کے اہل نہ تھا صرف باپ کی محبت سے اس کو خلافت ملی اور اسلام کی بربادی کا وہ سبب بنا

سیر اعلام النبلاء } ان اخوف ما اخاف شئ عملته فی
کی عبادت } امرک

ترجمہ: اہل سنت کے امام ذہبی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ معاویہ نے یزید سے کہا تھا کہ زیادہ خطرناک شئے جس کا مجھے زیادہ ڈر ہے وہ تیری ولی عہدی والا کام ہے جو میں نے کیا۔

نوٹ: ارباب انصاف معاویہ کا فرزند نبیؐ امام حسنؑ سے معاہدہ تھا کہ آپ میرے بعد بادشاہ اسلام ہوں گے اور پھر اس عہد کو معاویہ نے یوں توڑا کہ امام پاک کو زہر دلوا کر شہید کر دیا اور اپنے شرابی و کبابی بیٹے کو اپنے بعد عالم اسلام کا خلیفہ نامزد کر دیا کوئی بھی مجرم اپنے جرم پر مطمئن نہیں ہوتا ضمیر اس کو ملامت کرتا ہے۔ اسی طرح حاکم شام نے یزید کو ولی بنانے کا گناہ کبیرہ اور جرم عظیم کیا ہے پس معاویہ اپنے اس سیاہ کارنامہ پر بالکل مطمئن نہیں تھا اور اپنے دل کی کیفیت کا گاہے بگاہے اظہار کرتا تھا۔

ابن خلدون } ص ۱۷۶ بل کان یعزلہ ایام حیاتہ فی سماع
کی عبادت } الغناء و ینہاہ

ترجمہ: وکیل معاویہ ابن خلدون لکھتا ہے کہ یزید سے جو فسق و فجور ظاہر ہوا ہے معاویہ کوئی علم نہ تھا بلکہ معاویہ تو اپنی زندگی میں یزید کو راگ سننے سے منع کرتا تھا۔

نوٹ: خاندان نبوت کی یہ کرامت ہے کہ معاویہ و یزید کی برائیاں ان کے وکلاء کے قلم سے تاریخ اسلام میں درج ہو گئی ہیں۔ ابن خلدون نے گواہی

سے نہ ہوتی تو مجھے راہ ہدایت معلوم تھی۔

نوٹ : ارباب انصاف یزید کو خلیفہ نامزد کرنے پر معاویہ کو ضمیر ملامت ضمیر ملامت کرتا تھا اور اس ملامت کے بعد وہ کہتا تھا کہ یزید کی محبت نہ ہوتی تو ہدایت کی راہ مجھے معلوم تھی طاغیہ شام کا یہ بیان اس امر کا ٹھوس ثبوت ہے کہ درحقیقت یزید کا فسق و فجور اس کے باپ معاویہ کو معلوم تھا اسی لئے معاویہ کو بے چینی تھی اور اپنے اس سیاہ کارنامہ بیہودہ پر پریشان تھا۔

تطہیر الجنان کی عبارت ‍ { صـ ۵۲ برحاشیہ صواعق وقولہ لولا هوای فی یزید لأبصرت رشدی نبیه غایة التسجیل علی نفسه بان مزید محبته لیزید أعمت علیه طریق الهدی واوقعت الناس بعده مع ذالك الفاسق المارق فی الردی۔ فسلب عقله الکامل ودهاءه الذی کان یضرب به المثل۔

ترجمہ : شہاب الدین احمد بن حجر مکی معاویہ کو ولی عہد کے بارے میں یوں خراج عقیدت پیش کرتا ہے کہ معاویہ کا یہ کہنا اگر یزید کی محبت میرے دل میں نہ ہوتی تو راہ ہدایت مجھے معلوم تھی اس قول میں خود معاویہ نے اپنے خلاف گواہی دی ہے کہ یزید کی محبت کی زیادتی نے راہ ہدایت کے بارے میں معاویہ کو اندھا کر دیا تھا اور معاویہ کے بعد یزید فاسق اور گمرہ کے ساتھ لوگوں کو مبتلا کیا تھا اور یزید کی محبت نے معاویہ کی عقل اور سیاست کو برباد کر دیا۔

نوٹ : طاغیہ شام اور اس کے وکیل ابن حجر مکی کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ معاویہ نے یزید کو خلیفہ تو محبت پدری کی وجہ سے نامزد کر دیا تھا مگر یزید کے فاسق و فاجر ہونے کے باعث معاویہ کو اپنے اس سیاہ اور بد

کارنامہ پر اطمینان نہیں تھا۔ معلوم ہوا کہ یزید نالائق تھا خلافت کے اہل نہ تھا صرف باپ کی محبت سے اس کو خلافت ملی اور اسلام کی بربادی کا وہ سبب بنا

سیر اعلام النبلاء } ان اخوف ما اخاف شئ عملته فی
کی عبارت } امرك

ترجمہ: اہل سنت کے امام ذہبی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ معاویہ نے یزید سے کہا تھا کہ زیادہ خطرناک شئے جس کا مجھے زیادہ ڈر ہے وہ تیری ولی عہدی والا کام ہے جو میں نے کیا۔

نوٹ: ارباب انصاف معاویہ کا فرزند نبی امام حسنؑ سے معاہدہ تھا کہ آپ میرے بعد بادشاہ اسلام ہوں گے اور پھر اس عہد کو معاویہ نے یوں توڑا کہ امام پاک کو زہر دلوا کر شہید کر دیا اور اپنے شرابی و کبابی بیٹے کو اپنے بعد عالم اسلام کا خلیفہ نامزد کر دیا کوئی بھی مجرم اپنے جرم پر مطمئن نہیں ہوتا ضمیر اس کو ملامت کرتا ہے۔ اسی طرح حاکم شام نے یزید کو ولی بنانے کا گناہ کبیرہ اور جرم عظیم کیا ہے پس معاویہ اپنے اس سیاہ کارنامہ پر بالکل مطمئن نہیں تھا اور اپنے دل کی کیفیت کا گاہے بگاہے اظہار کرتا تھا۔

ابن خلدون } صفحہ ۱۷۶ بل کان یعزلہ ایام حیاتہ فی سماع
کی عبارت } الغناء و ینہاہ

ترجمہ: وکیل معاویہ ابن خلدون لکھتا ہے کہ یزید سے جو فسق و فجور ظاہر ہوا ہے معاویہ کو کوئی علم نہ تھا بلکہ معاویہ تو اپنی زندگی میں یزید کو راگ سننے سے منع کرتا تھا۔

نوٹ: خاندان نبوت کی یہ کرامت ہے کہ معاویہ و یزید کی برائیاں ان کے وکلاء کے قلم سے تاریخ اسلام میں درج ہو گئی ہیں۔ ابن خلدون نے گواہی

دے دی کہ معاویہ کی زندگی میں یزید غنا سنتا تھا جس طرح کہ ابن کثیر نے گواہی دی ہے کہ معاویہ کی زندگی میں یزید شراب پیتا تھا۔

راگ سننا بحکم قرآن گناہ کبیرہ ہے

۱۔ قرآن پاک پارہ ۲۱ سورۃ لقمان آیت ۶

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر مظہری ص۲۶ لقمان آیت ۶

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر مدارک ص۲۵/۳ پارہ ۲۱

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر ابن کثیر ص۴۴۱ لقمان آیت ۶

۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر فتح القدیر ص۲۲۶/۴ پارہ ۲۱

۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر خازن ص۱۷۷/۴ لقمان آیت ۶

۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر روح المعانی ص۶۷ پ ۲۱ لقمان آیت ۶

۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر طبری ص۳۹ پ ۲۱ لقمان

۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی ص۱۴ پ ۲۱ آیت ۶ لقمان

ومن الناس من یشتری لھو الحدیث ۔۔ اولئک لھم عذاب مھین لقمان۔

ترجمہ: اور لوگوں میں سے وہ شخص بھی ہے جو خرید کرتا ہے لھو الحدیث کو تاکہ گمراہ کرے اللہ کی راہ سے اور بنائے اس کو تمسخر ایسے لوگوں کے لئے رسوا کرنے والا عذاب ہے۔

مظھری کی عبارت { قالت الفقھاء الغنا حرام بھذہ الایہ
نقہ کے علماء فرماتے ہیں کہ راگ اس آیت کے باعث

حرام ہے۔

ابن کثیر کی عبارت } المراد منه الغنا قال عبد اللہ بن مسعود الغناء واللہ یرددھا ثلاث مرات۔

ترجمہ: ابن مسعود صحابی فرماتے ہیں کہ لھو الحدیث سے مراد راگ ہے اور یہ بات انہوں نے تین بار فرمائی۔

نوٹ: تفسیر روح المعانی میں امام ابو حنیفہ امام مالک امام احمد اور امام شافعی سے راگ کے حرام ہونے کا فتویٰ منقول ہے۔ خلاصہ راگ کے حرام ہونے پر اہل اسلام کا اتفاق ہے اور وکیل یزید ابن خلدون نے رپورٹ دی ہے کہ یزید کو راگ سننے سے معاویہ منع کرتا تھا پس یہ ڈوم مزاج خلیفہ جب راگ کا اس طرح رسیا تھا کہ معاویہ کو منع کرنا پڑا تو یہ عذر کہ فسق یزید کا معاویہ کو پتہ نہ تھا یہ بہانہ غلط ثابت ہو گیا۔

نوٹ نمبر ۲: محمود احمد عباسی اپنی رسوائے زمانہ کتاب خلافت معاویہ و یزید کے صفحہ ۳۷۵ میں لکھتا ہے کہ یزید خود شاعر تھا، موسیقی کا ذوق رکھتا تھا اہل ہنر اور شعراء کا قدر دان تھا اور ادب و آرٹ کا مربی اور سرپرست تھا

ابوھریرہ سنہ ۶۰ھ کے شر سے پناہ مانگتے ہیں

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ و النہایہ ص ۱۱۴/۸ ذکر سنہ ۵۹

۲- اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۱۰/۱۳ کتاب الفتن

۳- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ اسلام ذہبی ص ۳۳۹/۲ ذکر ابوھریرہ

۴- اہل سنت کی معتبر کتاب الاصابہ ص ۲۰۰/۴ ذکر ابوھریرہ

۵- اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص ۲۲۸/۹ ذکر اخبارہ بالغیوب

فتح الباری کی عبارت { ابوھریرۃ یمشی فی السوق اللھم لاتدرکنی سنہ ستین ولا امارۃ الصبیان وفی ھذا اشارہ الی ان اول الاغیلمہ کان فی سنۃ ستین وھوکذالک فان یزید معاویہ استخلف فیھا۔

ترجمہ: حضرت ابوھریرہ بازار میں چلتے ہوئے فرماتے تھے کہ خدایا سنہ ساٹھ ہجری مجھے نصیب نہ ہو اور میں بچوں کی حکومت نہ دیکھوں ابن حجر عسقلانی کہتا ہے کہ ابوھریرہ کی دعا میں اشارہ ہے کہ قریش کے لونڈوں کی حکومت کا آغاز ۶۰ ہجری ہے اور بات بھی اسی طرح ہے کہ یزید بن معاویہ ۶۰ ہجری میں بادشاہ بنا۔

نوٹ: ارباب انصاف جب ابوھریرہ جیسے لوگوں کو یزید کے شر اور فسق وفجور کا علم تھا معاویہ کو بھی یقیناً یزید کی بدکرداری کا علم تھا۔

ابوسعید خدری صحابی رسول کی نگاہ میں ساٹھ ہجری کی مذمت

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر ابن کثیر ص ۱۲۸/۳ س مریم آیت ۵۹

۲- اہل سنت کی معتبر کتاب مجمع الزوائد ص ۲۳۱/۶

۳- اہل سنت کی معتبر کتاب مسند الامام احمد ص ۳۸/۳

۴- اہل سنت کی معتبر کتاب فتح القدیر ص ۳۲۹/۳

۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص۲۳۰/۸ ذکر ترجمہ یزید ابن کثیر کی عبارت
قال سمعت رسول اللّٰہ یقول خلف بعد الستین اضاعوا الصلوٰت واتبعوا الشھوات فسوف یلقون غیا۔

ترجمہ: صحابی رسولؐ ابو سعید خدری فرماتے ہیں کہ میں نے نبیؐ کریم سے سنا تھا آنجناب فرماتے تھے کہ ساٹھ ہجری کے بعد نااہل حکمران ہوں گے اور وہ نماز کو ضائع کریں گے اور پائیں گے جہنم کے آخریں طبقہ کو۔

نوٹ: اس حدیث میں بھی یزید کی مذمت کا ٹھوس ثبوت موجود ہے کیوں ساٹھ کے بعد فوراً یزید کی ہی حکومت تھی۔ ارباب انصاف ہمارے معاصر اہل سنت نے معاویہ کی وکالت میں مولانا حسین احمد مدنی کے مکتوبات ص۱۵۰ حصہ اول سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ فسق یزید کا معاویہ کو پتہ ہی نہیں تھا۔ مگر یہ کوشش بے کار ہے کیوں کہ ہم نے شراب نوشی اور راگ سننے کے بار وکلاء معاویہ کی کتب سے ثابت کر دیا ہے کہ یزید کی یہ برائیاں معاویہ کو معلوم تھی۔ نیز ہم یقین سے کہتے ہیں کہ حضرت امام حسنؑ کو زہر دینے میں اور آنجناب کو شہید کرنے میں معاویہ اور یزید دونوں شریک تھے پس اگر شراب پینے سے اور راگ سننے سے اور شکار کرنے سے اور اولاد رسول کو قتل کرنے سے کوئی فاسق نہیں ہوتا تو عالم اسلام کو دعوت انصاف ہے کہ پھر فسق کس برائی کا نام ہے۔

نوٹ نمبر۲: کتاب اہل سنت مقتل الحسینؑ ص۱۵۰ الفصل السابع میں محدث خوارزمی لکھتے ہیں کہ معاویہ نے یزید کی خاطر ہند بنت سہیل بن عمرو کی طلاق اس کے شوہر اور والی بصرہ عبداللہ بن عامر سے جبراً لی تھی یہ چیز بھی دونوں کے خبث باطن کا ٹھوس ثبوت ہے۔

نبی کریم کا فرمان کہ یزید میرے دین کو برباد کرے گا

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص ۲۳۱/۸ ذکر ترجمہ یزید
البدایہ کی عبارت یہ ہے۔ لایزال امر ھذہ الامۃ قائما بالقسط حتی یکون اول من یثلمہ رجل من بنی امیۃ یقال لہ یزید۔

ترجمہ: نبی پاک نے فرمایا ہے کہ میری امت کا امر عدل کے ساتھ قائم رہے گا حتی کہ پہلا وہ شخص جو دین کو برباد کرے گا وہ بنی امیہ سے یزید نامی ہوگا۔

اگر تسلی نہیں ہوئی تو اور سنیں یزید کی برائیوں کو معاویہ رات دن اپنی آنکھوں سے دیکھتا

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ طبری ص ۲۱۷/۳ ذکر سنہ ۲۸۴
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ابوالفدا ص ۵۷/۲ سنہ ھ ۲۸۴
۳۔ اہل سنت کی معتبر تاریخ کامل ص ۱۹۲/۷ سنہ ۲۸۴
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ الخلفاء ص ۳۷۱ سنہ ۲۸۴

۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شذرات الذہب صفحہ ۱۸۵ ج ۲ سنہ ۲۸۴

۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ صفحہ ۷۶ ج ۱۱ سنہ ۲۸۴

۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شرح ابن ابی الحدید صفحہ ۹۹۵ ومن عبدلہ الی محمد بن ابی بکر

۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب نصائح الکافیۃ صفحہ ۲۲۰

۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مولیٰ اور معاویہ صفحہ ۳۵۳

تاریخ طبری ومنہ ایثارہ بدین اللہ ودعائہ عباد اللہ الی ابنہ یزید السکیر الخمیر صاحب الدیوک والفہود والقرود واخذہ البیعۃ لہ علی خیار المسلمین بالقہر والسطوۃ والتوعید والاخافۃ والتہدد والرہبۃ وہو یعلم سفہہ ویطلع علی خبثہ ورہقہ ویعاین سکرانہ وفجورہ وکفرہ الخ۔

ترجمہ: اور طاغیہ شام کی برائیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے بندگان خدا کو اپنے بیٹے یزید کی بیعت کی طرف دعوت دی وہ یزید جو نشہ باز شرابی تھا بندر، چیتے اور مرغ پالتا تھا اور معاویہ نے اس کی بیعت اچھے لوگوں سے ڈرانے دھمکانے سے اور رعب وظلم سے لی اور معاویہ یزید کی بے وقوفی کو جانتا تھا اور یزید کی خباثت سے آگاہ تھا اور یزید کے کفر اور فسق اور نشہ بازی سے واقف تھا ... اور یزید نے اپنے دور حکومت میں خاندان نبوت کا قتل عام کرکے یہ اعلان کیا۔

لعبت ہاشم بالملک فلا خبر جاء ولا وحی نزل

کہ بنو ہاشم نے اہل ملک سے کھیل بنایا ہے نہ کوئی خبر آئی ہے اور نہ کوئی وحی نازل ہوئی ہے۔

نوٹ : ارباب انصاف دنیا کا کوئی عقل منداس بات کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہے کہ یزید کی بدکرداری کا معاویہ کو علم نہ تھا بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ باپ کو اولاد کے حالات کا پتہ نہ ہو۔ معاویہ وقت کا بادشاہ تھا اور جس بادشاہ کو اپنے گھر کی خبر نہ ہو اس کو اپنے ملک کی خبر خاک ہوگی امام اہل سنت ابو جعفر طبری نے معاویہ اور یزید کی اصلیت اور حقیقت بیان کرنے کی خاطر معتضد باللہ کا شاہی عہدنامہ پورا اپنی کتاب میں لکھا ہے اور نصائح الکافیہ میں امام اہل سنت محمد بن عقیل شافعی نے بھی پورا نقل کیا ہے اسی طرح شارح حدیدی نے بھی پورا لکھا ہے مگر دوسرے علماء نے اس عہدنامہ کا بالکل مختصر ذکر فرمایا ہے ارباب تحقیق کو یہ عہدنامہ پورا دیکھنا چاہیے۔

یزید کی بخشش کا پھنڈا اور صحیح بخاری کی جھوٹی حدیث کی دھونس

بیانہ بخاری شریف ص۴۲ کتاب الجہاد باب ما قیل فی قتال الروم میں لکھا ہے کہ ام حرام نامی عورت بیان کرتی ہے کہ میں نے نبیؐ کریم سے یہ سنا تھا کہ میری امت سے جو پہلا لشکر سمندر میں جہاد کرے گا اس نے اپنے لئے جنت واجب کر لی میں نے پوچھا کہ اے اللہ کے نبیؐ اس لشکر میں میں بھی شامل ہوں گی۔ فرمایا ہاں، پھر نبی پاک نے فرمایا کہ میری امت سے پہلا لشکر جو شہر قیصر میں جہاد کرے گا اس کو بخش دیا گیا ہے میں نے کہا میں بھی اس لشکر میں شامل ہوں گی فرمایا نہیں۔

ارباب انصاف وکلاء یزید کے پاس اس قاتل نبوت کی بخشش کا ذریعہ صرف یہ ایک روایت ہے اور اس سے وہ دلیل یوں بناتے ہیں کہ مدینہ قیصر کو جس لشکر نے فتح کیا تھا یزید اس لشکر کا امیر تھا۔

میرے محترم قارئین ہیرا پھیری سے کچھ نصیب نہیں ہوتا اور ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا کے حضور میں جواب دینا ہے ہم نے دیانتداری سے کتب اسلامیہ کا مطالعہ کیا ہے اور خدا کی ذات کو حاضر ناظر مان کر اپنے مطالعہ کا خلاصہ چند عدد جوابات کی صورت میں پیش کر کے عالم اسلام کو دعوت انصاف دیتے ہیں

جواب نمبر ۱

یہ روایت کتاب صحیح بخاری کی ہے اور یہ کتاب قوم معاویہ کی ہے ہماری نگاہ میں اس کتاب کی کوئی وقعت نہیں ہے اصول مناظرہ میں مخالف کے مسلمات سے دلیل پیش کی جاتی ہے پس ہم شیعوں کے نزدیک یہ کلام نبیؐ نہیں ہے کسی وکیل یزید نے اس قاتل اولاد نبیؐ کی فضیلت بنانے کی خاطر یہ جھوٹا کلام بنا کر نبی کریمؐ کی طرف نسبت دے دی ہے۔

جواب نمبر ۲

امام اہل سنت محمد بن یحیی نے بخاری کو بدعتی اور مجروح قرار دیا ہے

بیانہ کتاب اہل سنت فتح الباری ص ۴۹۰/۱۴ میں احمد بن علی بن حجر عسقلانی اور کتاب اہل سنت طبقات شافعیہ ص ۱۲-۱۳/۲ ذکر امام بخاری میں تاج الدین

ابونصر عبدالوہاب بن تقی الدین سبکی نے اور تاریخ بغداد صہ ۳۲/۲ حافظ ابوبکر احمد بن علی خطیب بغدادی نے لکھا ہے کہ صحیح بخاری لکھنے والے محمد بن اسماعیل بخاری کو امام اہل سنت محمد بن یحیٰ الذھلی نے مجروح قرار دیا ہے اور بدعتی کا لقب اس کو دیا ہے اور اہل اسلام کو اس کے درس میں جانے سے منع کر دیا تھا اور نیشاپور سے بخاری کو ذلیل کر کے نکال دیا تھا۔ پس بخاری کی حدیث یزید کی فضیلت میں شیعوں کے نزدیک قبول نہیں ہے کیوں کہ بخاری بدعتی ہے۔

جواب ع۳

ابوحاتم رازی اور ابوزرعہ کے نزدیک بھی بخاری مجروح اور متروک ہے

بیانہ عالم اسلام کی مایہ ناز کتاب استقصاء الافحام و استیفاء الانتقام فی نقض منتھی الکلام صہ ۸۷۶ میں علامہ سید حامد حسین اعلیٰ مقامہ نے لکھا ہے کہ تاج الدین سبکی نے تقی الدین بن دقیق سے طبقات شافعیہ میں لکھا ہے۔ اور شمس الدین ذہبی سے فیض القدیر میں مناوی نے نقل کیا ہے اور خود ذہبی نے میزان الاعتدال میں نقل کیا ہے کہ امام ابوزرعہ رازی اور امام ابوحاتم رازی کے نزدیک محمد بن اسماعیل بخاری متروک اور مجروح ہے ارباب انصاف جس بخاری پر خود علماء اہل سنت کا اعتماد نہیں ہے فضیلت یزید میں اس بخاری کی حدیث کو شیعوں کے خلاف نواصب کا پیش کرنا بالکل بے انصافی ہے۔

جواب ۴

بخاری نے اپنی صحیح چرائی ہے

بیانہ علامہ حامد حسین نے استقصاء الافحام ص ۹۳۲ میں لکھا ہے کہ محمد بن اسماعیل نے اپنی کتاب صحیح بخاری یوں مرتب کی ہے کہ مسلمہ بن قاسم نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ بخاری کا استاد علی بن المدینی کسی سفر میں گیا اور بخاری صاحب نے استاد کے لڑکے کو ایک سو دینار دے کر صرف ایک رات کے لئے استاد کی کتاب العلل حاصل کی اور ایک سو کاتب کو ایک ایک دینار دے کر رات بھر میں وہ کتاب العلل لکھوالی جب استاد واپس آیا تو کچھ دنوں کے بعد اس کو اس قصہ کا علم ہوا اور اسی دکھ میں بیمار ہو کر مر گیا۔

ارباب انصاف بخاری صاحب اپنے استاد کے قاتل ہیں۔ پس فضلیت یزیدیں استاد کی چوری کرنے والے اور استاد کے قاتل کی روایت معتبر نہیں ہے اور یہ بخاری شریف اسی لئے بے ربط کتاب ہے کہ محمد بن اسماعیل نے اپنے استاد کی کتاب العلل کو توڑ موڑ کر اس کو مرتب کیا ہے۔

جواب ۵

امام بخاری کا خاندان نبوت کی عقیدت کے بارے میں دل صاف نہیں تھا

بیانہ علامہ سید حامد حسین اعلیٰ اللہ مقامہ نے کتاب استقصا الافحام

ص ۸۹ میں ہے کہ ذوالنسبین ابن دحیہ وہ بزرگ ہستی ہیں کہ جن کے فضائل کتاب وفیات الاعیان ابن خلکان میں لکھے ہیں اس ابن دحیہ نے اپنی کتاب شرح اسماء النبی میں لکھا ہے کہ جب بریدہ صحابی یمن سے واپس آیا تو اس نے حضرت علیؑ کی شکایت کی اس وقت فقال رسول اللہ یا بریدہ اتبغض علیا فقلت نعم قال النبیؐ لا تبغضہ نبی پاک نے فرمایا اے بریدہ کیا تو علیؑ سے دشمنی رکھتا ہے اس نے کہا ہاں نبیؐ پاک نے فرمایا علیؑ سے تو دشمنی نہ رکھ۔

اس کے بعد علامہ ابن دحیہ فرماتے ہیں اوردہ البخاری مبتسرا کماتری وھی عادتہ فی ایراد الاحادیث التی من ھذا القبیل وما ذاک الا لسوء رایہ فی التنکب عن ھذا السبیل کہ بریدہ والی حدیث کو امام بخاری نے دم بریدہ نقل کیا ہے اور اس قسم کی احادیث جس سے حضرت علیؑ کی فضیلت ظاہر ہوتی ہے امام بخاری کی عادت ہے کہ ان کو توڑ موڑ کر لکھتے ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت علیؑ کی عقیدت کی راہ سے محمد بن اسماعیل بخاری اپنی بری نیت کے باعث ہٹے ہوئے ہیں۔

پھر آگے چل کر علامہ ابن دحیہ فرماتے ہیں کہ میں نے محدث مسلم کی طرح حدیث کو پورا لکھا وقطعہ البخاری واسقط منہ علی عادتہ کما تری وھو مما عیب علیہ فی تصنیفہ علی ماجری ولا سیما اسقاطہ لذکر علیؑ اور بخاری نے اس حدیث سے حضرت علیؑ کی فضیلت والا حصہ کاٹ کر لکھا ہے اپنی عادت مطابق جیسے کہ تو دیکھ رہا ہے اور محمد بن اسماعیل کا اپنی کتاب بخاری میں یہ چالاکی کرنا ان کا عیب شمار کیا گیا ہے اور خصوصیت کے ساتھ بخاری میں یہ عیب ہے کہ جس حدیث میں حضرت علیؑ کی فضیلت ہو اس سے حضرت علیؑ کا نام گرا دیتے ہیں اور ذکر نہیں کرتے۔

نوٹ: علامہ ابن وحیہ کے کلام سے ثابت ہوا کہ محمد بن اسماعیل بخاری کے دل میں کچھ مقدار حضرت علیؑ سے دشمنی پائی جاتی تھی اور کتاب اہل سنت تحفہ اثنا عشریہ باب ۲ کید ۴ ۷ سطر ا صفحہ ۶۵ میں لکھا ہے کہ نزد اہل سنت بعض اہل بیت و امیرالمومنین از قوادح صحت روایت کہ خاندان نبوت اور امیرالمومنین سے دشمنی اگر راوی کے دل میں ہے تو اس کی روایت معتبر نہیں ہے اگرچہ راوی بات کا سچا ہو اور عمل کا نیک ہو۔ ارباب انصاف علامہ ابن وحیہ اور محدث شاہ عبدالعزیز کی تحقیق کی روشنی میں تو امام بخاری کی حدیث نماز، روزہ کے بارے میں بھی معتبر نہیں ہے پس یزید کی فضیلت میں امام بخاری کا ایک جھوٹی حدیث لکھنا اور پھر اس غلط حدیث کو نوصیب و کلاغ یزید کا شیعوں کے خلاف پیش کرنا بہت بڑی بے انصافی ہے۔

محمد بن اسمٰعیل بخاری نے اپنی صحیح میں خاندان نبوت کے اماموں کے بجائے ان کے دشمنوں کی روایات لکھی ہیں

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب میزان الاعتدال ص ۴۱۴ حرف الجیم
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تہذیب التہذیب ص ۱۰۳ ذکر من اسمہ جعفر
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب منہاج السنہ ص انہ ابن تیمیہ
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کاشف ص انہ علامہ ذہبی

منہاج السنہ کی عبادت } فھولاء الائمۃ الاربعۃ لیس منہم من اخذ عن جعفر من قواعد الفقہ لکن رووا عنہ الاحادیث ۔ وقد استراب البخاری فی بعض حدیثہ لما بلغہ عن یحیی بن سعید القطان فیہ کلام فلم یخرج

ترجمہ: قوم معاویہ کے چار اماموں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے علم فقہ کے قانون نہیں لئے البتہ احادیث کی ان سے روایت کی ہے اور محمد بن اسماعیل بخاری نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی بعض احادیث کی سچائی میں شک کیا ہے کیوں کہ یحییٰ بن سعید القطان کی طرف سے بخاری کو امام پاک کے بارے میں کوئی بات پہنچی تھی پس اسی لئے بخاری نے اپنی صحیح میں امام جعفر صادق سے احادیث نہیں لیں ۔

میزان الاعتدال کی عبادت } جعفر بن محمد احد الائمۃ الاعلام بر صادق کبیر الشان لم یحتج بہ البخاری ۔ ۔ قال یحیی بن سعید القطان مجالد احب الی منہ فی نفسی منہ شئی

تہذیب التہذیب کی عبادت } قال علی بن المدینی سئل یحیی بن سعید القطان عن جعفر بن محمد فقال فی نفسی منہ شئی

ترجمہ: علامہ ذہبی میزان میں لکھتے ہیں کہ حضرت جعفرؑ بن محمدؐ بہت بڑے امام تھے نیک تھے ۔ سچے تھے اور بڑی شان والے تھے اور محمد بن اسماعیل بخاری نے ان کی حدیث کو درست نہیں مانا اور یحییٰ بن سعید القطان کہتا ہے کہ مجالد مجھے جعفر بن محمد سے زیادہ پیارا ہے اور امام جعفر صادق کے بارے میرے دل میں کچھ شبہ ہے اور تہذیب میں ذہبی نے ابن المدینی کے حوالہ سے اسی بات کو لکھا ہے ۔

نوٹ: ارباب انصاف محمد بن اسماعیل بخاری کا امیر المومنین علیؑ بن ابی طالب اور حضرت امام جعفر صادق کے بارے دل صاف نہیں تھا اور اسی سے باقی خاندان نبوت سے ان کی عقیدت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے اور ہمیں افسوس ہے کہ امام بخاری خاندان نبوت کے دشمنوں سے اپنی صحیح بخاری میں احادیث لکھی ہیں۔

مثلاً (۱) عمران بن حطان خارجی (۲) حریز بن عثمان ناصبی (۳) حصین بن نمیر یزیدی (۴) عبداللہ بن سالم ناصبی (۵) مروان بن حکم ناصبی اور دیگر اس قماش کے بے شمار راوی اور خاندان نبوت کی مایہ ناز ہستی امام جعفر صادق کی سچائی میں شبہ کر کے ان کی احادیث کو ترک کر دیا ہے۔

بقول شاہ عبدالعزیز امام اعظم اور امام مالک حضرت جعفر صادق کے شاگرد تھے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ ص۳۵۵ باب گیارہ فصل ۲ تعصب ۱۳۔

ص۳۵۵ محبت و تلمذ و اخذ علم و طریقہ کو ابو حنیفہ با امام محمد باقر و با امام جعفر صادق ثابت است کہ اہل سنت کے امام ابو حنیفہ کا امام محمد باقر اور جعفر صادق سے علم حاصل کرنا اور ان کا شاگرد ہونا ثابت ہے۔

ص۳۵۶ و امام مالک خود از یاران خاص حضرت صادق بود و از شاگردان عمدہ است بالاجماع کہ اہل سنت کے امام مالک بھی امام جعفر صادق کے شاگرد ہیں

ص۳۵۶ امام احمد بن حنبل فرمو و تو قر ر ھذ علی مجنون لا فاق کہ حدیث سلسلۃ الذہب کے بارے میں کہ سند کے امام احمد فرماتے ہیں کہ اگر اس حدیث کے راویوں کے نام کسی بیمار پڑھ دیئے جائیں تو اس کو اللہ شفا دے گا اور وہ راویوں حضرت علیؑ سے لے کر امام علی رضا تک اہل شیعہ کے آٹھ امام ہیں -

ارباب انصاف کوئی بھی مسلمان ہو کسی مذہب یا فرقہ سے تعلق رکھتا ہے البتہ وہ لوگ جن کو ماں نے جن کر پھینک دیا ہو اور کسی ذریعہ سے وہ پروان چڑھ گئے ہوں خواہ امرمہ کے عباسی ہوں یا بخارا کے بخاری ہوں ان میں ان کا نطفہ اپنا اثر دکھاتا ہے -

یہ محمد بن اسماعیل بخاری مجوسی النسل تھا اور نواصب کی کئی عدد تحریرات میں آیا ہے کہ اس ایرانی مجوسی کا کوئی اعتبار نہیں اور بندہ مسکین وکیل آل محمد بھی کہتا ہے کہ اس محمد بن اسماعیل بخاری ناصبی مجوسی الاصل نے یزید کی فضیلت میں جو حدیث لکھی ہے یہ فرمان رسول نہیں ہے بلکہ اس مجوسی کا بنایا ہوا سفید جھوٹ ہے کچھ قارئین کو میرے یہ جملے ناگوار گزریں گے مگر دشمن خاندان نبوت کا تذکرہ ان الفاظ کے بغیر ہم سے بھی نہیں ہو سکتا جب بخاری نے ہمارے امام جعفر صادق کو ایک معتبر راوی کی حیثیت بھی نہیں دی ہم اس بخاری کو چوم کر نہیں رکھیں گے -

اگر خاندان نبوت نہ ہوتا تو حضرت امام اعظم اور حضرت فاروق اعظم ہلاک ہو جاتے

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ ص۶۸ کید ۸۲

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ریاض النضرہ ص۲۰۵ ذکر علیؑ تحفہ کی عبادت
{ وابو حنیفہ ہمیشہ بصحبت حضرت صادقؑ افتخار مینمود و کلمہ لولا السنتان لهلك النعمان ازوی مشہور است

ترجمہ: اور امام اعظم ابوحنیفہ امام جعفر صادقؑ کی خدمت اور صحبت پر فخر کرتے تھے اور ان کا یہ کلام مشہور رہے کہ اگر دو سال نہ ہوتے تو نعمان بن ثابت ہلاک ہو گیا تھا۔

نوٹ: ریاض النضرہ وغیر کتب اہل سنت میں حضرت عمر کا یہ قول بھی مشہور ہے کہ لولا علی لهلك عمر۔ اگر حضرت علیؑ نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو گیا تھا۔

ارباب انصاف محمد بن اسماعیل بخاری کا خاندان نبوت کے بارے رویہ ٹھیک نہیں ہے بصورت دیگر شاہ عبد العزیز غلط بیانی کرتے ہیں۔

ارباب انصاف ہمیں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ قوم معاویہ کے تمام وکلاء کا ہر زمانہ میں جھوٹ پر گزارہ رہا ہے اور یہ لوگ بھانت بھانت کے قول قیل سے کام چلاتے رہے ہیں۔

جواب ۷

حدیث قسطنطنیہ میں مغفور" کے الفاظ کے بارے یہ قوی احتمال ہے کہ یہ چالاکی اس ناصبی مجوسی الاصل ایرانی نے خود کی ہے یہ الفاظ امام بخاری نے حدیث میں خود ملائے ہیں کیوں کہ اس مجوسی الاصل محدث کے علاوہ دوسرے محدثین اہل سنت نے اس حدیث میں یہ الفاظ ذکر نہیں کئے کہ مدینہ قیصر کو فتح کرنے والا لشکر بخشا گیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ بنو امیہ کے وکلاء کی طرف سے کوئی بھاری رشوت ملی تھی اور بخاری شریف کی زیادہ مقبولیت کا بھی یہی راز ہے کہ

اس کے مجوسی الاصل مصنف نے اس کتاب میں قاتل اولادِ نبیؐ یزید بن معاویہ کو بخشش کی سند دی ہے قوم معاویہ کو دعوت فکر ہے کہ جب یہ مجوسی الاصل محمد بن اسماعیل بخاری کوئی ایسی حدیث لکھتا ہے جس سے خاندان نبوت کی کوئی فضیلت ثابت ہوتی ہے تو اس کو مجوسی الاصل ایرانی رپورٹ سمجھ کر رد کر دیا جاتا ہے اور پھر جب یہ ہی مجوسی الاصل کوئی ایسی حدیث نقل کرتا ہے جس میں بنوامیہ، معاویہ اور یزید کی کسی فضیلت کا کوئی ضعیف اور باطل احتمال ہوتا ہے تو پھر یہ مجوسی الاصل قوم معاویہ کو پیارا لگتا ہے۔ ہمارا مدعیٰ یہ ہے کہ بقول قوم معاویہ اہل ایران مجوسی الاصل ہیں۔

پس ہم کہتے ہیں کہ محمد بن اسماعیل بخاری ایرانی مجوسی الاصل ہے اور آپ کے دعویٰ کے مطابق مجوسی الاصل ایرانی کی بات کا کوئی اعتبار نہیں ہے پس آپ مہربانی فرما کر پورے ملک میں اس مجوسی الاصل سے لاتعلقی اور برائت کا اعلان کر دیں تاکہ نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری اور بخشش یزید والا یکھنڈ سرے سے ختم ہو جائے۔

جواب ۸

شارحین بخاری کی نگاہ میں حدیث مدینہ قیصر کی کوئی وقعت نہیں ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص۱۲ ج۶ کتاب الجہاد

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری ص۲۴ ج۶ باب ما قیل فی قتال الروم

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ارشاد الساری صفحہ ۱۴۵ کتاب الجہاد
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سراج المنیر شرح جامع الصغیر صفحہ ۸ حرف الالف
۲

اہل سنت قوم یزید و مروان کو دعوت انصاف ہے کہ بخاری شریف کی بیانہ نواصب کو دیکھیں اور ان کے پوپ جو کچھ لکھ گئے ہیں۔ اس کو غور سے پڑھیں یزید شرحات کی بخشش کے احتمال کو تمام شارحین نے ٹھکرا دیا ہے اور آسانی کی خاطر ہم ان شارحین کے قیل وقال کو مختصر جوابات کی شکل میں لکھتے ہیں اور پیش کرتے ہیں اور تمام عالم اسلام کو دعوت انصاف دیتے ہیں۔

جواب ۹

اس حدیث کے تمام راوی شامی ہیں

علامہ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری میں علامہ بدر الدین عینی نے عمدۃ القاری میں یہ تصریح کی ہے کہ جس حدیث میں یہ الفاظ ہیں کہ مدینہ قیصر کو فتح کرنے والا لشکر بخشا گیا ہے اس حدیث کے تمام راوی شامی ہیں۔ اور یہ چیز اس حدیث کے جھوٹے ہونے کا ٹھوس ثبوت ہے۔ کیونکہ جس حدیث کو مکہ مدینہ کے راویوں نے ترک کیا ہے اس کی کوئی قیمت نہیں ہے یہ حدیث اسحٰق بن یزید نے بخاری کے استاد نے نے ابو عبدالرحمٰن یحییٰ بن حمزہ قاضی دمشق سے لی ہے اور شہر دمشق صوبہ شام کا شہر ہے جو یزیدیت کا گڑھ ہے۔

یہ تو وہی بات بنی کہ ثعلب کا گواہ اس کا دم بلے بلے فضیلت یزید کی ثابت کرنی ہے اور گواہی دمشق کے قاضی کی۔ یزید کا باپ معاویہ بھی دمشق کا قاضی تھا مروج الذہب ذکر معاویہ میں لکھا ہے کہ ایک مقدمہ میں اونٹ اور اونٹنی

فرق نہیں کیا تھا پس جب دمشق کے بڑے قاضی کا یہ حال تھا کہ اونٹ کو اونٹنی بنا دیا تھا تو چھوٹے قاضی نے قاتل اولادِ نبیؐ دوزخی شخص کو جنتی بنا دیا کیا بات ہے واللہ ۔

جواب ۱۰

اس حدیث کے راوی دشمن خاندان نبوت ہیں

بخاری شریف ص ۴۰۹ ج ۱ کتاب الجہاد مطبوعہ کتب خانہ رشیدیہ دہلی ۱۳۵۷ھ میں کتاب کے حاشیہ میں محشی محدث احمد علی سہارانپوری شیخ الحدیث لکھتے ہیں کہ مدینہ قیصر والی حدیث کا راوی ثور بن یزید انہ یبغض علیاً کہ راوی امیر المومنین علی بن ابی طالب سے دشمنی رکھتا تھا (مبارک) ارباب انصاف اپنے دیکھ لیا کہ کتاب کا مصنف ابن اسماعیل بخاری خود مجوسی الاصل ایرانی ہے اور ناصبی ہے اس کا استاد اسحٰق بن یزید شہر معاویہ خیل دمشق کا رہنے والا تھا اور یہ شہر یزدیت کا گڑھ ہے ۔

پس ہمارے نزدیک یہ اسحٰق بن یزید بھی پکا یزیدی ہے کیوں کہ اس کے باپ کا نام یزید ہے پس یزید سے اس گھرانے کی محبت محتاج دلیل نہ رہی اور تیسرا راوی یحییٰ بن حمزہ قدری بھی ہے اور قاضی دمشق بھی اور چوتھا راوی ثور بن یزید ہے اس کے باپ کا نام بھی یزید ہے اور محدث شیخ الحدیث احمد علی سہارنپوری نے وضاحت فرمادی ہے کہ یہ ثور بیٹا یزید کا دشمن علیؑ تھا اور تحفہ اثنا عشریہ باب ۲ کید ۴۷ ص ۶۵ میں لکھا ہے کہ اہل بیت اور امیر المومنین علی بن ابی طالب سے دشمنی اور بغض از قوارح صحت

روایت است

اگر تسلی نہیں ہوئی تو اور سنیں

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تہذیب التہذیب ص ۳۳ ج ۲ ذکر ثور بن یزید

تہذیب کی عبادت } ثور بن یزید بن زیاد۔ ویقال انہ قد ربا فکان جدہ قتل یوم صفین مع معاویہ فکان ثور اذا ذکر علیا قال لا احب رجلا قتل جدی

ترجمہ: ثور بن یزید بن زیاد بد مذہب تھا اور اس کا دادا جنگ صفین میں معاویہ کے ساتھ تھا اور اسی جنگ میں قتل ہو گیا اور یہ ثور جب حضرت علی کا ذکر کرتا تھا تو کہتا تھا کہ میں اس شخص کو دوست نہیں رکھتا جس نے میرے دادا کو قتل کیا تھا۔

نوٹ: ارباب انصاف اسلام کا اتفاق ہے کہ دشمن خاندان نبوت راوی کا قول اور حدیث معتبر نہیں پس اہل شام چونکہ دشمن خاندان نبوت تھے اس لئے مدینہ قیصر والی حدیث معتبر نہیں کیوں کہ اس کے تمام راوی شامی ہیں۔

اہل شام کی مذمت قرآن و حدیث اور فرامین صحابہ و علماء کی روشنی میں

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سنن الکبریٰ ص ۱۷۴ ج ۸ باب قتال اہل بغی علامہ بیہقی

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ مدینہ دمشق ص۳۲۱ باب مذمت اہل الشام۔

سنن الکبری کی عبارت } عن عمار لا یقولوا کفر اہل الشام ولکن قولو افسقوا و ظلموا

عمار بن یاسر نے کہا کہ یہ نہ کہو کہ اہل شام نے کفر کیا ہے بلکہ یہ کہو کہ وہ فاسق ہو گئے ہیں۔

تاریخ مدینہ کی عبارت } باب مذمت اہل الشام ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الفاسقون قلت أولئک اہل الشام قال نعم

ترجمہ: عمر بن عبید سے کسی نے اس آیت کے بارے میں پوچھا کہ جو لوگ حکم خدا کے مطابق حکم نہیں کرتے وہ فاسق ہیں کیا اس آیت کے مصداق اہل شام ہیں عمر نے کہا ہاں۔

نوٹ: دونوں مذکورہ حوالہ جات اس بات کا ٹھوس ثبوت ہیں کہ اہل شام فاسق تھے اور اس کے بعد تاریخ دمشق سے ہم چند عدد اور ثبوت اس امر کے پیش کرتے ہیں کہ اہل شام اس قابل نہ تھے کہ شریعت کے امور میں ان پر بھروسہ کیا جائے۔

۱۔ عن انس قال رسول اللہ الجفاء دا لبغی فی الشام تاریخ دمشق

ترجمہ: نبیؐ پاک نے فرمایا ہے کہ ظلم اور جور و جفا اور بغاوت اہل شام میں ہے۔

۲۔ وکان عمر اذا غضب علی انسان سیرہ الی الشام جب حضرت عمرؓ کسی آدمی پر ناراض ہوتے تھے تو اس کو شام کے علاقہ میں بھیج دیتے

معلوم ہوا کہ علاقہ شام بحرین کا گڑھ تھا۔
نوٹ

۳ قال ابو ھریرہ سینعق الشیطان بالشام نعقۃ یکذب ثلثا

ھم بالقدر

ترجمہ: ابوھریرہ فرماتے ہیں کہ ملک شام میں ایک شیطانی آواز بلند ہو گی اور دو تہائی لوگ مسئلہ قدر کے منکر ہو جائیں گے نوٹ وہ آواز ساٹھ ہجری میں بیعت یزید کے بارے میں بلند ہوئی ہے

۴ قال عمرو بن عاص اھل الشام اطوع الناس للمخلوق و اعصاہ للخالق۔

ترجمہ: عمرو بن عاص کہتا ہے کہ شام کے لوگ باقی دنیا سے مخلوق کی اطاعت اور خالق کی نافرمانی میں آگے بڑھے ہوئے ہیں۔

۵ عن ابی داود الطیالسی عن شعبہ لاتکتب عن الشامی

ترجمہ: شعبہ فرماتے ہیں کسی شامی راوی سے حدیث مت لکھیں۔

۶ عن الزھری حدیثنا اھل الطلا والطاعہ کہ اہل شام میں دو باتیں ہیں ایک اطلا ایک اطاعت امراء

۷ عن الاوزاعی ومن قال اھل الشام الجبر والطاعہ کہ اہل شام میں امراء کا جبر اور رعایا کہ اطاعت کا چرچا ہے نیز شراب کا کاروبار اور دیوان کا ذکر ہے۔

۸ قیل لعبد الرحمٰن بن مھدی ای الحدیث اصح تالی حدیث اھل الحجاز ثم البصرہ ثم کوفہ قالوا الشام قال فنفض یدیہ

ترجمہ: عبدالرحمٰن بن مہدی سے سوال ہوا کہ کس علاقہ کے لوگوں کی حدیث زیادہ صحیح ہے انہوں نے فرمایا کہ اہل حجاز کی پھر اہل بصرہ کی پھر اہل کوفہ کی لوگوں

نے کہا کہ اہل شام کے بارے کیا خیال ہے اس نے دو ہاتھ جھاڑ کر فرمایا صفر اہل شام صحت حدیث میں خالی ہاتھ ہیں۔

۹۔ عن الاوزاعی کانو یستحبون ان یحدثوا اہل شام بفضائل اهل البیت لان یرجعوا عنها کانونی فیه اوزاعی کہتا ہے کہ علماء مستحب سمجھتے تھے کہ اہل شام کو حضرت علیؑ کے فضائل میں احادیث سنائیں تاکہ بغض علی سے مڑ کے۔

۱۰۔ عن الثوری اذا کنت فی الشام فحدث بفضائل علیؑ کہ جب تو شام کے لوگوں میں ہو توان کو فضائل علی سنا آگے ابن عساکر شافعی مصنف کتاب فرماتے ہیں کہ مقصود یہ ہے کہ شام کے لوگ خاندان نبوت اور حضرت علی سے بغض رکھتے تھے نیز اہل شام کی مذمت بھی اس زمانہ کے لحاظ سے ہے کہ جس وقت انہوں نے خاندان نبوت سے حکومت و خلافت کے بارے میں جنگیں کی تھیں اور تاریخ دمشق کے لکھنے کے وقت اہل شام پرانی عادات ترک کر چکے ہیں۔

ابو یحی سکری بیان کرتا ہے کہ میں نے دمشق کی مسجد میں ایک عالم سے سنا کہ وہ امیر المومنین علیؑ بن ابی طالب کو گالیاں دے رہا تھا۔ میں نے اس کی اس حماقت اور فسق کی شکایت ایک قبول صورت نمازی سے کی اس نے کہا بھائی اس مسجد میں تو کئی عجائبات دیکھنے میں آتے ہیں اس شہر کے لوگ ابو محمد حجاج بن یوسف پر تنقید کرتے ہیں پس علیؑ کون ہے۔

نوٹ: ارباب انصاف دنیا میں بدترین شہر دمشق ہے۔ اس ملک کے لوگوں کا یہ حال تھا کہ مروج الذہب میں مسعودی نے لکھا ہے کہ جنگ صفین کی خاطر جاتے وقت معاویہ نے جمعہ کی نماز ان کو بدھ کے دن پڑھادی اور تاریخ دمشق باب مذمت اہل شام میں لکھا ہے کہ معاویہ نے ایک دفعہ کسی مجبوری کے باعث نماز جمعہ ہفتہ کے دن پڑھائی تھی۔

اور وکلاء یزید کا یہ عذر کہ اگر معاویہ نے ایسا کیا ہوتا تو صحابہ کرام ہرگز برداشت نہ کرتے اور ہم اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ جن صحابہ کرام نے خود معاویہ اور یزید کو برداشت کر لیا تھا۔ ان کے لئے ان کی برائی کو برداشت کرنا معمولی بات تھی خلاصہ الکلام کہ اہل شام دشمن خاندان نبوت تھے اور ان کی اس دشمنی میں معاویہ کی تبلیغ کا بہت بڑا اثر ہے اور دشمنان خاندان نبوت پر شریعت کی کسی بات میں بھروسہ نہیں کیا جا سکتا مدینہ قیصر والی حدیث کے تمام راوی چونکہ شامی ہیں پس کوئی عقلمند اس حدیث پر بھروسہ کر کے اپنے دین اور ایمان کا جنازہ نکالنے کے لئے تیار نہیں ہے۔

جواب ۱۱

مغفور کے الفاظ صرف بخاری نے لکھے ہیں

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص ۲۲۲ باب اخبارہ عن الغیوب

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب استخلاف معاویہ ویزید ص ۳۲ مولف علامہ لعل شاہ بخاری

البدایہ کی عبارت ملے: تفرد بہ البخاری دون اصحاب الکتب الستۃ

ترجمہ: اس حدیث کو ان الفاظ کے ساتھ مدینہ قیصر کو فتح کرنے والا لشکر بخشا جائے گا یہ مغفور کے الفاظ میں صرف امام بخاری نے لکھے ہیں اور باقی چھ کتابوں کے مؤلفین نے نہیں لکھے۔

نوٹ: ارباب انصاف قوم معاویہ کے وکلاء کو دعوت انصاف ہے کہ اگر مغفور کے الفاظ حدیث میں تھے تو باقی محدثین نے کیوں چھوڑ دیئے ہیں۔ یا تو باقی چھ نے

مکاری کی ہے یا امام بخاری نے کسی رشوت کی بنا پر یزید نوازی کی ہے اگر یہ الفاظ بھول کر نہیں لکھے گئے تو باقی چھ میں سے ایک دو بھولتے نا کہ تمام ہی بھول گئے ۔

جواب ۱۲

خالد بن معدنان کے تمام استاد ناصبی ہیں

۱ ۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تہذیب التہذیب ص ۱۱۹ ج ۳ ذکر خالد

خالد بن معدنان یعد من الطبقۃ الثالثۃ من فقہاء الشام

یہ خالد تیسرے درجہ کے فقہاء شام میں شمار ہوتا ہے پھر ذہبی نے لکھا ہے اس کے یہ بھی تین مایہ ناز استاد ہیں ۱ معاویہ بن ابی سفیان ۲ ثور بن یزید ۳ اور حریز بن عثمان ارباب انصاف یہ تینوں شخص دشمن خاندان نبوت تھے اور ناصبی تھے ۔ جس خالد نے ان تین ناصبیوں سے فیض حاصل ہوگیا ہے وہ بھی دشمن خاندان نبوت ہے اس کی بیان کردہ حدیث پر دین و ایمان کے بارے بھروسہ نہیں کیا جاسکتا ۔

جواب ۱۳

عمیر بن اسود العنسی نے کیا زندگی بھر صرف یہی حدیث پڑھی تھی

۱ ۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۱۰۲ ج ۶ باب ما قیل فی قتال الروم

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری ص۶۴۹ کتاب الجہاد

فتح کی عبادۃ { ولیس لہ فی البخاری سوی ھذا الحدیث عند من یفرق بینہ وھین ابی عیاض عمرو بن الاسود الراجح الفرقہ

ترجمہ: اس عمیر کی صحیح بخاری میں مدینہ قیصر والی روایت کے علاوہ اور کوئی روایت نہیں ہے۔ اس عالم کے نزدیک جس نے اس عمیر اور عمرو بن الاسود میں فرق کیا ہے اور بات بھی یہی وزنی ہے کہ عمرو اور عمیر دو شخص ہیں۔

نوٹ: ارباب انصاف تعجب ہے کہ قوم معاویہ کا کہ یہ شیخ الحدیث بھی ایک عجیب الخلقت مخلوق ہے کہ جو پیدا ہی صرف اس لئے ہوا تھا کہ قاتل اولاد نبی یزید بن معاویہ کو جنتی ثابت کرے اور وہ یہ خدمت سرانجام دے کہ پھر ابن سبا کی طرح روپوش ہو گیا اور امام بخاری بچارا اس کو تلاش کرتا رہا کہ کوئی اور حدیث بھی اس قسم کی سنا دے کہ قاتلان عثمان بھی یزید کی طرح جنتی ہیں مگر یہ عمیر نہ ہی امام بخاری اور نہ ہی دوسرے محدثین کو ملا ہے۔

پس نہ اس کی ماں کا کچھ پتہ ہے کہ جس نے کو جنا اور پھینک دیا اور نہ ہی اس کے باپ کا کوئی علم ہے کہ وہ کون تھا اور اس کو کہاں سے اٹھا کر لایا تھا پس یہ راوی مجہول اور نامعلوم ہے۔

جواب ۱۴

عمیر بن اسود کے شاگرد صرف معد بن عدنان ہیں

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مقدمہ ابن صلاح ص۴۳

واقل مایرتفع بہ الجہالۃ ان یروی عن الرجل اثنان

من المشهودین بالعلم

ترجمہ : کسی راوی کی جہالت تب دور ہوتی ہے کہ جب علم میں شہرت رکھنے والے کم سے کم اس کے دو شاگرد ہوں ۔

نوٹ : عمیر بن اسود کا شاگرد صرف ایک خالد بن معدنان اور یہ خالد بھی ناصبیہ کی درسگاہوں سے تعلیم حاصل کرنے کے باعث ناصبی تھا جس طرح نطفہ کا اثر ہے اسی طرح ناصبی استاد کی تعلیم کا بھی اثر ہے ۔

جواب ع۱۵

عمیر بن اسود کی استاد ایک نامحرم عورت ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ص۴۲ کتاب الجہاد

قال عمیر فحدثتنا ام حرام انها سمعت النبیؐ

ترجمہ : عمیر بن اسود کہتا ہے کہ مجھے یہ حدیث ام حرام نے بتائی کہ اس نے نبیؐ پاک سے سنا ہے کہ وہ لشکر بخشا جائے گا ۔

نوٹ : ارباب انصاف سوچنے والی بات ہے کہ اس عمیر نامعقول کو تمام زندگی کوئی مرد استاد نہ ملا اور ایک نامحرم عورت کے گھر جا کر اور وہ بھی خلوت میں اس سے دورہ حدیث پڑھتا رہا ہے اور اس عمیر کی زندگی بھر کی محنت کا نتیجہ اور کامل دورہ حدیث پڑھنے کا ما حصل صرف ایک حدیث ہے اور حدیث بھی ایسی کہ جس میں وہ ایک ایسے شخص کو جنتی ثابت کر رہا ہے کہ جس پر سوائے

یزید نواصب کے تمام دنیا لعنت کرتی ہے اور وہ ہے لعین قاتل اولاد نبی یزید۔

جواب ۱۶

مدینہ قیصر والی روایت کی راوی صرف ایک عورت ہے

بیانیہ ام حرام بنت ملحان یہ ام سلیم مادر انس بن مالک کی بہن ہے اور مدینہ قیصر کی فتح والی حدیث کے بیان میں ام حرام نے بھانت بھانت کی باتیں بنائی ہیں مثلاً کبھی تو کہتی ہے کہ نبی پاک میرے ہاں آکر قیلولہ کرتے تھے کبھی کہتی ہے کہ میں حضور کی جوئیں نکالتی تھی لا حول و لا قوۃ الا باللہ بغیر کسی مجبوری کے نامحرم عورت کے پاس محفل گرم کرنا شرعاً مکروہ ہے عورت کا پردہ شرعاً واجب ہے۔

ارباب انصاف آپ خود سوچیں کہ نبیؐ کریم کی ۹ بیویاں تھیں کیا آنجناب کو اپنی بیویوں کے پاس قیلولہ کرنے میں مزا نہیں آتا تھا اور ایک ایسی عورت کے پاس جو نہ تو حضور کی سالی ہے اور نہ ہی حضور کی ساس ہے اور نہ ہی بیوی ہے اور نہ ہی محرمیت کا کوئی اور رشتہ ہے اس کے پاس آکر قیلولہ کرتے تھے۔ جوئیں گندا رہنے سے پڑتی ہیں کیا نبیؐ پاک صاف ستھرا نہیں رہتے تھے۔

پھر اس ام حرام کو دورہ حدیث پڑھانے کی خاطر اس کا شوہر میدان جنگ میں ساتھ لے جاتا تھا اور پھر یہ خلوت میں صرف ایک شاگرد عمیر بن اسود کو بلا کر

دورہ حدیث پڑھاتی تھی اور پھر ایک مضمون کی حدیث ہے جو بخاری شریف باب غزو المرأۃ فی البحر اور باب رکوب البحر میں لکھی ہے۔

اور باب ما قیل فی قتال الروم میں بھی لکھی ہے پہلے دو بابوں میں ام حرام نے یہ حدیث اپنے بھانجے انس بن مالک کو سنائی ہے مگر مغفور کے الفاظ ذکر نہیں فرمائے اور باب قتال روم میں پھر وہی حدیث ایک نامحرم عمیر بن اسود کو دوپہر کے وقت خلوت میں بلا کر سنائی ہے ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا کو جواب دینا ہے۔

ارباب انصاف ہم تمام عالم اسلام کو دعوت فکر دیتے ہیں کہ اس ام حرام کو بتاؤ کیا مجبوری تھی کہ مغفور کے الفاظ اپنے بھانجے انس بن مالک کو نہیں سنائے اور ایک نامحرم کو گھر بلا کر یہ مغفور کے الفاظ سنا دیئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

ارباب انصاف میری نگاہ میں مؤلف صحیح بخاری مجوسی الاصل ایرانی اور اس ام حرام کی تمام کارروائی مشکوک ہے کاش یہ ام حرام پیدا ہی نہ ہوتی یا اس ام حرام پیدا ہی نہ ہوتی یا اس جنگ میں شرکت سے پہلے کسی اونٹ یا گھوڑے سے گرتی اور اس کی گردن ٹوٹ جاتی۔ نہ رہتا بانس اور نہ بجتی بانسری۔

جواب ۱۷

اول جیش میں یزید داخل نہیں ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری صـ ۶۴۹ کتاب الجہاد

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الاصابہ صـ ۵۴ ج ۲ ذکر سفیان بن عوف

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب محاضرات الامم صـ ۱۱۴ ج ۲ الشیخ الخضری

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الفتوحات الامم صـ ۱۶۱ از احمد بن ذہبی۔

عمدۃ القاری کی عبارت } وقیل سیر معاویہ جیشا مع سفیان بن عوف الخ

ترجمہ: معاویہ نے سفیان بن عوف کی قیادت میں لشکر روانہ کیا اور وہ قسطنطنیہ تک گیا اور اس لشکر کے ساتھ ابن عباس ابن الزبیر اور ابو ایوب انصاری تھے اور مدت محاصرہ کے دوران ابو ایوب نے وفات پائی قلت الاظہر قاضی بدر الدین عینی کہتے ہیں کہ قوی اور مضبوط بات یہی ہے کہ یہ بزرگ صحابہ سفیان کے ہمراہ تھے اور یزید کے ساتھ نہ تھے لانہ لم یکن اھلا ان یکون ھؤلاء السادات فی خدمتہ کیوں کہ یزید اس لائق نہ تھا کہ یہ بزرگ صحابہ اس کی خدمت میں ہوتے۔

نوٹ: ارباب انصاف بقول قوم معاویہ مغفرت کی سند اول لشکر کے لئے ہے اور یزید اول لشکر میں موجود ہی نہ تھا جب وہ موجود ہی نہ تھا تو اس کی مغفرت کا جواز باطل ہو گیا۔

نیز قاضی بدر الدین حنفی نے یہ فیصلہ بھی فرما دیا کہ یزید صحابہ کرام پر امیر لشکر ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتا تھا اور جو نالائق چند صحابہ کا سردار نہیں ہو سکتا وہ صحابہ سمیت تمام امت کا سردار بھی نہیں ہو سکتا پس بیعت یزید باطل ہو گئی۔

جواب ۱۸

قسطنطنیہ پر حملہ کے وقت یزید اپنی معشوقہ کے ہمراہ گھر میں شراب پی رہا ہے

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل لابن اثیر ص ۲۳۱/۳ سنہ ۴۹ھ
۲- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ ابن خلدون ص ۱۵/۳
۳- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ یعقوبی ص ۲۱۷
۴- اہل سنت کی معتبر کتاب مروج الذہب ص ۴۳/۳
۵- اہل سنت کی معتبر مروج الذہب شہید کربلا اور یزید ص ۱۸۴ از قاری محمد طیب
۶- اہل سنت کی معتبر کتاب معاویہ اور استخلاف یزید ص ۲۴۳ از لعل شاہ بخاری
۷- اہل سنت کی معتبر کتاب امام پاک اور یزید پلید ص ۱۲۸ از مولانا محمد شفیع اوکاڑی

تاریخ کامل ۴۹ھ میں معاویہ نے روم کے شہروں پر حملہ کے لئے
کی عبارت } سفیان بن عوف کی قیادت میں لشکر روانہ کیا وامر ابنہ
یزید معہ فتثاقل واعتل فامسك عنہ أبوہ اور اپنے بیٹے یزید کو بھی
حکم دیا کہ ان کے ساتھ جائیں مگر یزید نے سستی کی اور بہانے کئے پس معاویہ نے
بھی اس کو ساتھ روانہ کرنے میں خاموشی اختیار کی، روم میں پہنچ کر لشکر کو چیچک اور
دوسری بیماریاں لاحق ہو گئیں - یزید کو جب یہ خبر ملی تو اس نے ایک غزل بھی
تلاوت کی -

مروج الذہب } وبلغ معاویہ ان انہ لما بلغہ خبرھم
کی عبادت } وھو علی شرابہ مع ندمائہ قال اھون
بما لاقت الخ

ترجمہ : اور معاویہ کو ان حالات کی خبر پہنچی کہ لشکر کی خبر سن کر یزید نے
کہا ہے کہ اس حال میں کہ یزید اپنے جیسے شرابیوں کے ساتھ گھر میں شراب وکباب
کی محفل گرم کئے ہوئے ہے -

تاریخ یعقوبی کی عبارت کا ترجمہ
روم کے علاقہ میں مسلمانوں کے لشکر پر بخار اور چیچک نے حملہ کر دیا اور ام کلثوم عبداللہ بن عامر کی بیٹی یزید کی محبوبہ تھی اور یزید اس کا عاشق تھا۔ اہل اسلام کی بیماری کی خبر سن کر یزید نے جس غزل کی تبیع پڑھنا شروع کی اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اگر اہل اسلام کے لشکر پہ بیماری نے حملہ کیا ہے تو مجھے پرواہ نہیں ہے جب کہ محفل شراب و کباب میں میری بغل میں میری محبوبہ ام کلثوم بیٹھی ہے۔

معشوق ہو بغل میں جلسے ہوں می کشی کے
اپنے لیے یہی ہیں سامان دل لگی کے

نوٹ: ارباب انصاف اپنے ملاحظہ فرمایا کہ یہ شرابی و کبابی یزید بن معاویہ تو اس لشکر میں موجود ہی نہ تھا جس کو بقول قوم معاویہ بخشش کی سند ایک ام حرام نامی عورت کی زبانی ملی ہے پس بخشش یزید کا سارا پکھنڈ ایک مکر و فریب ہے۔

ایک ضروری وضاحت

یہ باتیں اور یہ بحث کہ یزید اس لشکر میں نہیں تھا ہم اس لئے ذکر کر رہے ہیں تاکہ وکلاء یزید کا جھوٹ اہل سنت بھائیوں کی کتابوں سے ثابت ہو جائے اور دنیا کو معلوم ہو جائے کہ وکلاء یزید اس شرابی اور کبابی اور مجوسی مزاج ظالم کی محبت میں ایسے اندھے ہوئے ہیں کہ ان لوگوں نے جھوٹ بولنا، حلال کر لیا ہے اور شرم و حیا اور انصاف کی تمام حدیں توڑ دی ہیں۔
جہاں تک مدینہ قیصر کو فتح کرنے سے بخشش کا تعلق ہے وہ اگر یزید کے بجائے اس کا باپ معاویہ بھی اس شہر کا فاتح تھا تو بھی ہم اس کی بخشش کو نہیں

ماننے کیوں کہ بخشش کے لئے ایمان پہ مرنا ضروری ہے اور جن لوگوں نے خاندان نبوت کے خلاف بغاوت کر کے ان کی حکومت میں فساد اور تخریب کاری کی ہے اور جن لوگوں نے کربلا میں اپنی حکومت چمکانے کے لئے خاندان نبوت کا قتل عام کرایا ہے وہ ہمارے نزدیک بے ایمان ہیں اور اسی حالت میں مرے ہیں اور بخشش کے قابل نہیں ہیں اگر وہ ظالم اور فاسق دوزخ میں نہ جائیں تو پھر دوزخ میں شیطان کیوں جائے گا کیوں کہ شرک تو شیطان نے بھی نہیں کیا۔

جواب ۱۹

جس تاریخ میں لکھا ہے کہ یزید اس لشکر مغفور میں شامل تھا۔ اس تاریخ کو کالے پانی میں غرق کر دیا جائے

بیانہ ارباب انصاف ہم عالم اسلام کو دعوت انصاف دیتے ہیں اور دیانت و انصاف کا واسطہ دے کر پوچھتے ہیں کہ کیا یہی وکلاء یزید وہ لوگ نہیں ہیں کہ جنہوں نے تاریخ نویسوں کو بد مذہب اور بدباطن ایرانی لکھا ہے کہ کبھی ان بچاروں کو لکھتے ہیں یہ مجوسی الاصل ایرانی ہیں اور کبھی لکھتے ہیں کہ ذریت ابن سبا ہیں اور کبھی ان کو لکھتے ہیں کہ یہ لوگ متعہ کی پیداوار ہیں۔ پس جب یہ تاریخ نویس اتنے برے تھے۔ تو وکلاء یزید کو چاہیے کہ وہ قرآن اور حدیث صحیح سے ثابت کریں کہ یزید اس لشکر میں موجود تھا جس کو بقول قوم معاویہ ام حرام نامی عورت نے

بخشش کی بشارت سنائی ہے اور تاریخ اسلام کو یہ لوگ اپنے دعوی اور اپنے ہی سنی مطابق دریا میں غرق کر دیں کیوں کہ ہم شیعہ لوگ بھی اس تاریخ نویس پر لعنت کرتے ہیں جس نے یہ لکھا ہے کہ یزید بخشش کے قابل ہے اور جنتی ہونے کے لائق ہے اور حدیث بھی اس کتاب سے پیش کریں جس کو کسی مجوسی الاصل ایرانی نے نہیں لکھا۔ بخاری شریف تو ایرانی الاصل محمد بن اسماعیل کی لکھی ہوئی ہے اس کو چھوڑ دیں اور کسی عرب محدث کی ایسی کتاب پیش کریں جس نے صحابہ کرام سے یہ حدیث لی ہے کہ مدینہ قیصر کو فتح کرنے والا بخشش دیا جائے گا اور پھر کسی عرب تاریخ دان کی کتاب سے پیش کریں اور سند روایت بھی تفصیل سے لکھیں کہ یزید اس لشکر میں موجود تھا۔

ارباب انصاف مسئلہ بخشش یزید لاحول ولا قوۃ الا باللہ یزید وہ شخص ہے جس نے خاندان نبوت کا قتل عام کروایا تھا اور مدینہ پاک میں صحابہ کی بیٹیوں سے زنا عام کروایا ہے اگر یزید بخشش کے قابل ہے تو پھر اس کا یہی جواب ہے کہ قاتلان عثمان بھی بخشش کے قابل ہیں۔

جواب نمبر ۲۰

علماء اہل سنت کی گواہی کہ یزید مغفرت کے لائق نہیں ہے

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری صفحہ ۱۰۲ جلد ۶ کتاب الجہاد

۲- اہل سنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری صفحہ ۶۴۹ جلد ۴ باب ما قیل فی قتال الروم

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ارشاد الساری صـــ۱۰۴/۵ کتاب الجہاد

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سراج المنیر صـــ۸۰/۱ حرف الالف

۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شرح تراجم ابواب صحیح بخاری صـــ ۴ دائرہ المعارف العثمانیہ

۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب معاویہ و استخلاف یزید صـــ۳۹۱ از علامہ لعل شاہ بخاری

۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب امام پاک اور یزید پلید صـــ۱۳۸ از مولانا محمد شفیع اوکاڑوی

۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شہید کربلا اور یزید صـــ۱۸۴ از مہتمم دیوبند قاری محمد طیب

شرح تراجم کی عبادت { بل امرہ الی اللہ فیما ارتکبہ من القبائح بعد هذا الغزوة من قتل الحسینؑ و تخریب المدینہ والاصرار علی شرب الخمر ۔

ترجمہ : شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں کہ مدینہ قیصر والی حدیث سے صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ اس لشکر کے اس جنگ سے پہلے کے گناہ معاف ہیں اور اگر یزید بھی اس لشکر میں تھا تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔ ان گناہوں کے بارے میں جو اس نے بعد میں کئے ہیں مثلاً امام حسینؑ کو قتل کرنا اور مدینہ منورہ کو برباد کرنا اور شراب کی عادت کو ترک نہ کرنا پس خدا کی مرضی اس کو معاف کرے یا عذاب میں ڈالے۔ جس طرح کہ یہی قانون ہے تمام گناہ گاروں کے بارے میں اور یہ بات قابل غور ہے کہ کچھ احادیث ایسی بھی ہیں جن میں سخت سزا کا حکم ہے اس آدمی کے لئے جو نبیؐ پاک کی عترت کی توہین کرے اور حرم میں کفر کرے اور سنت نبیؐ میں تبدیلی کرے ان احادیث کی روشنی میں بھی یزید کا حال برا ہے ۔

عمدۃ القاری کی عبادت { قلت لا یلزم من دخولہ فی ذالک العموم ان لا یخرج بدلیل خاص اذ لا یختلف اهل العلم

ان قولہ مغفور لھم مشروط بان یکونوا من اھل المغفرۃ حتی لو ارتد واحد ممن غزاھا بعد ذالک لم یدخل فی ذالک العموم

ترجمہ: ابن ملہب کہتا ہے کہ مدینہ قیصر والی حدیث میں معاویہ اور یزید کی (معاذ اللہ) فضیلت ہے کیوں کہ دونوں نے یکے بعد دیگرے جنگ میں حصہ لیا تھا۔

بدر الدین عینی کہتا ہے کہ یزید کی کیا فضیلت ہے اور حال اس کا مشہور ہے اگر کوئی کہے کہ مدینہ قیصر والی حدیث میں آیا ہے کہ اس لشکر کو بخشش دیا جائے گا تو میں (قاضی بدر الدین) کہتا ہوں کہ اگر یزید اس حکم عام میں داخل ہے تو بھی لازم نہیں آتا کہ وہ دلیل خاص سے خارج نہ ہو کیوں کہ اہل علم میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ نبی پاک کا وہ فرمان مشروط ہے اس امر کے ساتھ کہ اس لشکر کے وہ لوگ بخشش کا حق رکھتے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو بخشا جائے کیوں کہ جو لوگ اس لشکر سے بعد میں کافر ہو جائیں وہ اس بخشش والے حکم میں داخل نہیں ہیں۔

فتح الباری کی عبارۃ { وتعقبہ ابن التین و ابن المنیر بما حاصلہ انہ لا یلزم من دخولہ فی ذالک العموم ان لا یخرج بدلیل خاص اذ لا یختلف اھل العلم ان قولہ مغفور لھم مشروط بان یکونوا من اھل المغفرۃ حتی لو ارتد واحد ممن غزاھا بعد ذالک لم یدخل فی ذالک العموم اتفاقاً

ترجمہ: مہلب کہتا ہے کہ مدینہ قیصر والی حدیث میں یزید کی فضیلت ہے مگر ابن التین اور ابن المنیر فرماتے ہیں کہ اگر یزید مدینہ قیصر والی حدیث کے عموم میں داخل ہے تو اس کا یہ لازم نہیں ہے کہ یزید اس عموم سے دلیل خاص کے ذریعہ خارج نہ ہو سکے کیوں کہ اہل علم میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ اس

لشکر سے جو لوگ بخشے جائیں گے جو بخشش کے لائق ہوں گے حتی کہ اگر اس لشکر سے جو لوگ اس جنگ کے بعد مرتد اور کافر ہو جائیں وہ بالاتفاق اس عموم میں داخل نہیں ہیں

ارشاد الساری کی عبارت } ولا یلزم من دخوله فی ذالك العموم ان لایخرج بدلیل خاص الخ

ترجمہ: مدینہ قیصر والی حدیث سے مہلب نے یزید کے جنتی ہونے کی دلیل پیش کی ہے اور اس کو جواب دیا گیا ہے کہ یہ تمہارا قول بنو امیہ کی طرف داری کی وجہ سے صادر ہوا ہے اگر یزید عموم میں داخل ہے تو اس کا یہ لازم نہیں ہے کہ وہ دلیل خاص سے خارج نہ ہو سکے کیوں کہ اہل علم اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ اس لشکر سے بخشش ان لوگوں کی ہو گی جو بخشش کے لائق ہوں گے اور اگر ان میں سے کوئی کافر و مرتد ہو جائے تو وہ اس عموم میں داخل نہیں ہے۔

ابن المنیر کے اس کلام کے بعد شہاب الدین احمد بن محمد القسطلانی خود فرماتے ہیں کہ بقول مولانا سعد الدین تفتازانی کے بعض علما نے یزید پہ نام لے کر لعنت کو جائز قرار دیا ہے۔ کیوں کہ امام حسینؓ کے قتل کا حکم دے کر یزید کافر ہو گیا تھا اور حق یہ ہے کہ یزید کا امام حسینؓ کے قتل کا حکم دینا اور امام حسینؓ کے قتل پر خوش ہونا اور خاندان نبوت کی ہتک کرنا یقینی بات ہے پس ہم کو اسے بے ایمان کہنے میں کوئی تردد اور رکاوٹ نہیں ہے۔ خدا کی لعنت ہو یزید پر اور اس کے مددگاروں پر۔

سراج المنیر کی عبارت: علامہ الشیخ علی بن احمد عزیزی شروحات بخاری جیسی عبارت لکھنے کے بعد فرماتے ہیں۔ حتی اطلق بعضهم جواز لعنه لامره بقتل الحسینؓ و رضا به حتی قال التفتازانی والحق ان رضاء یزید بقتل الحسینؓ۔ کہ بعض علماء اہل سنت نے یزید کا نام لے کر اس پر لعنت کرنا جائز قرار دیا ہے۔ کیونکہ اس نے امام حسینؓ کے قتل کا حکم دیا ہے اور آنجناب کے قتل پر راضی

تھا۔ علامہ سعد الدین تفتازانی امام اہل سنت نے کہا ہے کہ حق بات یہ ہے کہ یزید کا امام حسینؑ کے قتل کا حکم دینا اور پھر اس پر خوش ہونا اور خاندان نبوت کی توہین کرنا یقینی بات ہے پس ہمیں یزید کے بے ایمان ہونے میں کوئی شک نہیں ہے خدا کی لعنت ہو یزید پہ اور اس کے مددگاروں پر اور ابن حجر الہیثمی نے شرح ہمزیہ میں لکھا ہے کہ امام احمد بن حنبل جیسے پرہیزگار اور بڑے عالم نے یزید کے کفر کا فتویٰ دیا ہے۔

نوٹ: ارباب انصاف (۱) ابن حجر عسقلانی (۲) اور شہاب الدین القسطلانی (۳) بدرالدین عینی (۴) علی بن احمد العزیزی (۵) اور ابن الیتن و ابن منیر جیسے بلند پایہ علماء اہل سنت نے یزید کی بخشش ثابت کرنے سے صاف منہ پھیر لیا ہے اور علامہ سعد الدین تفتازانی نے تو صاف الفاظ میں یزید پہ لعنت کی ہے اور یہ مذکورہ علماء وہ بلند ہستیاں ہیں اہل سنت میں ہزار غزالی ان کے جوتوں پر قربان کئے جائیں اور قوم معاویہ کو ہم دعوت انصاف دیتے ہیں کہ اگر بخشش یزید کو حدیث شریف سے ثابت کرنا ہے تو یہ ایک محال و ناممکن ہے اور جو حدیث آپ پیش کرتے ہیں اس میں یزید کا نام و نشان نہیں ہے۔ اور اس حدیث کے مضمون میں یزید کو ٹھونسنے کی خاطر آپ تاریخ کا سہارا لیتے ہیں۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ اگر تاریخ کا سہارا لینا ہے تو پہلے یزید کے فسق و فجور کی صفائی دیں کیوں کہ یزید کے بدکردار ہونے سے تاریخ بھری ہوئی ہے اور اب ہم یزید کے بارے میں ان علماء کی چند کتب کا حوالہ دیتے ہیں کہ جنہوں نے یزید پہ لعنت کرنے کو جائز قرار دیا ہے۔ پس یزید بخشا جائے گا یا نہیں یہ الگ بات ہے۔ دنیا میں یزید پہ لعنت کرنا بہت بڑی عبادت ہے اور یزید پہ صرف اصل تسبیح ہی لعنت نہیں کرتے بلکہ اس پر لعنت کرنے کو علماء اہل سنت بھی جائز جانتے ہیں۔

علماء اہل سنت یزید پر لعنت کرنا جائز جانتے ہیں

۱۔ اہل سنت کی معتبر البدایہ والنہایہ ص۲۲۳ ج۸ ذکر یزید
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ لابن خلکان ص۴۱۲ ذکر الکیا الہراسی
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب حیات الحیوان ص۱۷۶ ج۲ ذکر الفہد
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ارشاد الساری ص۱۰۴ ج۵ باب قتال روم
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سراج المنیر شرح جامع الصغیر ص۸ ج۱ حرف الالف
۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مکتوبات ص۲۰۳ از قاضی ثناء اللہ پانی پتی
۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ ص۱۳۱ الخاتمہ
۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب اخبار الاول ص۵۱
۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شرح فقہ اکبر ص۷۲ ذکر یزید
۱۰۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شرح عقائد نسفی ص۱۱۳ ذکر امامت
۱۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شرح مقاصد ص۳۰۹ ج۲ مبحث ۶
۱۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شذرات الذہب ص۶۹ ج۱ ذکر سنہ ۶۱
۱۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب نزل الابرار ص۹۷ ذکر الحسینؑ
۱۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ازالۃ الغین ص۳۶۸ ج۱
۱۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ ص۶ باب اول
۱۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ طبری ص۲۱۷۴ ج۱۱ سنہ ۲۸۴

۱۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تذکرہ خواص الامہ صـ۱۶۲ باب ۹
۱۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر مظہری صـ۴۳۴ سورہ محمد آیت ۲۳ پارہ ۲۶
۱۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مولی اور معاویہ صـ۱۰۴ از علامہ خلیل احمد
۲۰۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر روح المعانی صـ۷۲ پارہ ۲۶ سورہ محمد

اہل سنت کے امام احمد امام مالک امام اعظم امام شافعی کا فتوی کہ یزید پر لعنت کرنا بہترین عبادت ہے

وفیات الاعیان وسئل الکیا ایضا عن یزید بن معاویہ فقال انہ لم یکن من الصحابہ لانہ ولد فی ایام عمر بن الخطاب واما قول السلف فی لعنہ ففیہ لاحمد قولان تلویح وتصریح ولمالک قولان تلویح وتصریح ولابی حنیفہ قولان تلویح وتصریح ولنا قول واحد التصریح دون التلویح وکیف لایکون کذالک وھو اللاعب بالنرد والمتصید بالفھود ومدمن الخمر وشعرہ فی الخمر معلوم الخ۔

ترجمہ: ابن خلکان اپنی تاریخ میں ابو الحسن علی بن محمد بن علی الطبری الملقب عماد الدین المعروف بالکیا الہراسی الفقیہ الشافعی کے حالات میں لکھتا ہے کہ الہراسی سے یزید کے بارے میں سوال ہوا اس نے کہا یزید چونکہ عمر کے زمانہ میں

پیدا ہوا ہے پس صحابہ سے نہیں ہے اور یزید بن معاویہ پر لعنت کرنے کے بارے میں بزرگان دین کیا فرماتے ہیں۔

حضرت امام احمد کے اس لعنت کے بارے میں دو قول ہیں ایک میں جواز لعنت کا اشارہ اور ایک میں صراحت اور اسی طرح امام مالک کے بھی یزید پر لعنت کرنے کے بارے میں دو قول ہیں اور امام ابوحنیفہ کے بھی دو قول ہیں اور ہمارا تو ایک ہی فتویٰ ہے کہ یزید پر لعنت کرنا جائز ہے اور کیوں نہ یزید پر لعنت کی جائے۔ وہ شطرنج کھیلتا تھا چیتوں سے شکار کرتا تھا اور شرابی تھا۔

نوٹ: ارباب انصاف اس مذکورہ عالم کے جوتوں کی خاک پر ہزار غزالی قربان کئے جائیں۔ کیوں کہ اس کے دل میں خاندان نبوت سے عقیدت اور ہمدردی ہے اور غزالی کے دل میں خاندان نبوت سے نفرت اور دشمنی اور یزید سے ہمدردی تھی۔

علامہ تفتازانی کا فتویٰ کہ یزید لعنت سے بھی زیادہ دھتکار کا لائق ہے

شرح مقاصد کی عبارت { واما جرى بعدهم من الظلم على اهل بيت النبى من الظهور بحيث لا مجال للاخفاء. فلعنة الله على من باشر. . . فان قيل فمن علماء المذهب من لم يجوز اللعن على يزيد مع علمهم بانه يستحق ما يربوا على ذالك ويزيد قلنا تحاميا عن ان يرتقى الى الاعلى فالاعلى . . . والا فمن يخفى عليه الجواز والاستحقاق وكيف لا يقع عليها الاتفاق ملخص۔

ترجمہ: صحابہ کرام کے بعد جو اہل بیت النبی پر ظلم ہوئے وہ ایسے ظاہر ہیں کہ جنھیں چھپانے کی گنجائش نہیں ہے اور وہ اتنے بڑے ہیں کہ کسی شبہ کی گنجائش نہیں ہے اور خاندان نبوت کی بربادی کی داستان اتنی پُردرد ہے کہ ممکن ہے کہ اس کی صحت کی گواہی پتھر اور حیوان بھی دیں اور ان کی مظلومیت اتنی ہے کہ اس پر آسمان اور زمین روتے ہیں اور ان کے سننے سے پہاڑ پھٹ جاتے ہیں اور اس ظلم کا چرچا قیامت تک رہے گا۔ پس خدا کی لعنت ہو اس پر جس نے ظلم خود کیا یا ان ظالموں کی مدد کی یا ان کے ظلم پر خوش ہوا اور آخرت کا عذاب اس لعنت سے بھی بڑا ہے فان قیل۔ اگر کوئی اعتراض کرے کہ کچھ علماء معاویہ خیل یہ بھی جانتے ہیں کہ یزید لعنت سے بھی زیادہ ملامت کا حق دار ہے مگر وہ یزید پر لعنت کو جائز نہیں کہتے (قلنا ہیں سعد الدین تفتازانی) کہتا ہوں کہ ان علماء نے بچاؤ کیا ہے کہ کہیں لعنت اوپر سے اوپر نہ چڑھ جائے (مثلاً ابن ابی سفیان اور ابن عفان تک پہنچ جائے) پس دین کے ٹھیکیداروں نے اپنے عوام کو یزید پر لعنت کرنے سے بھی لگام دے دی ہے ورنہ کسی شخص پر پوشیدہ ہے کہ یزید کا لائق بھی ہے اور اس پر لعنت کا جائز بھی ہے اور تعجب ہے کہ کس طرح یزید پر لعنت کے استحقاق اور جواز پر اتفاق اور اجماع نہیں ہے۔

نوٹ: ارباب انصاف اس عالم دین کے جوتوں کی خاک پر ہزار غزالی اور ابن تیمیہ قربان کئے جائیں کہ گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے یہ علامہ پکے اہل سنت ہیں ان کی کتابیں مثلاً توضیح بلتویح اہل سنت کے نصابوں میں داخل ہیں اور اس نے انصاف کے ساتھ بتادیا کہ ابن عفان اور ابن ابی سفیان کو لعنت سے بچانے کی خاطر یزید والے مورچہ پر پہرہ دیا جائے۔ ورنہ یزید پر لعنت کے جواز پہ اہل اسلام کا اتفاق ہے۔

علامہ بغدادی کا فتویٰ کہ یزید منکرِ رسالت تھا اور اس کا نام لے کر اس پر لعنت کرنا عبادت ہے

روح المعانی کی عبادت { وانا اقول الذی یغلب علیٰ ظنی ان الخبیث لم یکن مصدقاً برسالۃ النبیؐ الخ

ترجمہ: اختصار کی خاطر ترجمہ پیش کیا جاتا ہے خاتمۃ المحققین علامہ ابی الفضل شہاب الدین السید محمود الالوسی البغدادی المتوفی سنہ ۱۲۷۰ اپنی تفسیر میں اس آیت کی تشریح میں فہل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض فرماتے ہیں۔

کہ میں الالوسی کہتا ہوں کہ میرا گمان غالب یہ ہے کہ یزید خبیث نبیؐ کریم کی رسالت کا تصدیق کرنے والا نہیں تھا اور جو کچھ اس نے اہل مکہ، اہل مدینہ اور خاندان نبوت کے ساتھ ان کی زندگی میں یا ان کی وفات کے بعد ظلم کیا ہے یہ اس کے کافر ہونے کی اسی طرح دلیل ہے کہ جس طرح اگر وہ قرآن پاک کا ورقہ بیت الخلاء میں ڈال دیتا تو یہ حرکت اس کے کفر کا ثبوت تھا اور اس کا فسق و فجور اہل اسلام سے پوشیدہ نہیں تھا مگر بزرگان دین مجبور تھے۔ مغلوب اور مقہور تھے اور سوائے صبر کے ان کا کوئی چارہ نہ تھا اور بالفرض اگر یزید خبیث کو مسلمان مان لیا جائے تو وہ ایسا مسلمان تھا جس نے برائی کی ہے وانا اذھب الی جواز لعین مثلہ علی التعین اور میں الالوسی اس جیسے شخص پر نام لے کر لعنت کو جائز کہتا ہو گرچہ بدکاروں میں یزید کی مثل کا تصور میں بھی ملنا محال ہے۔

خاندان نبوت کے قتل عام کے بعد یزید نے توبہ نہیں کی

روح المعانی کی عبارت { والظاهر انه لم يتب و احتمال توبته اضعف من ايمانه ويلحق به ابن زياد وابن سعد و جماعة فلعنة الله عليهم

ترجمہ: اور یہ ظاہر بات ہے کہ خاندان نبوت کے قتل عام اور باقی گناہوں سے یزید نے توبہ نہیں کی تھی اور یہ احتمال کہ اس نے شاید توبہ کر لی ہو یہ احتمال اس کے ایمان کے احتمال سے بھی زیادہ کمزور ہے اور جواز لعنت میں اس کے ساتھ ابن زیاد اور عمر بن سعد کو بھی شامل کر لیا جائے پس ان تمام پر خدا کی لعنت ہو اور ان لوگوں پر بھی خدا کی لعنت ہو جو یزید کی طرف جھکاؤ رکھتے تھے اور یہ لعنت قیامت تک رہے اور اس وقت تک ہے جب تک حسینؑ ابن علیؑ کی مظلومیت کی پر درد داستان سن کر آنکھوں میں آنسو آ رہے ہیں۔

اگر کوئی یزید کا نام لے کر لعنت کرنے سے ڈرتا ہے تو پھر لعنت کا طریقہ یہ ہے

روح المعانی کی عبارت { اگر کوئی اس گمراہ پر اس کا نام لے کر لعنت کرنے

سے لوگوں کے قیل قال سے ڈرتا ہے تو یوں لعنت کرے خدا کی لعنت ہو
اس پر جو حسین بن علی کے قتل پر راضی تھا اور جس نے عترت نبیؑ کو اذیت دی ہے
اور جس نے ان کا حق غصب کیا ہے پس اس طرح لعنت کرنے سے یزید ملعونین
کی صف میں پہلے نمبر پہ آجائے گا

جو مذکورہ طریقہ سے بھی لعنت نہیں کرتے وہ یزید سے بھی زیادہ گمراہ ہیں

روح المعانی کی عبارت
اور مذکورہ طریقہ سے لعنت کرنے میں کوئی مخالف نہیں
ہے سوائے ابن عربی کے اور اس کی روحانی اولاد کے

وذالك هوا لضلال البعيد الذی يكاد يزيد علی ضلال يزيد اور یہ
ان کی بہت بڑی گمراہی ہے جو کہ یزید کی گمراہی سے بھی زیادہ ہے۔

ابن عربی نے جھوٹ بولا ہے

روح المعانی کی عبارت
اور قاضی ابوبکر ابن عربی مالکی نے گمان کیا ہے کہ امام
حسینؑ قتل بسیف جدہ کہ آنجناب اپنے نانا کی تلوار
سے قتل ہوئے ہیں۔ اور کئی جاہل اس قول میں اس کے موافق ہیں۔

كبرت كلمة تخرج من افواههم ان يقولون الا كذبا بہت بڑا
کلمہ ان کے منہ سے نکلتا ہے اور وہ نہیں بکتے مگر جھوٹ۔

نوٹ : ارباب انصاف مذکورہ علامہ کے جوتوں کی خاک پر ہزار غزالی اور ابن تیمیہ قربان کئے جائیں. خاندان نبوت کی کرامت ہے کہ ان کی صداقت کی گواہی قوم معاویہ کے علماء کے قلم سے ہو رہی ہے ۔

قاضی ابو یعلی اور قاضی ابو الحسین کا فتویٰ ۔ کہ یزید پر لعنت کرنا جائز ہے

البدایہ کی عبارت ہے } وکیل معاویہ الحافظ ابن کثیر دمشقی فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے کہ جس نے اہل مدینہ کو ڈرایا اس پر خدا اور فرشتوں کی اور انسانوں کی لعنت ہے بعض لوگوں نے یزید پر لعنت کرنے کی اجازت دی ہے اور ان اجازت دینے والوں میں حضرت امام احمد بن حنبل ہیں اور علامہ الخلال ہیں اور ابوبکر عبدالعزیز ہیں اور قاضی ابو یعلی اور اس کا بیٹا قاضی ابو الحسین ہیں اور ابن الجوزی نے تو یزید پر جواز لعنت کے بارے ایک کتاب بھی لکھی ہے ۔

یزید پر لعنت نہ کرنے کی وجہ لعنت کو اوپر چڑھنے سے روکنا ہے

البدایہ کی عبارت ہے } ومنع بعض من ذالك وصنفوا فيه أيضا لئلا يجعل لعنه وسيله الى أبيه اور احد من

الصحابۃ ۔

ترجمہ : اور کچھ لوگوں نے یزید پر لعنت کرنے سے روکا ہے اور کتابیں لکھیں ہیں اور روکنے کی وجہ یہ ہے کہ یزید پر جواز لعنت کو وسیلہ نہ بنایا جائے اس کے باپ یا دیگر صحابہ پر لعنت کرنے کا ۔

نوٹ : ارباب انصاف آپ نے ملاحظہ فرمایا ہے کہ کس طرح لاشعوری طور پر ابن کثیر کے ہاتھوں اس کی اپنی قوم کی رسوائی ہو گئی ہے گویا یزید پر لعنت نہ کرنے کی وجہ مانعین کے پاس کوئی نہیں ہے صرف یہ ٹوٹا پھوٹا عذر ہے کہ لعنت کے اوپر جانے کا یعنی اُس کے باپ پر جانے کا خطرہ ہے قاضی ابو یعلی اور اس کے بیٹے کے جوتوں پر ہزار ابن تیمیہ اور غزالی قربان کئے جائیں ۔ کیوں کہ انہوں نے حق کا ساتھ دیا ہے ۔

امام اہل سنت جلال الدین سیوطی بھی یزید پر لعنت کرنا عبادت سمجھتے تھے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ الخلفاء ص ۲۰۷ ذکر شہادت امام حسین

لعن اللہ قاتلہ وابن زیاد معہ ویزید ایضا

ترجمہ : کہ امام حسینؑ کے قاتل پر خدا لعنت کرے اور ابن زیاد پر بھی لعنت کرے ۔

نوٹ : ارباب انصاف سیوطی صاحب وہ بزرگ عالم ہیں کہ ہزار غزالی اور ابن تیمیہ ان کے جوتوں کی خاک پر قربان کئے جائیں ۔

بیہقی الوقت ثناء اللہ عثمانی بھی یزید کو کافر اور اس پر لعنت کو عبادت جانتے تھے

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر مظہری ص ۲۱ ج ۵ ابراہیم پارہ ۱۳ آیت ۲۸
قلت اما بنو امیہ الخ قاضی ثناء اللہ فرماتے ہیں کہ بنو امیہ پہلے کافر تھے
پھر ان میں کچھ ظاہرا مسلمان ہوئے پھر یزید کافر ہو گیا اور بنو امیہ نے آل نبیؐ سے دشمنی
رکھی اور انہوں نے ظلم کے ساتھ امام حسین کو قتل کیا و کفر یزید بدین محمدؐ اور یزید
نے دین محمد سے کفر کیا اور امام حسینؑ کے قتل کے وقت یہ اشعار پڑھے جن کا مضمون
یہ تھا میرے جنگ بدر میں قتل ہونے والے کفار بزرگ کہاں ہیں وہ آل محمدؐ اور
بنو ہاشم سے میرے انتقام لینے کو دیکھتے نیز یزید نے شراب کی تعریف میں
اشعار کہے اور بنو امیہ آل محمد کو منبروں پر گالیاں دی ہیں ۔

نوٹ: ارباب انصاف قاضی صاحب نے یزید کو اس قانون میں داخل کر دیا
ہے کہ جس کے بعد لعنت کے در خود بخود کھل جاتے ہیں جب کافر ہو گیا تو لعنتی
خود بخود ہو گیا اور خاندان نبوت کی یہ کرامت ہے کہ اس عثمانی قاضی کی زبان قلم سے
وکلاء یزید کی رسوائی ہو گی۔ پس ہزار غزالی اور ابن تیمیہ اس قاضی کے جوتوں کی
خاک پر قربان کئے جائیں ۔

امام احمد بن حنبل کا فرمان کہ یزید بحکم قرآن لعنتی ہے

تفسیر مظہری کی عبارت } روی القاضی ابو یعلی الخ قاضی ابو یعلی نے اپنی کتاب

المعتمد الاصول میں لکھا ہے کہ صالح بن احمد حنبل کہتا ہے کہ میں نے اپنے والد احمد سے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم یزید کو دوست رکھتے ہیں۔ والد صاحب نے فرمایا کہ جو لوگ خدا کی ذات پر ایمان رکھتے ہیں کیا ممکن ہے کہ وہ یزید کو دوست رکھیں اور کیوں نہ اس مرد پر لعنت کی جائے جس پر خدا تعالیٰ نے قرآن میں لعنت فرمائی ہے میں نے عرض کی کہ قرآن میں یزید پر لعنت کہاں سے آئی ہے۔ انہوں نے اس آیت کو پڑھا فهل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض و تقطعوا ارحامکم اولئک الذین لعنهم الله فاصمهم فاعمی ابصارهم

ترجمہ: کیا تم سے کچھ دور ہے کہ اگر تم حاکم بنو تو زمین میں فساد کرو اور قطع رحمی کرو۔ ایسا کرنے والے وہی لوگ ہیں جن پر خدا نے لعنت فرمائی ہے پس قتل امام حسینؑ سے بڑا فساد کیا ہے۔

ابوالفرج بن الجوزی کہتا ہے کہ بحکم حدیث شریف بھی یزید پر لعنت کرنا عبادت ہے

تذکرہ کی عبادت | فان قیل قال النبیؐ اول جیش الخ اگر کوئی کہے کہ نبیؐ پاک کا فرمان ہے کہ میری امت کا پہلا لشکر جو مدینہ قیصر فتح کرے گا وہ بخشا جائے گا اور یزید اس حدیث کا مصداق ہے قلنا ہم اس کا جواب دیتے ہیں کہ نبیؐ پاک کا یہ بھی فرمان ہے کہ جس نے اہل مدینہ کو ڈرایا اس پر خدا کی لعنت ہو یزید اس حدیث کا مصداق ہے اور یہ حدیث پہلی حدیث کی ناسخ ہے۔

شاہ سلامت اللہ کا فتویٰ کہ یزید پر صرف لعنت کرنا یہ ایمان کی کمزوری ہے

مولی ادا ہے وقصر بر مجرد لعنت در حق آں لعین قصور معاویہ لیست الخ۔

شاہ عبدالعزیز کی کتاب تحریر الشہادتین کے شارح شاہ سلامت اللہ فرماتے ہیں۔ کہ یزید لعین پر صرف لعنت کرنا یہ ایمان کی کمزوری ہے کیوں کہ لعنت کرنے کا حکم تو ہر ایسے شخص پر بھی ہے جو جان بوجھ کر ایک مومن کو قتل کرے لعنہ واعدلہ عذابا مھیا۔ مومن کے قاتل کو خدا نے لعنت کی ہے اور اس کے لئے عذاب ہے۔

اہل اسلام کو دعوت انصاف

ارباب انصاف جن علماء کی کتابوں سے ہم نے یزید پر لعنت کرنے کو جائز ثابت کیا ہے یہ لوگ بھی قوم معاویہ کے امام ہیں معاذ اللہ یہ لوگ شلغم یا گاجر مولی نہیں ہیں اور یزید پر لعنت کے جائز ہونے کا انہوں نے نگارا بجایا ہے پس ان کے نگارے پر کان نہ دھرا جائے اور امام غزالی صاحب کی ڈفلی کو غور سے سنا جائے یہ تو وہی بات بنی کہ آذان کی دس آوازوں سے کوئی اثر نہیں ہوتا اور شیطان کی ایک آواز سے مجمع لگ جاتا ہے۔ خلاصہ الکلام یا

تو امام غزالی سچا ہے اور یا غزالی جھوٹا ہے اور مذکورہ بیس عدد علماء و اہل سنت
سچے ہیں یہ فیصلہ قوم معاویہ کے اپنے ہاتھوں میں ہے ہم تو صرف دعوت فکر دیتے
ہیں کہ تمام علماء اہل سنت کی تحقیقات پر صرف امام غزالی کے فتویٰ والا جھرو
نہ پھیرا جائے اور یزید پر جواز لعنت کا مسئلہ امر اجماعی و اتفاقی ہے اس مسئلہ
میں شکوک و شبہات پیدا کرنے والے وکلاء یزید ہیں اور ہماری دعا ہے کہ اللہ
ان کے دلوں میں یزید کی نفرت پیدا کرے اور خاندان نبوت کی عقیدت پیدا
کرے (آمین)

نتیجہ بحث

بیانہ ارباب انصاف وکلاء یزید جس کلام کو حدیث سمجھ کر اہل اسلام کو گمراہ
کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں اور باچھیں ٹھہڑی کر کے اس جبار عنید کو جنتی
ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں ہم نے اس حدیث پر جرح کر کے آپ کو دعوت
انصاف دے دی ہے اور آخر میں اس طرف آپ کو متوجہ کرتے ہیں کہ اگر نواصب
کے عقیدت میں جنت اتنی سستی ہے کہ اس قاتل اولاد نبیؐ یزید کو بھی مل سکتی
ہے تو قاتلان عثمان کو اللہ تعالیٰ کروڑ کروڑ جنت نصیب کرے اور وہ
روافض یعنی شیعہ لوگ جو خاندان نبوت کی عقیدت کا دم بھرتے ہیں اور یزید
مردہ باد کے نعرے لگاتے ہیں اور کچھ حکمرانوں کا نام لے کر ان پر لعنت کرتے
ہیں اور ایک خاتون پر بھی تبرا کرتے ہیں۔ پس یہ لوگ بھی مومن اور مسلمان ہیں
اور یہ جتنا بھی تبرا کرتے رہیں۔ ان کو کوئی پرواہ نہیں ہے۔ خدا ان کو جنت
عطا کرے۔

دعوت انصاف

جو لوگ بعض صحابہ کو اس جرم کی وجہ سے کہ ان صحابہ نے خاندان نبوت پر ظلم کیا ہے۔ عترت رسولؐ کو اذیت دی ہے آل نبیؐ کا حق غصب کیا۔ ان برائیوں کی وجہ سے وہ لوگ ان صحابہ کو برا سمجھتے ہیں مگر معاویہ خیل مسلمان آئے دن ان کے خلاف کتابچہ شائع کرتے ہیں کہ چونکہ یہ لوگ صحابہ کو برا کہتے ہیں پس یہ لوگ کافر ہیں ان سے ہر قسم کا بائیکاٹ کیا جائے اور جس فاسق و فاجر زانی و شرابی بے نماز، بے روزہ نے خانہ کعبہ کی توہین کی ہے۔ مدینہ رسولؐ میں قتل عام کرایا اور صحابہ کی بیٹیوں سے زنا بالجبر کرایا اور کربلا کے میدان میں خاندان نبوت کو بھوکا پیاسا رکھ کر ان کا بھی قتل عام کرایا ایسے بدکار کو مومن و مسلمان سمجھتے ہیں خدا ان معاویہ خیلوں کو سمجھائے کہ کسی قتل کرنا بڑا گناہ ہے اور گالی دینا چھوٹا گناہ ہے۔ معاویہ اور یزید نے خاندان نبوت کو گالیاں بھی دی ہیں اور ان کو قتل بھی کیا ہے پس یہ دونوں تو آپ کے خلیفہ اور پکے مسلمان بن گئے اور جن روافض نے کچھ صحابہ کو ان کی برائی کی وجہ سے ان کو برا سمجھا وہ کافر ہو گئے قوم معاویہ کا یہ فیصلہ انصاف نہیں ہے بلکہ یہ فیصلہ عدالت اسلامی کے لئے رسوائی کا باعث ہے اور اس قسم کے فیصلہ کرنے والے کو وکلا یزید اور نواصب کہا جاتا ہے اور اس کے بعد ہم کچھ تفصیل کے ساتھ نواصب کا تعارف کرواتے ہیں۔

نواصب درجہ دوم کا تعارف

بیانہ اس مذکورہ درجہ کے نواصب سے مراد ہماری وہ مولانا صاحبان ہیں جو نکاح جماعت سے پیدا ہونے کے باعث کامل پیدا ہوئے تھے اور بقول علامہ سعدالدین تفتازانی کے اولاد حلال سے دوسری قسم کی اولاد میں صلاحیت ترقی کی زیادہ ہوتی ہے پس نکاح جماعت سے پیدا ہونے والے بچوں نے زیاد بن سمیہ کی طرح بہت ترقی کی اور اسلامی دنیا میں بڑی شہرت حاصل کی اور علم کے میدان میں اپنی مایہ ناز قابلیت کے جھنڈے گاڑ دیئے اور ان کی زہریلی ریسرچ کی زد سے کوئی مسلمان محفوظ نہ رہا حتیٰ کہ خاندان نبوت کا پاکیزہ گھرانہ بھی ان کی دریدہ دہنی اور ہرزہ سرائی سے محفوظ نہ رہا۔ یہ مولانا صاحبان اسلامی لباس اوڑھے ہوئے تھے اور ایسے خطرناک تھے کہ جب کسی پر کیچڑ اچھالنے پر آتے ہیں تو خاندان نبوت کے مقدس اور پاکیزہ گھر کو معاف نہیں کیا اور جب کسی کی تعریف پر قلم اٹھایا ہے تو شجرہ خبیثہ اور شجرہ ملعونہ یعنی بنوامیہ کی تعریف کے پل باندھ دیئے اور اس لعین خاندان میں سے سب سے زیادہ فاسق و فاجر مجسمہ خباثت یزید بن معاویہ کو خراج عقیدت پیش کیا ہے اور اس دور میں جب کہ پاکستان میں ترویج ناصبیت کی تحریک زور شور سے شروع ہو چکی ہے تو وکلاء یزید انہیں علماء نواصب کے فتاوی کو سپر بنائے ہوئے علماء اسلام سے مقابلہ کر رہے ہیں اور پاکستان کے سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دے کر ناصبی بنا رہے ہیں۔ حالانکہ اہل سنت علماء نے نواصب قماش کے مولانا صاحبان کو راندہ درگاہ رحمت قرار دیا ہے اور ان سے یوں نفرت کا اظہار کیا ہے جس طرح شیطان رجیم سے ہر مسلمان کو نفرت ہے۔ وقت کی سخت ضرورت تھی کہ

ناصبی مولانا صاحبان کو نام بنام بے نقاب کیا جائے اور پاکستان کے مسلمانوں کو ان کا تعارف کرایا جائے تاکہ ان کی تحقیقات اور فتاوی کے پھندے میں کوئی سادہ لوح مسلمان نہ پھنسے۔

پہلا ناصبی قاضی ابوبکر محمد بن عبداللہ ابن عربی ہے

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر روح المعانی ص ۷۳ ج ۲۶ سورہ محمد آیت ۲۳
۲- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ ابن خلدون ص ۱۸۱ ذکر یزید
۳- اہل سنت کی معتبر کتاب شرح فقہ اکبر ص ۷۳ ذکر یزید

ابن خلدون کی عبارت { وقد غلط القاضی ابوبکر ابن العربی المالکی فی ھذا فقال فی کتابہ الذی سماہ بالعواصم من القواصم ما معناہ ان الحسین قتل بسیف جدہ وھو غلط حملتہ علیہ الغفلۃ

ترجمہ: اپنی کتاب العواصم من القواصم میں قاضی ابن عربی نے یہ غلط فتوی دیا ہے کہ (معاذ اللہ) امام حسینؑ اپنے نانا کی تلوار سے قتل ہوئے ہیں غفلت کی وجہ سے قاضی نے یہ غلط فتوی دیا تھا۔

نوٹ: ارباب انصاف ابن عربی کے مذکورہ فتوی کے ہر حرف سے ناصبیت ٹپک رہی ہے وکلاء یزید تو فتاوی اور فقہ کے سخت دشمن ہیں پس اس فتوی کو وہ کسی گندی نالی میں بہا دیں اور اگر اس فتوی کو انہوں نے چوم کر رکھنا ہے تو پھر ایک اور فتوی بھی اس کے ساتھ ملالیں کہ قتل عثمان بسیف رسول اللہ کہ عثمان بھی رسول اللہ کی تلوار سے قتل ہوا تھا۔ ابن عربی نے ۵۴۳ھ میں وفات پائی ہے اور ابو حامد غزالی ایرانی سے فیض حاصل کیا تھا اور کربلا اور نیم چڑھا والی کہاوت کی روشنی میں ایسے

نو مادہ تکوینیہ فاسد اور پھر استاد بھی ناصبی پکڑا پس العواصم میں بنو امیہ کی وکالت اور خاندان نبوت کے خلاف زہر اگلنا یہ غزالی کی شاگردی اور مادر گرامی کی لا ابالی کا نتیجہ ہے پاکستان کے ناصبی اس ابن عربی ناصبی کی کتاب العواصم سے حوالہ جات پیش کر کے مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں لہٰذا تمام اہل اسلام برادری کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ قاضی ابن عربی دشمن خاندان نبوت، تھا اور ناصبی تھا اور مناظر اہل سنت شاہ عبدالعزیز کا فتویٰ گزر چکا ہے کہ نواصب لوگ کتے اور خنزیر کے برابر ہیں اور ان کے فتاوی کو سگہائے بنو امیہ اور کلاب بنو مروان کی عوعو سمجھا جائے اور خاندان نبوت کی محبت اور عقیدت کا تقاضا یہ ہے کہ ناصبیوں سے نفرت کی جائے اور ان کی تحقیق کو تفضیل سمجھا جائے ابن عربی کا نام لے کر سنی عالم سید محمود آلوسی نے تفسیر روح المعانی میں اس سے نفرت کا اظہار کیا ہے اور سنی عالم ملا علی قاری حنفی نے شرح فقہ اکبر میں ابن عربی کی طرف اشارہ کر کے اظہار نفرت کیا ہے قاضی ابن عربی کی ناصبیت اتنی شدید ہے کہ ابن خلدون جیسا وکیل بنو امیہ بھی چلا اٹھا ہے اور اپنی تاریخ میں ابن عربی کا نام لے کر اس سے اظہار نفرت کیا ہے۔

ارباب انصاف چمگادڑ کو چمگادڑ سے محبت ہوتی ہے اور ناصبی کو ناصبی سے عقیدت ہوتی ہے شاہ عبدالعزیز سنی عالم نے اپنے تحفہ میں وضاحت کی ہے کہ مروان ناصبیوں کا سردار تھا اور اپنے فتاوی میں شاہ عبدالعزیز نے مروان کو شیطان لکھا ہے مگر ابن عربی نے العواصم میں اپنی ناصبیت کے باعث مروان کی بھی صفائی پیش کی ہے۔

دوسرا ناصبی ابو حامد محمد غزالی ایرانی ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ لابن خلکان ص۴۱۳ ذکر الکیا الہراسی
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب حیوۃ الحیوان ص۱۷۹/۲ لغت فہد
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ ص۱۳۳ ذکر یزید
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر روح المعانی ص۷۲/۲۶ س محمد آیت ۲۳
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کشف الظنون چلبی ص۱ ذکر احیاء العلوم

ابن خلکان کی عبارت { وقد افتی الامام الغزالی۔۔ واما الترحم علی یزید فهو جائز بل مستحب بل هو داخل فی اللهم اغفر للمؤمنین فانه مؤمنا۔

ترجمہ: ابو حامد غزالی نے فتویٰ دیا ہے کہ رحمہ اللہ علیہ یزید کے لئے کہنا جائز ہے بلکہ مستحب ہے اور چونکہ معاذ اللہ وہ مومن تھا اس لئے اس دعا میں داخل ہے کہ اے خدایا مومنین کو بخشش دے۔

صواعق کی عبارت { قال الغزالی وغیره ویحرم علی الواعظ وغیره روایة مقتل الحسنؑ والحسینؑ فانه یهیج علی بغض الصحابة۔

ترجمہ: غزالی اور دوسرے نواصب نے یہ کہا ہے کہ واعظ کے لئے امام حسنؑ اور امام حسینؑ کی شہادت کی روایت بیان کرنا گناہ ہے کیوں کہ (خاندان نبوت کی مصیبت بیان کرنا) لوگوں کو صحابہ کرام کے خلاف بھڑکانا ہے۔

نوٹ: ارباب انصاف نواصب کے اس حجۃ الاسلام محمد بن محمد الغزالی

الطوسی ایرانی نے ۵۰۵ ہجری میں وفات پائی ہے اور اس کا ایک طرف یزید کے لئے دعا خیر کرنے کا فتویٰ اور دوسری طرف خاندان نبوت کی مظلومیت کے بیان کے بارے گناہ کا فتویٰ یہ فتاویٰ اس کی ناصبیت کا ٹھوس ثبوت ہیں اور وکلاء یزید چونکہ فتاویٰ کے دشمن ہیں پس وہ ان فتاویٰ کو گندی نالیوں کے سپرد کریں۔ اور علامہ میر سید حامد حسین نے اپنی مایہ ناز کتاب عبقات الانوار میں جلد حدیث غدیر ص۴۸۳ میں لکھا ہے کہ اہل سنت دوستوں کے فرقہ حنفیہ کے مایہ ناز عالم شمس لائمہ محمد بن عبدالستار بن محمد العمادی الکردی البرابقینی ہیں ان کے حالات کتاب جواہر المضیہ طبقات الحنیفہ میں تفصیل سے لکھے ہیں اور کتاب اعلام الاخیار میں محمود بن سلیمان کفوی نے بھی ان کو خراج عقیدت پیش کیا ہے اور شمس الائمہ نے ۶۴۲ ہجری میں وفات پائی ہے اس حنفی عالم نے ایک رسالہ لکھا تھا رد مطاعن ابوحنیفہ از کتاب منخول شمس الائمہ اپنے رسالے کی تمہید میں لکھتے ہیں کہ

میں نے سنا تھا کہ شافعی مذہب کے لوگ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ پر لعنت کرتے ہیں حتیٰ کہ میں جب حلب شہر میں آیا تو کسی نے مجھے بتایا کہ شافعی مذہب کے علام المدرسین ابوحنیفہ پر لعنت کرتے ہیں۔ مگر میں نے اس کی تصدیق نہ کی پھر میں نے سنا کہ شافعی مذہب کے فقہاء بھی ابو حنیفہ پر لعنت کرتے ہیں میں یہ سن کر پریشان ہو گیا۔

غزالی کی تعلیمات اور شافعیوں کا ابوحنیفہ پر لعنت کرنا

شمس الائمہ فرماتے ہیں کہ پھر میرے ہاتھ میں ایک کتابچہ لگا اس میں لکھا

تھا کہ رئیس مذہب شافعی ابو حامد غزالی نے اپنی کتاب المنخول میں امام اعظم کی مذمت کی ہے پس میری پریشانی زیادہ بڑھ گئی پھر میں نے تحقیق کی خاطر بڑی مشکل سے کتاب المنخول تلاش کی اور اسکو پڑھا تو اس میں لکھا تھا کہ امام ابو حنیفہ فقد قلب الشریعة ظهرا لبطن وشوش مسلکها وخرم نظامها کہ امام اعظم ابو حنیفہ نے شریعت بھری کو الٹ پلٹ کر دیا ہے اور دین کے نظام کو درہم برہم کر دیا ہے اور پھر غزالی نے ایک ایک کرکے ابو حنیفہ کے فتاوی کا ذکر کیا ہے اور انکار کیا ہے. شمس الائمہ فرماتے ہیں کہ میں غزالی کی عبارات پڑھ کر حیران ہو گیا میں سمجھ گیا کہ شافعی مذہب کے لوگوں کے مراسم ہم حنیفیوں کے ساتھ منافقانہ ہیں اور یہ شافعی لوگ اولاد زنا ہیں ہمیں فریب دیتے ہیں پھر میرے دوستوں نے مجھے سے غزالی کے خرافات کا جواب لکھنے کی خواہش کی اور میں نے یہ رسالہ لکھا ختم شد عبارت عبقات ۔

ارباب انصاف مذکورہ رپورٹ آپ کی خدمت میں پیش کرنے سے مقصد یہ ہے کہ آپ کو اندازہ ہو جائے کہ غزالی کس قماش کا حجۃ الاسلام تھا ہمارے اہل سنت بھائیوں کے جناب امام اعظم صاحب بھی غزالی کی بد زبانی سے محفوظ نہیں رہ سکے وفیات الاعیان میں ابن خلکان نے ذکر غزالی میں لکھا ہے کہ اس کی ایک گمراہ کن کتاب احیاء العلوم ہے کہ ابو الفرج بن جوزی اور ابن صلاح اور علامہ المازری نے اس احیاء کے جلا دینے کا حکم دیا تھا اور کشف الظنون میں چلپی نے اور طبقات شافعیہ میں تاج الدین سبکی نے لکھا ہے کہ علماء اہل سنت نے غزالی کی احیاء کے جواب میں الاملاء فی رد الاحیاء اور اعلام الاحیاء باغلاط الاحیاء جیسی کتابیں لکھی ہیں ۔

نواصب کو دعوت انصاف

ارباب انصاف موجودہ زمانے کے نواصب اہل ایران کے خلاف آج کل یوں زہر اگل رہے ہیں کہ اہل ایران دین دشمن ہیں کیونکہ وہ مجوسی الاصل ہیں اور انہوں نے دین اسلام کو خراب کیا ہے اور ہم ان ناصبیوں کو یہ مشورہ دیتے ہیں کہ یزید کی تعریف میں غزالی کے فتویٰ کو کسی گندی نالی میں بہادیں کیونکہ یہ حجۃ الاسلام ابو حامد غزالی ایرانی ہیں طوسی ہیں اور مجوسی الاصل ہیں یہ کہاں کا انصاف ہے کہ جب کوئی ایرانی خاندان نبوت کے پاکیزہ گھرانے کو خراج عقیدت پیش کرتا ہے تو اس کی تحقیق کو ایک مجوسی الاصل شخص کی تحقیق کہہ کر ٹھکرا دیا جاتا ہے اور جب کوئی ایرانی شجرہ ملعون بنو امیہ کی تعریف کرتا ہے تو پھر اس کی تحقیق کو قرآن پاک کی آیات کی مثل سمجھا جاتا ہے

فتاویٰ اور فقہ کے دشمن کو کسی کا فتویٰ پیش کرنے کا کوئی حق نہیں ہے

بیانہ موجودہ دور کے نواصب زیادہ تر اہل حدیث غیر مقلد ہیں اور یہ لوگ فقہ اور فتویٰ کے مخالف ہیں پس ہمیں ان کی دیانت اور دین پر بہت افسوس ہے کہ غزالی کے فتویٰ کو اپنے اس مجوسی باپ کے فتویٰ کو کیوں بار بار شائع کرتے ہیں ایک مردہ ناصبی جو مدت دراز سے جہنم واصل ہو چکا ہے یزید کی تعریف میں اس ناصبی

ے فتوی کو اہل تشیع اور اہل سنت احناف کے سامنے پیش کرنے سے ان کو شرم
آنی چاہیے۔

کجاریش کجا خایہ

حضرت امام اعظم صاحب کی غزالی نے مذمت کی ہے اور یزید کی تعریف
کی ہے یہ بات حنفی مسلمانوں کی غیرت کو ایک چیلنج ہے امام اعظم صاحب جیسے بھی
تھے مگر کجاریش کجا خایہ غزالی اینڈ سنز امام اعظم صاحب کے جوتوں کی خاک
کے برابر بھی نہ تھے۔

غزالی کے فتاوی کا جواب | غزالی کہتا ہے کہ یزید مسلمان تھا جواب یزید منافق اور مرتد تھا غزالی کہتا ہے کہ امام حسینؑ کو یزید کا قتل کرنا
ثابت نہیں ہے جواب بحکم یزید خاندان نبوت کا قتل عام، امام حسنؑ کو زہر دینا
بی بی عائشہ سے شادی کی آرزو اور اہل مدینہ کا قتل عام یقین سے ثابت ہوتا ہے
غزالی کہتا ہے کہ یزید رحمۃ اللہ کہنا جائز ہے جواب۔ یزید کو لعنۃ اللہ علیہ کہنا
ضروری ہے۔ غزالی کہتا ہے کہ امام حسنؑ اور امام حسینؑ کی شہادت بیان کرنا حرام ہے
جواب امام حسینؑ کی شہادت بیان کرنا عبادت ہے اور ابتدا محرم الحرام سے لے
کر ۹ ربیع الاول تک بنو عدی، بنو تیم، بنو امیہ کے کسی فرد کی وفات بیان کرنا
مناسب نہیں ہے کیوں کہ اس سے آل رسول کی حق تلفی ہوتی ہے اور محبان آل رسولؐ
کے جذبات مجروح ہوتے ہیں

تیسرا ناصبی علامہ ابو محمد علی بن احمد بن حزم ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب لسان المیزان ص۲۰۰ ج۴ حرف العین
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب وفیات الاعیان ص۳۷۰ ج۲ ذکر ابن حزم
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص۹۲ ج۱۱ ذکر ابن حزم
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کشف الظنون ص۱۸۲ ج۲ اذا الملل والنحل
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب طبقات الشافعیہ ص۴۳ ج۱ م سبکی

لسان المیزان کی عبارت { اجمعوا علی تضلیلہ مما یزید فی بغض الناس لہ حبہ لبنی امیہ ماضیھم وباقی ھم واعتقادہ بصحۃ اما متھم حتی نسب الی النصب ۔

ترجمہ : ابن حزم کے خود گمراہ ہونے اور دوسروں کے گمراہ کرنے پر اہل اسلام کا اتفاق ہے اور چونکہ ابن حزم کو تمام بنوامیہ سے محبت تھی اسی لئے مسلمان ابن حزم سے دشمنی رکھتے ہیں حتیٰ کہ اہل سلام نے ابن حزم کے ناصبی ہونے کی نسبت دی ہے ۔

نوٹ : ارباب انصاف اس ناصبی علامہ نے ۴۵۶ ہجری میں وفات پائی ہے بنوامیہ کی امامت کو صحیح مانتا تھا اور خاندان نبوت کا دشمن تھا اور علماء اہل سنت نے اس کی بدزبانی کے خلاف اپنی کتابوں میں سخت احتجاج کیا ہے ۔ ابن خلکان اور ابن کثیر نے لکھا ہے کہ کان کثیر الوقوع فی العلماء بلسانہ وقلبہ کہ ابن حزم علماء اسلام کی شان میں زبان سے گستاخیاں کرتا تھا اور ان سے دلی طور پر نفرت کرتا تھا ۔

ارباب انصاف یہ ایسا بدزبان تھا کہ اس کی دریدہ دہنی سے خاندان نبوت اور صحابہ کرام بھی محفوظ نہ رہ سکے اس نے اپنی کتاب المحلی میں لکھا ہے ابن ملجم نے اپنے اجتہاد سے حضرت علیؑ کو قتل کیا تھا لا حول و لا قوۃ اور ابو الغادیہ نے عمار بن یاسر صحابی کو بھی اپنے اجتہاد سے قتل کیا تھا۔

امام اہل سنت ابو الحسن اشعری کو ابن حزم برا سمجھتا تھا

بیانہ کتاب اہل سنت طبقات شافعیہ صـ۴۳ـ میں تاج الدین سبکی نے لکھا ہے کہ ابن حزم۔ ابو الحسن اشعری کو اتنا برا جانتا تھا کہ کا دیصرح بتکفیرہ کہ قریب تھا کہ ابن حزم ابو الحسن کو کافر قرار دے اہل سنت نے ابن حزم کی کتابوں کو دھوڈالنے کا حکم دیا تھا اور کشف الظنون میں چلبی نے لکھا ہے کہ ابن حزم کی الملل والنحل کو بدترین کتب سے شمار کیا گیا ہے۔ خلاصہ الکلام ابن حزم وکیل بنو امیہ ناصبی تھا اور اہل اسلام کو مناظر اہل سنت شاہ عبدالعزیزؒ کا فرمان یاد رکھنا چاہیے کہ نواصب کتے اور خنزیر کے برابر ہیں پس ابن حزم بھی ایک سگ بنو امیہ اور کلب بنو مروان تھا اور اس نے خاندان نبوت کی شان میں جو دعویٰ کی ہے کوئی مسلمان اس کی طرف توجہ نہ دے اور آخر میں محترم قارئین ابن حزم کے بارے یہ بھی پڑھ لیں کہ انسائیکلوپیڈیا آف اسلام صـ۳۸۶ـ حصہ اول میں لکھا ہے کہ یہ ابن حزم نسلاً عیسائی تھا اور اندلس میں بنو امیہ کی حکومت کے وقت عبدالرحمن پنجم کا وزیر تھا اور بنو امیہ کی خوشامد میں اس نے کتاب جمہرۃ الانساب

لکھی ہے جس میں بنوامیہ کی بنو ہاشم کے ساتھ کئی فرضی قرابتیں بیان کی ہیں۔ بنوامیہ کا درباری اور وزیر ہونا اس کے ناصبی اور دشمن خاندان نبوت ہونے کا ٹھوس ثبوت ہے۔

چوتھا ناصبی احمد بن عبدالحلیم بن تیمیہ ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب البدر الطالع ص ۶۷/۱ م محمد بن علی الشوکانی۔
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص ۱۲۶/۱۴ ذکر ابن تیمیہ
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب لسان المیزان ص ۳۱۹/۶ ذکر یوسف بن حسن
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شرح معانی الآثار
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب این سائیکلو پیڈیا آف اسلام ص ۴۳۱/۲

البدر الطالع کی عبارت { نودی بدمشق ان من اعتقد عقیدہ ابن تیمیہ حل دمہ ومالہ

ترجمہ: دمشق شہر میں منادی کر دی گئی کہ جو شخص ابن تیمیہ والا عقیدہ رکھے گا اس کا خون اور مال حلال ہے ص ۶۷/۱ ابن تیمیہ بارے قاضی مالکیہ نے یہ فتویٰ دیا تھا کہ فقد ثبت کفرہ کہ ابن تیمیہ کا کافر ہونا ثابت ہو گیا ہے۔

ابن تیمیہ کے کلام میں قدم قدم پر مولیٰ علیؑ سے دشمنی کا اظہار

کتاب نیابۃ تاریخ نواصب ص ۴۹ میں بحوالہ صحاح الآثار من شرح معانی الآثار

ہے کہ امام طحاوی کے خلاف ابن تیمیہ نے سخت حکم اس لئے لگایا ہے کہ انہوں نے
حضرت علیؑ کی فضیلت میں حدیث رجعت الشمس کے بارے میں صحت کا حکم لگایا ہے
اور ابن تیمیہ کا اس حدیث کو صحیح تسلیم کرنا ان کے حضرت علیؑ سے انحراف کے منافی ہے
وتبدوا علی کلامہ اثار بغضہ لعلی علیہ السلام فی کل خطوۃ من خطوات تمحدثہ عنہ
اور ہر قدم پہ جب ابن تیمیہ حضرت علیؑ کا ذکر کرتا ہے تو مولیٰ علیؑ سے دشمنی کی نشانیاں
اس کے کلام سے ظاہر ہوتی ہیں۔

ابن تیمیہ نے خلیفہ راشد حضرت علیؑ کی توہین بھی کی ہے

لسان المیزان کی عبارت — وکم من مبالغہ لتوھین کلام الرافضی ادتہ احیاناً الی تنقیص علی علیہ السلام

ترجمہ علامہ ابن حجر عسقلانی اپنی کتاب لسان المیزان ذکر علامہ حلی یوسف بن حسن
میں فرماتے ہیں کہ بقول تاج الدین سبکی کے کہ ابن تیمیہ نے علامہ حلی کی کتاب کے جواب
میں بہت سی جید اسناد والی حدیث کا انکار کیا ہے اور اس رافضی کے کلام کو توڑنے
میں اتنا مبالغہ کیا ہے کہ ابن تیمیہ کو یہ مبالغہ حضرت علی علیہ السلام کی توہین کرنے
تک پہنچا دیتا ہے۔

نوٹ: ارباب انصاف یہ ناصبی ابن تیمیہ ۷۲۸ ہجری میں ہلاک ہوا ہے یہ
ابتدا میں حنبلی فرقہ سے تعلق رکھتا تھا اور بعد میں لا مذہب ہو گیا تھا۔ بلکہ بد مذہب
ہو گیا تھا۔ اسی لئے قاضی مالکیہ نے اس کے کفر کا فتویٰ دیا تھا اور اس کے

عقائد رکھنے سے منع کر دیا تھا اور امام الاولیاء حضرت علیؑ کے بارے میں ابن تیمیہ نے
بہت بدزبانی کی ہے این سائی کلوپیڈیا آف اسلام میں لکھا ہے کہ ابن تیمیہ نے شہر
معاویہ یعنی دمشق میں اعلان کیا تھا کہ معاذ اللہ حضرت علیؑ نے تین سو غلطیاں کی ہیں حالانکہ
مناظر اہل سنت شاہ عبدالعزیز نے اپنے تحفہ میں صاف لکھا ہے کہ حضرت علیؑ کو اہل
سنت محفوظ عن الخطا مانتے ہیں اس ابن تیمیہ نے عقائد اسلام میں ایسا زہر گھول
دیا تھا کہ اس کے پانچسو سال بعد بھی اس زہر کا اثر ختم نہ ہوا۔ بلکہ وہ زہر پھر محمد بن عبدالوہاب
نجدی کی شکل میں وبائی بیماری کی طرح عالم اسلام میں پھیلنے لگا اور مسٹر ہمفرے انگریز
جاسوس کے بقول محمد بن عبدالوہاب کو حکومت برطانیہ کے محکمہ جاسوسی نے نجد کا حاکم
بنا دیا تھا اور پھر اس کی ہلاکت کے بعد اس کے داماد محمد بن سعود کو حجاز کی حکومت
مل گئی اور اس حکومت کی سب سے بڑی فتح مبین یہ ہے کہ ابن سعود نے سنہ ۱۸۰۱ء میں ملک
عراق پر حملہ کر کے فرزند رسول امام حسینؑ کی بارگاہ اور روضہ معلی کو لوٹا اور پھر سنہ ۱۸۰۳ء
میں مدینہ منورہ میں خاندان نبوت کی قبروں کے نشانات مٹائے خلاصہ الکلام ابن
تیمیہ کی کتاب منہاج السنہ میں ذکر اہل بیت رسول کو پڑھتے ہوئے یقین ہو جاتا
ہے کہ ابن تیمیہ کا رویہ خاندان رسالت کے بارے میں جارحانہ ہے اور یہی چیز کسی
ناصبی کی ناصبیت کا ٹھوس ثبوت ہے اور اہل سلام مناظر اہل سنت شاہ عبدالعزیز
کے اس فتویٰ کو ہرگز فراموش نہ کریں کہ ناصبی لوگ کتے اور خنزیر کے برابر ہیں۔ پس
یہ ناصبی بھی سگ بنو امیہ اور کلب بنو مروان تھا۔ خاندان نبوت کی شان میں اس
ناصبی کی عو عو سے کوئی فرق نہیں پڑا۔ چونکہ نواصب روافض کے حق میں خوب
بھونکتے ہیں اس کے لئے کچھ اہل سنت ... نواصب پر رحم کرتے ہیں بالطرح
سگہا بے پالتو پر رحم کیا جاتا ہے

اور ابن کثیر نے اپنے استاد محترم کو البدایہ صـ ۱۶۲/۱۱ میں یوں یاد فرمایا ہے کہ ابن تیمیہ پہ بنو اسرائیل کی طرح یوں عذاب نازل ہوتا کہ اس کو جوئیں بہت پڑتی تھی اور حفاظت و علاج کی خاطر وہ ہر وقت اپنے گلے میں پارہ رکھتا تھا اور جب ابن تیمیہ ہلاک ہوا تھا تو اُس کے نجس جسم کو غسل دینے سے جو نجس پانی جدا ہوا یا بچ گیا تھا اس کو جاہل لوگ تبرک جان کر گھروں میں لے گئے۔

پانچواں ناصبی ابن کثیر دمشقی تھا

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب وفیات الاعیان صـ ۲۵/۱ ذکر نسائی
۲- اہل سنت کی معتبر کتاب کشف الظنون صـ ۱۴۴/۱ ذکر خصائص
۳- اہل سنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ صـ ۶۳ کید ۲۰

ابن کثیر حافظ ابو الفدا کی بیانہ النسان کے عقیدہ پہ استاد کی تربیت اور ناصبیت کی نشانیاں لے جائے سکونت کا ماحول زیادہ اثر انداز ہوتا ہے۔ ابن کثیر اس شہر معاویہ خیل دمشق کا باشندہ تھا جو ناصبیت کا گڑھ تھا اور بنو امیہ کا پایہ تخت رہا اس شہر میں خاندان نبوت سے دشمنی بچوں کی گھٹی میں ڈالی جاتی تھی دمشق کی سرزمین کا زہریلا پھل یزید تھا اور باقی لوگ بھی تلخی میں یزید سے کمتر نہ تھے دمشق ہی وہ بدنام شہر ہے جس میں خواتین بنو ہاشم کو قید کر کے یزید کے سامنے پیش کیا گیا تھا شہر دمشق کی ناصبیت کا آپ اس واقعہ سے اندازہ لگائیں کہ مذکورہ تینوں کتابوں میں لکھا ہے کہ احمد بن شعیب امام نسائی فرماتے ہیں۔ دخلت دمشق والمنحرف عن علی کثیر کہ میں دمشق میں داخل ہوا اور دیکھا کہ وہاں کے زیادہ مقدار میں لوگ حضرت علیؑ سے پھرے ہوئے ہیں۔ پس میں

کتاب خصائص علیؑ لکھی تاکہ خدا ان کو ہدایت فرمائے اور اسی کتاب کی وجہ سے چونکہ وہ فضائل علیؑ میں تھی اہل دمشق نے امام نسائیؒ کو قتل کر دیا۔

ارباب انصاف ابن کثیر اس شہر معاویہ خیل کا باشندہ تھا اور اس کہاوت کی روشنی میں کہ ایک بارش ہوگئی اور بچھڑا اوپر سے بیل نے موت دیا ابن کثیر ساکن دمشق تھا اور پھر استاد بھی ابن تیمیہ جیسا ناصبی ملا پس استاد کی تربیت اور ماحول کا اثر ابن کثیر میں بھی رنگ لایا اور اس کی کتاب البدایہ میں جا بجا اس کی ناصبیت کی جھلک نظر آتی ہے

ابن کثیر دمشقی کا نبیؐ کریم کی بیٹی فاطمہ زہراؑ کی شان میں بکواس کرتا

بیان البدایہ والنہایہ صفحہ ۲۸۹ ج ۵ باب للورثت میں یہ ناصبی لکھتا ہے فعتبت علیہ وھی امرأۃ من بنات ادم تاسف کما تاسفون ولیست بواجب العصمۃ۔

کہ میراث رسول اللہ اور باغ فدک نہ ملنے سے جناب فاطمہؑ ابوبکر پہ ناراض ہوئی اور فاطمہؑ دختران آدم میں سے ایک عام عورت ہی تھی جس طرح عام عورتوں کو غصہ آتا ہے اسی طرح ان کو بھی غصہ آتا تھا اور وہ فاطمہؑ معاذ اللہ معصومہ نہیں تھی۔

ارباب انصاف اس قسم کی بکواس خاندان نبوت کی شان میں ناصبی شخص ہی کر سکتا ہے۔

ابن کثیر کی ناصبیت کے چند اور قرائن } ابن کثیر نے جب متوکل عباسی کے ہاتھوں شہدا کربلا کی قبروں کی بربادی کا ذکر کیا ہے تو چونکہ ابن تیمیہ کی تعلیمات

یہ ناصبی سرشار تھا اور اس ظلم کو وہ اپنے عقیدہ سے جائز جانتا تھا پس اس رپورٹ کو بلا تبصرہ خاموشی سے پیش کیا ہے اور پھر جب یہ واقعہ لکھا ہے کہ معتضد باللہ عباسی نے علانیہ منبروں پہ معاویہ کو لعنت کرنے کا حکم فرمایا تھا تو پھر اس ناصبی کی رگ ناصبیت پھڑکی ہے اور لکھتا ہے کہ ہذا من ھفوات المعتضد کہ معاویہ پر لعنت کرنا یہ معتضد کی بیہودہ باتوں میں سے ہے البدایہ ص ۱۱ ملاحظہ کریں۔

خلاصہ الکلام ارباب انصاف آپ غور سے ابن کثیر کی مایہ ناز تاریخ البدایہ و النہایہ کو پڑھیں۔ فلم ناصبیت کا یہ اداکار آپ کو بڑا فنکار نظر آئے گا۔ خاندان نبوت کے فضائل کی احادیث کو یہ مکار بڑے ہنر سے ٹھکراتا ہے۔ اور بنو امیہ کے فضائل میں جھوٹی احادیث کو یہ فلمی اداکاروں کی طرح بڑی چابکی اور چالاکی سے پیش کرتا ہے نیز خاندان نبوت کی مظلومیت اور ان کے عقیدت مندوں کی بربادی کو اس انداز سے پیش کرتا ہے کہ گویا وہ گاڑی کے حادثات تھے اور بنو امیہ اور ان کے حامیوں کا اس ظلم میں کوئی ہاتھ نہیں ہے۔ اس ناصبی نے یزید کے مظالم پر پردہ ڈالنے کی یوں ناکام کوشش کی ہے کہ اگر بالفرض یزید نے خاندان نبوت کے قتل کا حکم دیا تھا پھر یزید پر لعنت اور اگر نہیں دیا تھا تو پھر یزید کو ظالم کہنے والے پر لعنت اور ہم کہتے ہیں کہ یزید کی صفایاں دینے والے پر لعنت

ابن کثیر کا ایک عجیب فریب } البدایہ ص ۱۹۰ ۱۱ میں ابن کثیر نے صاحب عقد الفرید احمد بن عبد ربہ کے بارے میں لکھا ہے کہ اس کے کلام میں شیعہ ہونے کے دلائل ہیں اور بنو امیہ کو گھٹانے کی خاطر اس کا رجحان ہے اور یہ عجیب بات ہے کہ یہ ان کا غلام تھا پس یہ ان کا حب دار ہوتا نا کہ ان کا دشمن ہوتا۔

ارباب انصاف ترمذی شریف میں صاف لکھا ہے کہ نبی کریم نے وفات پائی اور حضور بنو امیہ کو ناپسند کرتے تھے اور ابن کثیر کو افسوس ہے کہ احمد بن عبد ربہ بنو امیہ سے محبت کیوں نہیں رکھتا۔ ابن کثیر کا یہ رویہ اس کی ناصبیت کا ٹھوس

ثبوت ہے نیز ابن کثیر نے عمرو بن سعید اشدق کو سادات المسلمین سے شمار کیا ہے حالانکہ یہ سعید بقول دوسرے مورخین کے اس کا لقب تھا لطیم شیطان کہ ابلیس تھپیڑ زدہ۔

ارباب انصاف یہ ابن کثیر ہے تو ناصبی مگر چونکہ روافض کے خلاف عو عو کرتا ہے۔ اس لئے حقیقت سے ناواقف اہل سنت اس کو احترام کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور ہم ان کی توجہ ان کے مناظر اعظم شاہ عبدالعزیز کے فتوی کی طرف کراتے ہیں کہ نواصب کتے اور خنزیر کے برابر ہیں کیوں کہ وہ دشمنان خاندان نبوت ہیں۔

چھٹا ناصبی عبدالرحمن بن محمد بن خلدون ہے

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ نواصب ص ۴۲ ذکر ابن خلدون

۲- اہل سنت کی معتبر کتاب الاعلان بالتوبیخ لمن ذم التاریخ ص ۹۴ ص ۱

۳- اہل سنت کی معتبر کتاب استخلاف یزید ص ۶۷ از لعل شاہ بخاری

ابن خلدون پر علماء اہل سنت کا لعنت کرنا

تاریخ نواصب کی عبارت وقال الحافظ الذاهد النور الهیثمی بیاله في الفض من الطولوی بن خلدون ولما نطق شیخنا لیعنی الهیثمی بهذه الکلمة اردفها بلعن ابن خلدون وسبه وهو یبکی ص ۳۶

ترجمہ: حافظ زاہد نور ہیثمی۔ ابن خلدون قاضی مالکیہ کا بڑی سختی سے توڑا ور رد کرتے تھے کیوں کہ انھیں یہ خبر پہنچی تھی کہ ابن خلدون نے اپنی تاریخ میں امام حسینؑ کے حق میں گستاخی کی ہے۔ ابن حجر کہتا ہے کہ جب ہمارے ہیثمی نے اس گستاخی کا ذکر فرمایا تو اس کے بعد ابن خلدون پر لعنت فرمائی اور اس کو برا کہا اور حال یہ تھا کہ ہمارے استاد غم و غصہ سے رو رہے تھے۔

نوٹ: ارباب انصاف ابن خلدون پر علماء اہل سنت کا لعنت کرنا اس کی ناصبیت کی وجہ سے ہے پس معلوم ہوا کہ ناصبیت کی سزا دنیا میں لعنت اور آخرت میں دوزخ ہے۔

تاریخ نواصب کی عبارت { قال شیخنا: وابن خلدون کان لانحرافہ عن آل علیؑ یثبت نسبۃ الفاطمیین الیہم لما اشتہر من سوء معتقد الفاطمیین۔

ترجمہ: امام سخاوی فرماتے ہیں کہ ہمارے شیخ ابن حجر عسقلانی نے کہا ہے کہ چونکہ ابن خلدون، حضرت علیؑ کی آل اولاد سے منحرف اور بھرا ہوا تھا۔ اسی لئے وہ فاطمی سلاطین کی نسبت اولاد علی کی طرف دیتا ہے کیوں کہ سلاطین فاطمیہ کے بد عقیدوں کی شہرت تھی اور ان برے عقائد کی وجہ سے آل علی کو عیب لگے گا اور یہ چیز اولاد علیؑ سے نفرت کا باعث بنے گی۔

نوٹ: ارباب انصاف مذکورہ حوالہ سے ثابت ہوگیا کہ ناصبیت کی پکچر کا یہ ہدیت کار بڑا ہی فن کار تھا اور قوم معاویہ کو ناصبیت کے گر سکھانے کا استاد تھا۔

ابن خلدون کا نواصب کو بتایا ہوا ایک گُر ملاحظہ ہو

بیانہ سید لعل شاہ بخاری جو ہمارے معاصر ہیں ابن خلدون کی عقیدت کے باوجود اس کی ناصبیت کو نہیں چھپا سکے اور خاندان نبوت کی یہ کرامت ہے کہ اس ناصبی کے پُرفریب جال کا اس کے عقیدت مند کے ہاتھوں بخیہ ادھڑ گیا ہے لعل شاہ بخاری لکھتا ہے یہ کہنا دشوار ہے کہ جو کچھ ابن خلدون نے لکھا ہے وہ بہرحال سقم اور جھوٹ سے خالی ہے۔ پھر بخاری صاحب نے حضرت علیؑ کی بیعت کی رپورٹ میں ابن خلدون کی خیانت کو ظاہر کیا ہے۔

نوٹ: ارباب انصاف علامہ عبدالرحمٰن بن خلدون الحضرمی المغربی نے ۸۰۸ھ ہجری میں وفات پائی ہے اور علامہ اندلس کے رہنے والے تھے اور خلافت یزید کو درست ثابت کرنے میں بہت فن کاری دکھائی اور مروان و عبدالملک جیسے لوگوں کی عدالت ثابت کی ہے ناصبیت کے کئی مراتب ہیں بڑا مرتبہ ناصبیت کا یہ ہے کہ کھل کر خاندان نبوت کے خلاف عوعو کرنا جیسے کہ زمانہ حاضر کے نواصب ہیں مثلاً محمود احمد۔ عباسی، عباسی نذیر احمد شاکر صاحب کتاب شمائل علیؑ اور ناصبیت کا ادنیٰ مرتبہ یہ ہے کہ معاویہ کو صلح امام حسن کے بعد خلیفہ برحق سمجھنا اور ان دونوں مرتبوں کے درمیان پھر مراتب ہیں پس ہر ناصبی کو اسی مرتبہ میں فٹ کیا جائے جس کا وہ لائق ہے۔

ساتواں ناصبی عبدالغنی مقدسی ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ذیل طبقات الحنابلہ لابن رجب ص۳۴/۲ ذکر سنہ ۶۰۰ ہجری
۲۔ عالم اسلام کی مایہ ناز کتاب تاریخ نواصب ص۳۹
۳۔ نواصب کی مایہ ناز کتاب ماہ محرم اور موجودہ مسلمان ص۳۲

تاریخ نواصب کی عبادت ← وسئل عن یزید بن معاویہ فاجاب خلافتہ صحیحۃ ویمنع من التعرض للوقوع فیہ خوفا من التسلق الی ابیہ وسدا لباب الفتنۃ

ترجمہ: اس ناصبی سے سوال ہوا یزید کی خلافت کے بارے میں اس نے یہ جواب دیا کہ اس کی خلافت صحیح تھی اور یزید کو برا کہنے سے اس لیے روکا جاتا ہے کہ خطرہ ہے کہ بدگوئی کا سلسلہ اس کے باپ معاویہ تک نہ پہنچ جائے۔

نوٹ: ارباب انصاف یہ حافظ عبدالغنی بن عبدالواحد مقدسی ساتویں صدی ہجری کا ناصبی ہے۔ اور دلیل اسکی ناصبیت کی خلافت یزید کو صحیح کہنا۔ خلاصہ الکلام یہ دشمنان علیؑ وکلاء یزید ہر زمانہ میں اکا دوکا موجود رہے ہیں۔ ہم نے صرف نمونہ پیش کیا ہے اور ہند وپاکستان کی سرزمین میں بھی نواصب موجود رہے ہیں مثلاً مرزا حیرت دہلوی اور محمود احمد عباسی، نزیر احمد شاکر ابو یزید بٹ حکیم فیض عالم صدیقی وغیرہ۔ یہ نواصب جب خاندان نبوت کے خلاف عوعو کرتے ہیں۔ تو علماء اہل سنت زیادہ تر خاموش رہتے ہیں اور خاموشی کی وجہ کیا ہے۔

کہ چونکہ نواصب شیعان حیدر کرار کے خلاف بھی بھونکتے ہیں۔ اس لئے علماء اہل سنت جان بوجھ کر ان کو مہلت دیتے ہیں تاکہ نواصب اور روافض

کی جنگ جاری رہے اور اہل سنت اور ثلثہ کی جان چھوٹی رہے اور نواصب کے بکواسات سن کر کچھ علماء اہل سنت اس لئے بھی خاموش ہو جاتے ہیں کہ حضرت علیؑ اور امام حسنؑ و امام حسینؑ شیعوں کے امام ہیں وہ جانیں اور ان کا کام ہماری بلا سے البتہ ہر دور میں کچھ علماء اہل سنت ایسے بھی گزرے ہیں کہ جنہوں نے نواصب کے عقائد کی سختی سے تردید بھی کی ہے اور یزید پر لعنت بھی کی ہے۔

چونکہ ہمیں رسالہ کا اختصار بھی ملحوظ ہے لہٰذا آخر میں ناصبیت کی ایک نشانی بیان کر کے ہم اس بحث کو ختم کرتے ہیں کچھ مقدار میں ناصبیت کا تذکرہ اور نواصب درجہ اول کا ذکر اسی رسالہ کی ابتداء میں بھی گذر چکا ہے۔

عترت رسولؐ سے بے رُخی ناصبیت کی خاص نشانی ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر میزان الاعتدال ص۵۰۳ ج۲ ذکر عبداللہ

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب لسان المیزان ص۳۵۸ عبداللہ بن مسلم

میزان کی کان ابن قتیبہ یمیل الی التشبیہ منحرف عن عبادت اہل العترۃ وکلامہ یدل علیہ

ترجمہ: علامہ ذہبی فرماتے ہیں کہ میں نے کتاب مرأۃ الزمان میں یہ دیکھا ہے کہ دارقطنی نے کہا ہے کہ ابو محمد عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ تشبیہ کی طرف مائل تھا اور عترت رسول اللہ سے پھرا ہوا تھا۔ منحرف تھا اور اس کا کلام اس کے انحراف پر دلالت کرتا ہے۔

لسان کی ۱ ان مراد السلفی بالمذھب النصب فان فی ابن قتیبہ عبادت ما انحرافاً عن اھل لبیت ۔

ترجمہ: ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ مراد سلفی کی مذہب سے یہ ہے کہ عبداللہ ناصبی تھا۔ کیونکہ عبداللہ بن قتیبہ میں اہل بیت رسول سے انحراف پایا جاتا تھا۔

نوٹ: ارباب انصاف اسی رسالہ میں حوالہ جات گزر چکے ہیں کہ ابن وحیہ نے شرح اسماء النبی میں لکھا ہے کہ محمد بن اسماعیل بخاری حضرت علی سے منحرف تھا اور امام سخاوی نے نے لکھا ہے کہ ابن خلدون آل علی سے منحرف تھا اور محمد عاشق الٰہی برنی نے شرح معانی الآثار میں لکھا ہے کہ ابن تیمیہ حضرت علی سے منحرف تھا اور لسان المیزان میں ابن حجر عسقلانی نے لکھا ہے کہ یہ انحراف ابن تیمیہ کو حضرت علی کی توہین تک پہنچا دیتا تھا۔

اس حمام میں آپ کو کئی لوگ ننگے نظر آئیں گے اوپر سے اسلام کا لبادہ اوڑھا ہوا ہے اور اندر سے ناصبی ہیں۔ آپ بغیر کسی ڈر کے تحقیق کریں اور جس مولانا کے کلام یا تحریر میں آپ کو خاندان نبوت سے بغض اور دشمنی اور انحراف کی ذرا سی بھی بو آئے تو آپ مرد مؤمن بنیں اور بغیر کسی خطرہ کے ناصبیت کی کلنگ کا نشان اس مولانا کو لگا دیں اس کے شیخ الحدیث اور حافظ القرآن ہونے سے یا اس کی لمبی داڑھی اور تسبیح سے یا اس کے متقی پرہیزگار ہونے سے نہ ڈریں۔ کیوں کہ خوارج اور نواصب کے علم اور تقویٰ اور پرہیزگاری کا وہی حکم ہے جو ابلیس کی عبادت کا حکم ہے مناظر اہل سنت کے اس فتویٰ کو سر آنکھوں پر تسلیم کریں کہ نواصب کتے اور اور خنزیر کی مثل ہیں اور بالکل پرواہ نہ کریں کہ اس فتویٰ کی زد میں کون کون آ رہا ہے اس فتویٰ کی زد میں بخاری رگڑا جائے یا ابن تیمیہ رگڑا جائے۔ ابن کثیر یا ابن خلدون

ابن عربی یا ابن حزم غزالی یا مقدس محمود احمد عباسی یا نذیر احمد، شاکر مرزا حیرت دہلوی یا ابویزید بٹ، فیض عالم صدیقی یا عزیز عالم کوئی بھی ہو پرواہ نہ کریں دشمنان خاندان نبوت کسی رواداری اور لحاظ کے لائق نہیں ہیں۔

شاہ عبدالعزیز مناظر اہل سنت کا فتویٰ کہ حضرت علیؑ اور دیگر خاندان نبوت پر کوئی اعتراض کرنا کفر ہے

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ ص۲۲۷ ط سہیل اکیڈمی

اگر مراد خوارج و نواصب اند پس ایشاں خود دفاتر طویلہ وطوامیر کثیرہ مثل چہرہ ہائے ظلمانی خود رایں باب سیاہ کردہ اند وایراد و اخرافات در ایں رسالہ ہر چند سوء ادب است اما بنا بر ضرورت نقل کفر را کفر نہ دانستہ چیزے از کتب ایشاں بطریق نمونہ نقل می کند۔

نواصب کا منہ کالا

ترجمہ: مناظر اہل سنت اپنے تحفہ اثنا عشریہ بمبحث امامت ذکر دلائل عقلیہ دلیل ششم کے ذیل میں اس بات پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں

کہ حضرت علیؑ پر آیا کسی نے کوئی اعتراض نہیں کیا ہے شاہ عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ اگر اعتراض نہ کرنے والوں سے مراد خوارج اور نواصب ہیں تو یہ درست نہیں ہے کیوں کہ خارجی اور نواصبی لوگوں نے اس مسئلہ میں اپنے سیاہ چہروں کی طرح کئی دفتر اور کتابیں سیاہ کی ہیں اور حضرت علیؑ پر اعتراضات اور نواصب کے انحرافات کا اس تحفہ میں ذکر کرنا بے ادبی ہے مگر مجبوری کی وجہ سے کفر والی بات کو بیان کرنا کفر نہیں شمار کیا جاتا پس نمونہ کے طور پر نواصب اور خوارج کے کچھ نظریات ان کتابوں سے بیان کئے جاتے ہیں ۔

نوٹ : ارباب انصاف مناظر اہل سنت نے نگارے کی چوٹ پر اعلان کر دیا ہے کہ نواصب کے اعتراضات خاندان نبوت و حضرت علی پر کفر ہیں اور نواصب نے اپنے سیاہ چہروں کی طرح خاندان نبوت پر اعتراضات کر کے کتابیں سیاہ کی ہیں ۔ پس ابن تیمیہ اور ابن تیمیہ اور ابن حزم وغیرہ نے اور میرزا ، حیرت دہلوی اور محمود احمد عباسی و نذیر احمد شاہ وغیرہ نے خاندان نبوت پر تنقید کرکے اپنے سیاہ چہروں پر مکالا ہے اور اپنی ناصبیت اور کفر کا ثبوت دیا ہے اور جس منہ سے کوئی خاندان نبوت کے خلاف بھونکتا ہے وہ منہ بے شک مکالا کے لائق ہے اور مثل رخ معاویہ لقوہ کے قابل ہے اور خدا کرے اس زبان میں کیڑے پڑ جائیں جو خاندان نبوت کے خلاف بکواس کرتی ہے ۔

اللهم آمین ثم آمین لعنة الله علی النواصب اجمعین ۔

مناظر اہل سنت شاہ عبدالعزیز کا فتویٰ کہ جو مذہب اہل بیت رسول کی تعلیمات کے مخالف ہیں وہ جھوٹے ہیں

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم صفحہ ۳۲۰ باب فضائل علیؑ

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب خصائص نسائی صفحہ ۴۸ خطبہ غدیر

۳۔ اہل سنت سنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۱۳۰ مبحث امامۃ

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتاوی عزیزی صفحہ ۲۵۱ حدیث ثقلین۔

فتاوی عزیزی ــ جاننا چاہیے کہ شیعہ اور سنی کا اتفاق ہے یہ حدیث کی عبادت ــ ثابت ہے کہ نبی پاک نے فرمایا۔ انی تارک فیکم الثقلین۔ کتاب اللہ وعترتی واھل بیتی الخ۔ یعنی تحقیق کہ میں تم لوگوں میں دو چیزیں بھاری چھوڑتا ہوں کہ اگر تم لوگ ان دو چیزوں کا لحاظ رکھو گے۔ تو ہرگز میرے بعد گمراہ نہ ہوں گے۔ ان دونوں میں ایک دوسرے سے افضل ہے وہ چیزیں ایک تو کلام اللہ ہے اور دوسری میری آل و اہل بیت ہے تو معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ نے فرائض ربی اور احکام شرعی کا دارومدار ان دو چیزوں پر رکھا ہے جو مذہب کہ امور شرعیہ میں ان دونوں چیزوں کے خلاف ہے وہ عقیدہ و عملاً باطل ہے اور غیر معتبر ہے اور جو ان دونوں عظیم الشان سے انکار کرے وہ دین سے خارج ہو جاتا ہے۔

عالم اسلام کو دعوت انصاف

بیانیہ میں مسلم بھائیوں کو دیانت اور انصاف کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا میری پیش کردہ عبارت تحفہ اور فتاوی میں موجود نہیں ہے اگر موجود ہے تو پھر بقول آپ کے مناظر اعظم کے جو مذہب عترت رسول کے مخالف ہے وہ غیر معتبر ہے۔ کیا مذہب نواصب عترت رسولؐ کی تعلیمات کے موافق ہے کربلا کا واقعہ خاندان نبوت کی تعلیمات کا شہکار ہے اور کربلا میں خاندان نبوت کی عظیم قربانیوں کو نواصب جس طرح آج کل برباد کر رہے ہیں اور آل رسول پر معاذ اللہ بغاوت کا الزام لگا رہے ہیں اور مولا کی خلافت پر اعتراضات کر کے تعلیمات آل نبیؐ اور تعلیمات اسلام میں زہر گھول رہے ہیں۔ یہ سب کچھ آپ کے سامنے ہو رہا ہے آخر آپ کیوں خاموش ہیں کیا آپ کی خاموشی کی وجہ یہ ہے۔

کہ نواصب شیعوں کو بھونک رہے ہیں اور آل نبی اہل بیت رسول اور حضرت علی حسنین شریفین شیعوں کے امام ہیں اگر خاموشی کی یہی وجہ ہے تو پھر غیر شیعہ مسلمانوں۔ تف ہے تمہارے ایمان اور اسلام پر اور تمہارے کلمہ گو ہونے پر اور تمہارے خاندان نبوت کے عقیدت مند ہونے پر اگر صحابہ کے خلاف کوئی کارروائی ہوتی ہو تو آپ کی رگ غیرت فوراً پھڑکتی ہے اور جلوس نکال لیتے ہو اور کتابیں جلاتے ہو۔ حکومت سے مطالبے کرتے ہو اور اگر خاندان نبوت کے خلاف نواصب جی کھول کر بھونکتے رہیں تو مردہ کی طرح

تمام تنظیمیں تحفظ ناموس صحابہ کی خاموش نظر آتی ہیں ۔ معلوم ہوتا ہے کہ ناصبیت کے جراثیم تمہارے دلوں میں سرایت کر گئے ہیں ۔

کوئی غیرت مند مسلمان جواب دے کہ تعظیم اہل بیت کے فتوے اور عقیدت اہل بیت کے دعوے تمہارے کہاں گئے اور غور سنیں کہ اگر تمام دنیا کے مسلمان ناصبیت کے پرچم تلے جمع ہو جائیں تو خاندان نبوت کا کچھ نہیں بگڑے گا ۔

اہل تشیع کے عقائد (۱) **توحید** : توحید کے بارے شیعوں کا عقیدہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ وحدہ لاشریک ہے بے مثل اور بے مثال ہے پیدا کرنا روزی دینا ، زندہ رکھنا ، مارنا یہ کام سب اللہ تعالیٰ کے ہیں توحید در مقام ذات اور صفات اور افعال اور عبادت کا عقیدہ رکھنا ضروری ہے عبادت اور پوجا صرف اللہ تعالیٰ کی جائے البتہ اولیاء اللہ کو رحمت اور فیض خداوندی کا وسیلہ سمجھا جائے ۔

رسالت : رسالت کے بارے میں شیعوں کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ خاتم الانبیاء ہیں اور ہمارے زمانہ کے رسول ہیں اور جن انبیاء کی آنجناب نے تصدیق فرمائی ہے وہ بھی برحق نبیؑ ہیں ۔ اللہ کے نبیؑ ہر چھوٹے بڑے گناہ سے پاک ہوتے ہیں اور جو علم خدا نے ان کو عطا کیا ہوتا ہے اس کی حد بندی مشکل ہے

امامت : نبیؐ کریم کے بعد بارہ امام امیر المومنین حضرت علیؑ سے لے کر حضرت امام مہدیؑ تک برحق امام ہیں اور نبیؐ کریم کے برحق خلفاء ہیں اور اعلیٰ صفات میں نبیؐ کریم کے مثل ہیں ہر گناہ سے پاک ہیں اور اولاد آدمؑ سے کامل و اکمل انسان ہیں ۔

قرآن پاک : قرآن مجید کلام الٰہی ہے اور ہمارے رسول اعظم کا معجزہ خالدہ ہے اس موجودہ قرآن میں نہ ہی کمی ہے اور نہ ہی زیادتی بلکہ یہ وہی پورا قرآن ہے جو ہمارے رسول پر نازل ہوا تھا اس قرآن پاک کا ہر حکم ماننا ضروری ہے قرآن پاک کے بارے میں نواصب جو الزامات ہمارے اوپر لگاتے ہیں مثلاً کہ شیعوں کا عقیدہ موجودہ قرآن پر نہیں ہے یہ سب الزامات غلط ہیں اور جھوٹ ہیں

عبادت : شیعوں کے عقیدہ میں نماز ۔ روزہ ۔ حج ۔ زکوٰۃ ۔ خمس ۔ جہاد امر بالمعروف اور نہی عن المنکر یہ سب احکام خداوندی اپنے شرائط کے ساتھ فرض ہیں ۔

مراسم عزاداری : پاکستان میں اہل اسلام کے درمیان عزاداری کا مسئلہ الجھا ہوا ہے اور شیعوں پر اس مسئلہ میں دوسرے مسلمان طنز تشنیع اور اعتراضات کی بھرمار کرتے رہتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ عزاداری بدعت اور شرک ہے ۔ ارباب انصاف ۔ عزاداری سے اہل تشیع کی مراد یہ ہے کہ حضرت امام حسینؑ سید الشہدا کی نفاذ اسلام اور نظام مصطفیٰ کی خاطر عظیم قربانی کو یاد رکھا جائے کیونکہ یہ اجر موت بھی ہے اور امام حسینؑ کی شہادت کی یاد سے اہل اسلام میں جذبہ شہادت بھی پیدا ہوتا ہے ۔ امام پاک کی شہادت کو یاد رکھنے میں شیعہ لوگ یہ وسیلے استعمال کرتے ہیں ۔ مجلس کرنا ۔ نوحہ پڑھنا ۔ ماتم کرنا ۔ امام حسینؑ کے روضہ مبارک یا آنجناب کے گھوڑے کی شبیہ بنانا ۔ جناب عباس کے علم مبارک اور علیؑ اصغر کے جھولے کی شبیہ بنانا یا چند دیگر امور ۔

اللہ کے فضل وکرم سے شیعہ قوم بڑی سمجھ دار ہے یہ لوگ ان مذکورہ چیزوں کو حاجت روا اور مشکل کشا نہیں سمجھتے بلکہ شیعہ قوم ان امور کو امام حسینؑ کی شہادت کو یاد رکھنے کا ایک ذریعہ سمجھتی ہے اور جس طرح مسجدیں یا کعبہ میں یا مقام

ابراہیم کے پاس کھڑے ہو کر خداوند تعالیٰ سے بحق محمدؐ و آل محمد کہہ کر دعا مانگی جاتی ہے اسی طرح مجلس میں ماتم میں شبیہ روضہ و علم کے پاس کھڑے ہو کر خدا تعالیٰ سے بحق محمدؐ و آل محمد کہہ کر دعا مانگی جاتی ہے محرم الحرام میں جو شبیہائے مبارکہ بنائی جاتی ہیں لوگ ان کو حاجت روا جان کر ان کی عبادت نہیں کرتے بلکہ خاندان نبوت سے اظہار عقیدت کے عنوان سے ان چیزوں کا ادب و احترام کرتے ہیں عزاداری کی مخالفت میں اصل نکتہ یہ ہے ۔ فرزند رسولؐ امام حسینؑ کی شہادت سن کر یزید لعین سے نفرت پیدا ہوتی ہے اور پھر یہ نفرت اُس کے باپ معاویہ تک پہنچ جاتی ہے اور پھر یہ نفرت معاویہ کے بعد ابن عفان تک پہنچ جاتی ہے اور پھر سارا تانا بانا تثلیث کا ادھڑ جاتا ہے اور لوگ یزید اور اس کی پارٹی کو چھوڑ کر فرزند نبیؐ امام حسینؑ سید الشہدا کی پارٹی میں شامل ہو جاتے ہیں پہلے زمانہ میں تثلیث کی دفاعی لائن معاویہ تھا اور اب یزید کو بنایا جا رہا ہے ۔

حسینیت زندہ باد ، یزیدیت مردہ باد ۔ تمت

دعاگو وکیل آل محمد غلام حسینؑ نجفی ۔ ساکن ضلع نواب شاہ سندھ تحصیل نوشہرہ فیروز ۔ ڈاکخانہ بھلپل بمقام گوٹھ علی آباد رہمیشہ رہے آباد آمین ۔ ثم آمین ۔

یزیدی نمک خواروں سے خطاب

ہر آن راہزن تھی خباثت یزید کی — انصاف کا تھا قتل خلافت یزید کی

اللہ کی جناب مقدس کے برخلاف — بے دین مانتے ہیں امارت یزید کی

ٹھکرا کے ضرب پا سے رکھ دی حسینؑ نے — تھی اتنی پر فریب امامت یزید کی

جو شامل قتال ہوا۔ دوزخی ہوا — ہے وجہ انتشار قیادت یزید کی

تاریخ میں گبن کے خیالات پڑھ کے دیکھ — عیسائی مانتے ہیں رذالت یزید کی

ہر ایک خوشامدی پہ مسلسل نوازشات — ہر بے حیا پہ خاص عنایت یزید کی

عابد کے ایک خطبے سے دربار شام میں — مٹی میں مل گئی ہے خلافت یزید کی

کرب و بلا کے قیدیوں کی مشکلات میں — کرتی رہی اضافہ شقاوت یزید کی

جیسا جہاں پہ چھا گیا اسم حسینؑ پاک — ظاہر ہوئی ہے ظلم کی جرأت یزید کی

ہے ورد مومنین کا قرآں کے حکم سے — لعنت کروڑ بار ہے قسمت یزید کی

پہلے بھی اور حادثۂ کربلا کے بعد — آل نبیؐ نے کی ہے شکایت یزید کی

خشکی کا ہر پرندہ سمندر کی مچھلیاں
رکھتے ہیں اپنے دل میں عداوت یزید کی

جس بے حیا کی زندگی اسلام کا زوال
ہے بدنما سا داغ ندامت یزید کی

مانو نہ مانو تم مگر دنیا نے مان لی
تسلیم ہو چکی ہے قباحت یزید کی

ہے تیرے تن میں خون یزید لعین ابھی
تیری رگوں میں بھی ہے نجاست یزید کی

کرب و بلا کی ریت کے ذرّوں پہ نقش ہے
عظمت حسینؑ پاک کی ذلّت یزید کی

ناپاک اور نجس تھی طبیعت یزید کی
گستاخ و بے ادب تھی جبلّت یزید کی

حد سے گذر چکی تھی شرارت یزید کی
مشہور ہو چکی تھی خباثت یزید کی

بے کار اور فاسق و آثم یزید تھا
بدخلق اور جابر و ظالم یزید تھا

(تصدق شیرازی)

کرامت خان